کیون ہے نا؟-

نواب تقی خان - واہ پٹھے کیون نہین خوب سوچا - چلو کل ہم تم دونون چلین شب بخیر-

صبح کو ابھی مرغ سحر نے بانگ بھی ندی تھی کہ نواب تقی خان نواب آسمان جاہ کو بیدار کرنے چلے-

نواب تقی خان - کیسے کاہل ہو پڑے سوے ہوئے ہو - اوٹھو مس ٹامسن کے یہان چلو-

نواب آسمان جاہ اوٹھے - منہ ہاتھہ دھو نماز سے فراغت کر گاڑی تیار کرنے کا حکم دیا-

نواب تقی خان - گاڑی پیچھے سے آرہیگی - صبحکو ٹہلنا اچھا ہے-

نواب آسمان جاہ - چلو اللہ رے جلدی - چلو اوس رستے سے چلین شاید اس مرتبہ نصیب یاوری کرے اور نظارۂ جمال یار ہو-

نواب تقی خان - اوس رستے سے چلو کیا - اودھر سے تو جانا ہی ہے مس ٹامسن کا مکان تو اودھر ہی سے قریب پڑے گا

الغرض دونون ٹہلتے ہنستے بولتے قریب اوس مکان فرحت توامان کے پہونچے۔ نواب تقی خان نے جو دریچہ کی طرف دیکھا تو مشتری بیگم کو دیکھا کہ دریا کی سیر کر رہی ہین۔ اور بیدھڑک اسطرف کا کچھ خیال نہین کہ کون کھڑا گھور رہا ہے۔ نواب تقی خان سے رہا نہ گیا۔ بے اختیار یہ شعر مُنہ سے نکل پڑا۔ ؎ کیا خداداد حسن پایا ہے ٭ آپ اللہ نے بنایا ہے۔ نواب آسمان جاہ۔ صدقے اس الھڑپن کے کہ کس بے اندیشگی سے دیکھ رہی ہین۔ ادھر کا کچھ خیال ہی نہین کہ کون آتا جاتا ہے۔ دیکھو ایک کنکری پھینکتا ہون۔ دیکھون تم پر کیسی نظر الفت پڑتی ہے۔

جب تک نواب تقی خان منع کرین نواب آسمان جاہ نے ایک ڈھیلہ اوٹھا کر پھینک ہی تو دیا۔ وہ ڈھیلہ کھڑکی مین جا کر لگا۔ مشتری بیگم نے ادھر پھر کے جو دیکھا تو واہ ادھر اور ہی گل کھلا ہوا ہے۔ نواب تقی خان اور نواب آسمان جاہ آنکھین پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہے ہین۔ مشتری بیگم کا ان لوگون کو دیکھنا تھا کہ فرط حیا سے چہرہ گل انار ہوگیا۔ اور مثل برق دیوار کے اوٹ مین ہو رہین اور کھڑکی بند کر لی۔

نواب تقی خان - دیکھا تمنے کیا کیا سارا مزا پھیکا کردیا - اب یہان کھڑے رہنے سے کیا ہوگا - منع کرتا تھا کہ ڈھیلا نہ پھیکو - تمنے مانا نہین -

اودھر نواب تقی خان نواب آسمان جاہ پر خفا ہو رہے تھے - ادھر مشتری بیگم نے خورشیدی بیگم کو جگایا -

مشتری بیگم - بہن اوٹھو تو -

خورشیدی بیگم - (گھبرا کر) کیا کیا؟

مشتری بیگم - مین اسوقت کھڑکی کھولکر سیر دریا کر رہی تھی - موجون کی روانی نے کچھ ایسا لطف دیا کہ داہن باین کا کچھ خیال نرہا - یکایک ایک ڈھیلہ آنکر کھڑکی مین لگا - مین نے جو پھر کے دیکھا تو نواب آسمان جاہ اور نواب تقی خان کو دیکھا کہ کھڑے گھور رہے ہین - اللہ جانتا ہے مارے شرم کے پانی پانی ہوگئی - خدا جانے کتنی دیر سے کھڑے ہونگے - اور میرا سر بھی کھلا ہوا تھا - ہوا سے ڈوپٹا سر کا ہوا تھا -

خورشیدی بیگم - یہ بڑی عادت اونلوگون کی ہے - اسمین ہملوگ بدنام ہوجائینگے - دیکھو تو جھلملی اوٹھا کر - کیا ابھی تک وہ لوگ کھڑے ہین؟ -

مشتری بیگم (چھلملی اوٹھاکر) ہان بس ٹکٹکی بندھی ہوئی ہے - خدا کی قسم کوئی دیکھ لیگا تو کیا کہے گا -

خورشیدی بیگم جلدی سے کاغذ پر کچھ لکھ کے دریچہ کے پاس گئین اور ڈلی مین لپیٹ کر زور سے نواب آسمان جاہ کی طرف پھینکا - نواب آسمان جاہ نے جو خورشیدی بیگم کو دیکھا تو باچھین کھل گئین خورشیدی بیگم نے وہ ڈلی پھینک کر دریچہ بند کر لیا - اور تھوڑی تھوڑی چھلملی اوٹھاکر دیکھنا شروع کیا -

نواب آسمان جاہ - دیکھو کوئی چیز پھینکی ہے - لیکن خدا جانتا ہے کہ کیون مجھکو تپاک اسوقت ہوگیا - چہرا غصہ کا سا معلوم ہوتا ہے - مین نے بہت برا کیا - اے وہی تو کاغذ ہے -

دوڑ کے لے لیا اور کئی بار فرط نشاط سے چوما - نواب آسمان جاہ نے خط پڑھا تو رنگ متغیر ہوگیا -

نواب تقی خان - کیون کیا ہے خیر ہے ؟ -

نواب آسمان جاہ - بہت بری ہوئی - اب قسم کھاتا ہون کہ کبھی ایسی حرکت

نہین کرونگا - دیکھو پڑھو - نہین یہانسے پہلے چلے چلو - مین ایک منٹ
نہین ٹھہر سکتا -

نواب آسمان جاہ اور نواب تقی خان وہانسے چلے - جب
مکان نظرونسے اوجھل ہوگیا تو نواب تقی خان سے رہا نگیا - خط چھین کے
پڑھنا شروع کیا - مضمون خط یہ تھا -

کہانتک ضبط کرون کب تک خاموش رہون - آپ کی یہ سب
حرکتین مجھکو ایک آنکھ نہین بھاتین - اگر کوئی بات خلاف عصمت مشہور
ہوئی تو اللہ جانتا ہے ہیرے کی کنی چاٹ لونگی - ایسا کوئی کام نکیجیے
کہ میری آبرو پر حرف آئے - آپ کو اکثر دیکھا کہ اسطرف آکے دیدہ
پھاڑ پھاڑ کے دیکھتے ہین - اگر کوئی دیکھ لے تو یہی سمجھے گا کہ یہ نظارہ بازی
طرفین سے ہے - مین بیچاری پردے مین سے کس کس کو جواب دونگی
شہزادون کے ایسے ہی فعل ہوتے ہین - شریفون کی کیا ایسی ہی حرکت
ہوتی ہے - ہملوگ گو آپ کے نزدیک غریب ہین لیکن شریف ہین
عصمت دار ہین - کوئی انسان جسکو خدا نے ذری عقل بھی دی ہوگی



مس ٹامسن — نواب آسمان جاہ — نواب تقی خان

کبھی نہین گوارا کرے گا کہ ایک بے زبان بیگناہ کو بدنام کرے - کیا تمکو
محبت اسی مین اچھی ہے کہ کسیکو بدنام کیجئے - کیا الفت اسی مین ہے
کہ یہ امر طشت از بام ہو - اور ہان اپنے دوست کو سمجھا دیجئے کہ ڈھیلہ بازی
موقوف کرین - اگر خدانخواستہ کسی کے سر مین جا لگتا تو فرمائیے
کیا حال ہوتا - سبھونکو اپنی جان عزیز ہے زیادہ سلام -

نواب تقی خان - سبحان اللہ ڈھیلہ تو تم پھینکو اور نام بدنام ہو
مجھہ بیچارے کا - دیکھو منع کرتا نہ تھا کہ نہ پھیکو - تمنے سنا نہین - اب
فرمائیے کیسی ہوئی -

ان سبھون مین یہ باتین ہو ہی رہی تھین کہ یکایک مس ٹامسن نظر آئی دونون

نواب آسمان جاہ - لو مس ٹامسن خود چلی آتی ہین - ہوا کھانے نکلی ہین

نواب آسمان جاہ و نواب تقی خان دونون مس ٹامسن کے پاس
پہونچے اور نہایت تپاک سے ہاتھہ ملایا - خیر و عافیت پوچھی -

مس ٹامسن - (مسکرا کر) کہئے نواب محتشم الدولہ آپ سے خوش
تو ہین؟ - بہتر ہے کہ وہان اکثر جایا کیجئے اب تھوڑے دن باقی ہین بہت

سمجھ بوجھ کے آج کل چلنا چاہیے - نواب محتشم الدولہ بہت نازک مزاج
آدمی ہین - ذری سی بات مین برسون کی ملاقات ترک کر دیتے ہین -
نواب آسمان جاہ - ہان بہت خوش ہین - اور مجھکو یقین ہے کہ
وہ بہت خوشی سے مجھکو دامادی مین اپنے لینگے - یہہ سب آپ کی بدولت
ہین آپ کا یہہ احسان نہ بھولونگا کہ مجکو ایسی پری پیکر سے منسوب کرایا -
لیکن مجھکو بہت افسوس ہوا کہ آپنے نواب محتشم الدولہ کو اپنے تشریف
لانے کی خبر دی اور مجھکو بالکل بھول گئین -
مس ٹامسن - نہین یہہ بات نہین ہے - اسوقت جو مین پھرنے کو نکلی
تھی تو یہی ارادہ تھا کہ آپ کی ملاقات کو چلون چنانچہ گاڑی بھی پیچھے
سے چلی آتی ہوگی -
نواب آسمان جاہ - تو بسم اللہ چلیے - گاڑی بھی آپ کی آن پہونچی -
مس ٹامسن و نواب آسمان جاہ و نواب تقی خان فٹن مین سوار
ہوئے اور نواب آسمان جاہ اپنے مکان مین لے آئے -
نواب آسمان جاہ - چاے آپ پیجیئگا؟ - ابھی تو آپ نے پی بھی نہوگی

مس ٹامسن۔ اچھا منگائیے

حکم کی دیر تھی۔ خانساماں نے چاندی کی کشتی مین چاے کا

لوازمہ میز پر رکھدیا۔ مس ٹامسن نے اپنے ہاتھہ سے چاے تیار کی۔ اور نواب

آسمان جاہ اور نواب تقی خان کو پہلے دی۔ پھر آپ پی۔

نواب آسمان جاہ۔ (مس ٹامسن سے) مجھکو آپ سے کچھہ تخلیہ مین کہنا ہے۔

نواب تقی خان دوسرے کمرے مین چلے گئے۔

مس ٹامسن۔ یہ بھی بہت خوب آدمی ہین۔ اور علم و تہذیب سے بھی واقف

انھون نے کہانتک پڑھا ہے؟ بی اے تک شاید؟

نواب آسمان جاہ۔ جی ہان۔ بی اے مین پڑھتے تھے کہ انتظام خانہ داری

گڑبڑ ہوا اور یہ بیچارے امتحان نہ دے سکے۔ میرے تو بڑے عنایت فرما ہین

اور مجھکو انسے دلی دوستی ہے۔ ایک لمحہ انکی جدائی گوارا نہین ہے۔

اور آپ بھول گئین یہ آپ کے بھی شاگرد ہین۔

مس ٹامسن۔ ہان خوب یاد ہے ڈرائنگ ہمسے سیکھا ہے۔ لیکن

انھون نے خط و کتابت کبھی مجھہ سے رکھی نہین۔ ذری وحشت مزاج معلوم ہوتے ہیں

انکی شادی ہوئی ہے یا نہین؟-

نواب آسمان جاہ- ابھی تک نہین ہوئی ہے- اسی بارے مین مجھکو کچھہ آپ سے کہنا ہے اور آپ سے مدد مانگنا ہے-

مس ٹامسن- کہئے مجھسے اگر کوئی آپکا کام نکلے تو کبھی دریغ نکرونگی- آپ بے تکلف کہئے-

نواب آسمان جاہ- مجکو اس سے زیادہ امید آپ سے ہے- اسلیئے تو مین نے آپ سے مدد چاہی ہے- آپکو شاید معلوم ہوگا کہ انکی نسبت انکی چچازاد بہن سے قرار پاچکی تھی- انکی چچازاد بہن بہت مالدار ہین- لیکن یہ وہان نسبت نہین چاہتے بلکہ چاہنا کیا جلدی مین لکھہ بھی بھیجا کہ وہان شادی نہین کرونگا

مس ٹامسن- توکیون نہ کرینگے سوجہ کیا آپس مین لڑائی جھگڑا ہوا؟-

نواب آسمان جاہ- نہین لڑائی وڑائی کچھہ بھی نہین- انکا دل دوسرے پر آیا ہوا ہے- لیکن جسپر انکا دل آیا ہوا ہے اور جسکا تیر عشق انکے جگر سے پار ہوگیا ہے اوسکا ملنا بہت دشوار ہے- اور بغیر آپ کی سعئی کے ناممکن

مس ٹامسن- میری سعی؟ یہ کیا؟- مین اسمین کیا کرسکتی ہون- کیا انکی

معشوقہ سے بینؑ واقف ہون؟

نواب آسمان جاہ - خوب - آپ سے چھپانا کیسا آپ اونکو خوب جانتی ہین - خورشیدی بیگم کی خالہ زاد بہن مشتری بیگم -

مس ٹامسن - اَین - یہ کیا خیال خام ہے؟ - کیا آپ کو معلوم نہین کہ وہ بیوہ ہین؟ - گو آپ لوگون کے شرع کے رو سے نکاح ثانی جائز ہے لیکن نواب محتشم الدولہ اس بات کو کبھی گوارا نہین کرینگے - اور مشتری بیگم کی اماں تو معاذ اللہ بلا کی ضعیف اعتقاد اور جاہل ہین - وہ کیا ماننے والی ہین یہ مجھ سے نہو سکے گا کہ اونلوگونکو اپنے سے برہم کرون - مجھکو بہت افسوس ہے کہ آپ نے مجھ سے اونکے ایک کام کے واسطے کہا بھی تو ایسا کہ مجھ سے نہین ہوسکتا -

نواب آسمان جاہ - ابھی سے آپ نے جی ہار دیا تو کیا ہوگا - اور نواب محتشم الدولہ کی نہ کہئے - اونسے کل خوب اچھی طرح سے باتون ہی باتون مین نکاح ثانی کا ذکر پھیلا اور اونکے فحواے کلام سے معلوم ہوا کہ وہ اسکے خلاف نہین ہین - اونکو ہمپر چھوڑ دیجئے - آپ مستورات کو راضی کیجئے

دیکھئے ہاتھہ جوڑتا ہون مجھپر تا زندگی یہ آپ کا احسان رہے گا۔ اگر آپ
کی وجہ سے وہ بیچارا اپنی مراد کو پہونچے تو بہتر ہے۔
مس ٹامسن۔ خیر مین کوشش کرونگی۔ لیکن مین ایک ہفتہ مین کیا
کرسکونگی۔ اگر میرا ایک آدھہ مہینے رہنا ہوتا تو کچھہ ہوسکتا۔ اس عجلت
مین کیا ہوسکتا ہے۔ لیکن مجھہ سے جہانتک ہوسکے گا کوشش کرون گی
ایک بات اچھی سنائی ہے کہ نواب محتشم الدولہ اسکے خلاف نہین ہین۔
نواب آسمان جاہ۔ خدا آپ کا بھلا کرے۔ دیکھئے بھول نہ جائیگا۔
مس ٹامسن۔ نہین مجھکو خود اسکا خیال ہے۔ نواب تقی خان کو بلوالو۔
نواب آسمان جاہ نے گھنٹی بجائی اور خدمتگار آموجود ہوا۔
نواب آسمان جاہ۔ نواب تقی خان کو سلام دو۔
کہنے کی دیر تھی تقی خان موجود ہو گئے۔
مس ٹامسن۔ آسمان جاہ بہادر نے مجھہ سے آپ کا سب حال کہا ہے
گو یہ امر بہت مہم ہے۔ لیکن مین حتے الوسع کوشش اسمین کرونگی۔
صرف خیال یہی ہے کہ ایک ہفتہ مجھکو رہنا یہان ہے۔ اسمین کیا کرسکونگی

ہان اگر میننے دو مہینے یہان رہنے کا اتفاق ہوتا تو مجھکو یقین ہے کہ یہ

کام انجام ہوتا۔

نواب تقی خان ۔(دوڑکر اور مس ٹامسن کے پاس گھٹنے ٹیک کر) میری

پیاری مس ٹامسن خدا آپ کو اجر دے اور ہمیشہ خوش و خرم رکھے کہ آپنے

میرے مرجھائے ہوئے باغ امید کو شاداب کیا۔جب تک زندہ رہونگا۔

آپ کا بندہ رہونگا۔خدا کے واسطے اس کام کو انجام دیکے جائے۔

مجھکو امید ہے کہ آپ میرے واسطے اسقدر جبر اختیار کرینگی۔مجھکو

اسطرح سے بے سر و سامان چھوڑکے نجائین گی۔بہتر ہوگا اگر آپ دو مہینے

کے بعد یہانسے جائے۔میرا بھی کام آپکی سعی سے انجام پائے گا۔اور نواب

آسمان جاہ کا بھی سہرا دیکھ لیجیئے گا۔کیا میرے حال پر رحم کھاکر آپ

دو مہینے یہان ٹھہر نہین سکتین؟کیون آپ چپ کیون ہین؟۔

مس ٹامسن ۔مین بہت افسوس کرتی ہون کہ مین رہ نہین سکتی مجھے

ایک کام بڑا ضروری ہے۔نہین تو کوئی عذر نہین تھا۔

نواب تقی خان ۔(بحسرت سے) دو مہینے مین کچھ بگڑیگا نہین۔ہلد

میرے حال پر رحم کھائے

مس ٹامسن خاموش ہو رہین۔

نواب تقی خان۔ کیا اب نہ رہیئے گا۔ ہاے کیسی بے بسی ہے۔ ہاے کیسی ناکامی ہے۔ کیا کہون کس سے کہون۔ اُف پروردگار رحم کر۔ یہ کہکے بے اختیار چیخ اوٹھے اور ضبط گریہ نہ کرسکے۔ نواب آسمان جاہ بیتاب ہوگئے اور دوڑکر نواب تقی خان کو گلے لگا لیا۔

مس ٹامسن کی بھی آنکھون مین آنسو بھر آئے۔

مس ٹامسن۔ تمنے اسوقت میرے دلکو قابو مین کرلیا۔ مین قسم کھاکے کہتی ہون کہ مین کبھی نہ جاؤنگی۔ پہلے تمھارا کام انجام دے لونگی تو پیچھے عزم لندن کرونگی۔ گو مین نے اسباب اپنا سب بمبئی بھیجدیا ہے لیکن تمھاری خاطر سب واپس منگوالونگی۔ نواب اوٹھو دل خوش کرو۔ مین سچ کہتی ہون کہ مین اب نہ جاؤنگی۔ اسمین دو مہینے کیا ایک برس بھی ہو جائیگا تو بغیر کوشش و انجام نہ جاؤنگی۔

نواب تقی خان۔ (فرط مسرت سے ہاتھ چوم کے) خدا آپ کو سلامت

رکھے۔ جیسا آپ نے مجھ غریب کے حال پر رحم کھایا ہے خدا ویسا ہی
آپ کو اجر دے اور آپ کا سب کام پورا کرے۔
مس ٹامسن۔ اب مین رخصت ہوتی ہون۔ آج شام کو خورشیدی بیگم کی
ملاقات کو جاؤنگی اور موقع مناسب دیکھ کے تذکرہ کرونگی۔ آپ اپنا دل
خوش رکھئے۔ جہانتک میرے امکان مین ہے مین دریغ نکرونگی۔
نواب آسمان جاہ اور نواب تقی خان گاڑی تک اون کے
پہونچانے کو آئے اور مس ٹامسن اپنے مکان سدھارین۔

مس ٹامسن کا خورشیدی بیگم کی ملاقات کو آنا اور باغ مین واسطے سیر کے جانا۔

اب ادھر کا ذکر سنئے۔ کہ نواب صاحب کے یہان مس ٹامسن
کے آنے کی خبر گرما گرم تھی۔ خورشیدی بیگم و مشتری بیگم نے ساعت
گن گن کے دن آخر کیا۔ قریب چار بجے یہ لوگ اپنے بالاخانہ پر آئین
اور پیش خدمتون کو حکم کر دیا کہ جسوقت اوستانی جی آئین فوراً خبر کرنا
مشتری بیگم۔ بہن ایک بات پوچھتی ہون سچ سچ کہنا۔ اوسوقت

کہنا بھول گئی تھی - آج صبح کو نواب آسمان جاہ کو کیا لکھا تھا؟ - اللہ جانے
چہرہ اونکا ایسا متغیر ہو گیا تھا کہ مین ڈر گئی تھی - اور پھر ذرا ٹھہرے
نہین سر نیچا کئے چلے ہی گئے -

خورشیدی بیگم - مین نے اونکو لکھا تھا کہ پھر اسطرف آکے اگر یون
گھور گھور کے دیکھین گے تو مین نہایت رنج ہونگی اور ہیرے کی کنی
کھا کر سو رہونگی - اگر میری محبت ہے تو میری آبرو ریزی کے خواہان
نہون - مین بہت خوش ہوئی کہ میرے حکم کی فوراً تعمیل کی - میرا بھی
دل اوسوقت دہل گیا تھا جسوقت اونکا چہرہ اوتر گیا تھا - لیکن بہن
خیال کرو مین نے اونھین کی بہتری کے واسطے کیا - یہ طریقہ اونکا
اچھا نہین تھا - اگر اباجان کو معلوم ہو جاے کہ یہ ہر روز اسطرح
سے یہان آکے گھور گھور کر دیکھا کرتے ہین تو لگی ہوئی نسبت ایک
ادنٰے سی بات پر قطع ہو جاے - اوسوقت کہو تو کیا حال اونکا اور میرا ہوگا
خیر اس تذکرہ کو جانے دو - مجھکو بھی رنج ہوتا ہے جب خیال آتا ہے
کہ یون بیرحمی کے ساتھ لکھنا نہین تھا - خیر اب اس بات کو بھول جاؤ

دیکھو مس ٹامسن آج آنے والی ہین اونکو باغ لے چلینگے۔

اتنے مین گل بہار دوڑی ہوئی آئی کہ آپلوگون کو بڑی بیگم صاحب نے بلایا ہے۔ آپ کی اوستانی جی بھی وہین آئی ہین۔

مشتری بیگم - این آچکین! اور مجکو خبر ہی نہین ہین نے کپڑے بھی نہین بدلے۔

گل بہار - کپڑے تو سب تیار الگنی پر رکھے ہوئے ہین۔ جلد پہن لیجیے نا

مشتری بیگم اور خورشیدی بیگم دونون نے کپڑے بدلے۔

خورشیدی بیگم نے کامدانی کا ہلکا ڈوپٹا اوڑھا۔ اور بگینی گرنٹ کا پیجامہ جسمین نمامی کی گوٹ لگی تھی پہنا۔ نیچے ڈوپٹے کے باریک سلک کا شلوکہ تھا جسمین سنہری روپہلی بیمک موقع موقع سے لگی ہوئی تھی۔ کان کی لو مین صرف دو بیش بہا جواہر کے بُندے لٹک رہے تھے۔ اور ۵

ناک مین نیم کا فقط تنکا ٭ ٭ شوخی چالاکی مقتضا سنکا ٭

ہاتھون مین صرف سیاہ چوڑیان پہنین۔ یہی معلوم ہوتا تھا کہ ناگن شاخ صندلی مین لپٹی ہوئی ہے۔ ۵

سیہ چوڑی بدست آن نگارے ٭ بشاخ صندلی پیچیدہ مارے
پائون مین سفید ریشمی موزے اوسپر ولایتی زنانہ بوٹ۔ اونگلیون مین
بیش بہا زمرد و لعل کی انگوٹھیان۔ جوڑے مین صرف دو گلاب کے
پھول نہایت خوشرنگ و خوشبو جسکی بو سے کمرہ بس گیا تھا۔ آنکھون
مین سرمہ لب پر سرخی۔ ہاتھون مین مہندی۔ مین کیا لکھون کہ اوسوقت
کیا جوبن تھا۔ اگر زاہد صد سالہ بھی دیکھتا تو اوسیکا کلمہ پڑھتا۔ زہرہ
کا عروج خاک مین مل جاتا۔ پریان کوہ قاف کی کیا طاقت کہ مقابلہ
کرین۔ حوران بہشتی کی کیا مجال کہ سر اوٹھائین۔ جب بن ٹھن اور
ہر آرایش سے مزین ہو کے آئینے مین منہ دیکھنے آئین اپنے حسن پر آپ
وجد کر گئین۔ دلمین سوچین کہ اگر اسوقت نواب آسمان جاہ ہوتے
تو اونسے پوچھتی کہ ایسا حسن کہین اور بھی دیکھا ہے۔ ایسی مہ جبین
کہین کانون بھی سنی ہے۔ خورشیدی بیگم اسی خیال مین تھین کہ
مشتری بیگم آپہونچین۔ گو مشتری بیگم کا سادہ لباس تھا۔ یعنی
جامدانی کا دوپٹہ اور سفید کلیون دار پاجامہ۔ لیکن اسی سادگی نے

وہ لطف دیا کہ بیان سے باہر۔

خورشیدی بیگم نے فرط محبت سے مشتری بیگم کو چمٹا لیا۔

خورشیدی بیگم۔ بہن اللہ کیسون کیا اسوقت جوبن تم پر ہے۔ یہی جی چاہتا ہے کہ تم سے بیاہ کر لون۔

مشتری بیگم۔ اے واہ بیاہ کرو نواب آسمان جاہ سے۔ چلو زیادہ بناؤ نہین۔ جوبن تو تم پر ہے۔ مین سچ کہتی ہون کہ نواب آسمان جاہ کیا اسوقت حضرت ہو سے ابھی ہون تو غش کھا کر گر پڑین۔

ان دونون مین یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ گل بہار نے آکر بیان کیا کہ استانی جی آپ کا انتظار دیکھ رہی ہین۔ کہتی ہین کہ کیا مجھکو بھول گئین جو اتنی دیر سے بیٹھی ہون اور مجھکو دیکھنے تک نہین آئین۔ دلہن بیگم صاحب! اسوقت آپ ایسی خوبصورت معلوم ہوتی ہین کہ جی چاہتا ہے چٹ چٹ بلائین لے لون۔

خورشیدی بیگم۔ دور رہو مردار آپ بھی بڑھ بڑھ کے باتین بنانے آئی ہین۔ جا کہدے کہ چلی آتی ہین۔

خورشیدی بیگم و مشتری بیگم خراماں خراماں اٹھکیلیاں کرتی ہوئی پائنچے ہاتھہ سے اوٹھائے کمر لچکتی ہوئی ہزاروں بل کھاتی ہوئی دالان مین پہونچین - ابھی نصف دالان بھی طے نکیا تھا کہ مس ٹامسن نے اس حسن خداداد کو دیکھہ کے فرط مسرت سے تبسم کیا - اور بڑی بیگم و چھوٹی بیگم اور مغلانیاں وغیرہ انکی طرف نظر محبت سے دیکھنے لگین - خورشیدی بیگم عرق عرق ہوگئین اور مشتری بیگم سے آہستہ یون کہنے لگین -

خورشیدی بیگم - بہن اللہ جانتا ہے جاتے ہوئے شرم معلوم ہوتی ہے - دیکھو سب کسطرح مجھکو دیکھہ رہی ہین - اور اوستانی جی بھی مسکرا رہی ہین - مین بھاگ جاتی ہون -

مشتری بیگم - اے واہ بھاگنے کی اچھی کہی -

خورشیدی بیگم کے فرط حیا سے سرخی گالون پر جو نمودار ہوئی تو اور حسن دوبالا ہوگیا - مس ٹامسن ضبط نکر سکین - بیتاب کرسی پر سے اوٹھہ کے دوڑین خورشیدی بیگم و مشتری بیگم کو گلے سے لگا لیا - اور

رخسار و پیشانی کا بوسہ لیا۔

مس ٹامسن۔ اللہ خورشیدی بیگم مجکو یہان آئے اسقدر دیر ہوئی اور تملوگ اتنی دیر کے بعد آئین۔

خورشیدی بیگم۔ اللہ جانتا ہے ہملوگ کچھہ نہین جانتے تھے کہ آپ کب آئین۔ ابھی گل بہار نے جا کے اطلاع دی تو معلوم ہوا۔

بڑی بیگم۔ اور کیا بی مغلانی نے نہین جا کے کہا تھا؟ گل بہار کو تو دوسری بار بھیجا تھا۔

مشتری بیگم۔ جی نہین۔ بی مغلانی کی تو ہملوگون نے صورت بھی نہین دیکھی

بڑی بیگم۔ اے بی مغلانی ہین نے تمکو کیا کہا تھا؟۔ تمنے لڑکیون سے جا کے نہین کہا کہ اُستانی جی آئی ہین؟

مغلانی۔ (اونگلی دانت کے نیچے دبا کر) اُف بیگم صاحب بالکل بھول گئی۔ نگوڑے پان بنانے مین لگ گئی۔ خیال سے بالکل اوتر گیا۔

چھوٹی بیگم۔ تم تو اور سٹھیا گئی ہو۔ اگر کوئی ضروری کام ہوتا تو کیسا تماشا ہوتا

مس ٹامسن۔ اب جانے دیجیے بیچاری بوڑھی ہو گئی ہین اسلئے باتین

بھول جاتی ہین - یہ کہئیے یہ بات تھی - وہی مین حیران کہ خورشیدی بیگم کو کیا ہوگیا ہے کہ ابھی تک نہین آئین - کہو مشتری بیگم تمنے کچھہ تصویرین ادھر کھینچی ہین؟

خورشیدی بیگم - ایک نقشہ انھون نے بہت اچھا اوتارا ہے - اصل و نقل سے کچھہ فرق نہین (مسکراکر) کیون ہے نا؟

مشتری بیگم کا رنگ فق ہوگیا - لیکن جھنجھلا کے جواب دیا کہ کون نقشہ؟ مجھکو کچھہ یاد نہین -

خورشیدی بیگم - اے وہی جو اوس روز تمنے پنسل سے نہین بنایا تھا اے اتنا جلدی بھول گئین؟ (ہنسکے)

مشتری بیگم - واہ کیا اچھا معلوم ہوتا ہے - اُستانی جی وہ نقشہ بہت خراب اوترا تھا اسلئے مجکو ہنستی ہین -

مس ٹامسن - اچھا لے آؤ مین دیکھون تو کیسا کھینچا ہے -

خورشیدی بیگم - ہان اسمین کیا مضائقہ لے آؤنا - آپ ہی معلوم ہوجائے گا -

مشتری بیگم - (خورشید بیگم کو نظر غیظ سے دیکھکر) استانی جی وہ نقشہ بہت خراب اوترا تھا اور انھون نے اسقدر چڑھایا کہ مین نے پھاڑ کر پھینک دیا۔

مِس ٹامسن - کس چیز کا نقشہ تھا؟

مشتری بیگم - پہاڑ اور جھرنے کا صرف۔

خورشید بیگم - صرف پہاڑ اور جھرنے کا تھا کیون اور کسیکا نقشہ نہین تھا؟ - اصل نقشہ جسکا اوتارا تھا اوسکا ذکر ہی نہین کیا۔

مشتری بیگم - (مُنہ بنا کر) مجھکو کچھہ یاد نہین ہے - اسقدر مجکو تنگ کیون کرتی ہو - تمکو یاد ہو تو کہڈالو۔

بڑی بیگم - اے تو تم اوسکو چڑھاتی کیون ہو؟ کس چیز کا نقشہ اوتارا تھا جو خراب ہوگیا؟ آخر تم کیا سب اچھا ہی اوتار لیتی ہو؟

خورشید بیگم - (ہنسکے) کیون بہن کیا مرضی ہے کہہ ڈالون؟ -

مشتری بیگم - جو جی چاہے -

خورشید بیگم - اوستانی جی انھون نے ایک گدھے کی تصویر

کھینچی تھی لیکن اسطرحسے بنایا تھا کہ گدھے اور بیل مین فرق نہوسکتا تھا

بس انکو مین نے چڑھانا شروع کیا اور انھون نے مارے شرم کے پھاڑ ڈالا

سبھون نے ہنس دیا اور مشتری بیگم بھی ہنسی ضبط نکر سکین۔

مس ٹامسن۔ تو اوسکو پھاڑنا نہین تھا تجویز کرنا تھا کہ کونسے مقام مین

چوک ہوئی۔ مشورہ کرکے ٹھیک کرنا تھا اور پھر بنانا تھا۔

مشتری بیگم فرط مسرت سے ہنسی ضبط نکر سکین۔

مشتری بیگم۔ اوستانی جی انھون نے اسقدر مجکو چڑھانا شروع کیا

کہ مین تنگ آگئی اور سمجھی کہ جب تک یہ تصویر رہیگی یہ مجکو چڑھاتی ہی جائنگی

اور درحقیقت وہ ایسی خراب نہین اوتری تھی۔ انکی نظر خراب ہے۔

خورشیدی بیگم۔ اب پھر آپ بولنے لگین۔ کیون میری نظر خراب تھی؟

لے آؤن وہ تصویر تو سب کھل جائیگا۔

مشتری بیگم۔ (بات ٹالنے کے واسطے) اوستانی جی آپ جو نئی نئی

تصویرین لائی ہین وہ عنایت کیجئے تاکہ اونکو دیکھ کے نقشے اوتارون۔

خورشیدی بیگم۔ نہین آج نہین۔ اسوقت جی چاہتا ہے کہ اوستانی جی

باغ لے چلوں - اوستانی جی وہ باغ جو آپ کے سامنے تیار ہو رہا تھا
بن چکا ہے چلیے گا ذری ہوا کھا آئیے -

مس ٹامسن - ہان ضرور چلو ابھی چلو (بڑی بیگم و چھوٹی بیگم سے) آپلوگ
بھی چلیے -

بڑی بیگم - آج آپ لوگ ہو آئیے - اور کوئی روز ہملوگ ساتھ چلینگے -

خورشیدی بیگم نے ایک مہری کو کہا کہ باہر جا کے گاڑی تیار
کرنے کا حکم دیے آ - باغ چلینگے -

حکم کی دیر تھی پالکی گاڑی ڈیوڑھی کے پاس لگا دی گئی - گھٹا ٹوپ اوسپر
ڈال دیا گیا - باہر پردہ ہوا اور خورشیدی بیگم و مشتری بیگم گاڑی مین
سوار ہوئین - مس ٹامسن کو کہا کہ اسپر آئیے - لیکن مس ٹامسن نے انکار
کیا اور کہا کہ مین اپنی گاڑی مین جاونگی اسمین اندر اندھیرے مین میرا
دم گھبرا جائیگا -

الغرض یہ لوگ اپنی اپنی گاڑیون مین سوار ہوئین اور باغ کو چلین
گاڑی قریب باغ کے پہونچی تھی کہ یکایک مس ٹامسن نے نواب آسمان جاہ

و تقی خان کو دیکھا اور انلوگون نے بھی مس ٹامسن کو دیکھا۔ نواب آسمان جاہ
نے سلام کیا۔ مس ٹامسن نے جلدی سے سلام کا جواب دیا اور کوچبان
کو تیز ہانکنے کا حکم کیا۔ آخرش گاڑی باغ مین پہونچی۔ باغ کا دروازہ
بند کیا گیا۔ کوچبان بھی گھوڑونکو کھول کر باہر لے آیا۔ مس ٹامسن
اوترین اور دروازہ گاڑی کا کھولا۔

مس ٹامسن۔ اسوقت مین نے نواب آسمان جاہ بہادر کو دیکھا
کہ نواب تقی خان کے ساتھہ کھڑے ہوئے تھے۔ اسکے کیا معنی کہ اسوقت
وہ بھی یہان کھڑے تھے۔ کہین تملوگون مین معاہدہ یہان پر ملاقات کرنے کا
تو نہین ہوا ہے۔ مین سچ کہتی ہون کہ یہ اچھی بات نہین ہے اور جہانتک میرے
امکان مین ہے مین اونکو اندر آنے سے روکونگی۔

خورشیدی بیگم۔ (غصہ ہوکر) مجھکو ذری بھی اسکی واقفیت نہین ہے
اور نہ مین نے کوئی معاہدہ کیا ہے۔

مس ٹامسن۔ خیر لیکن اسپر بھی غافل مین نہین رہونگی۔ مین دربان کو
سمجھا آتی ہون اور دروازے مین قفل لگا آتی ہون۔

مس ٹامسن نے دروازے مین قفل لگایا اور دربان سے
کہا کہ خبردار کسی شخص کو جب تک زنانی سواری باغ مین ہے اندر نہ آنے دینا
اب کچھہ اودھر کا حال سنئے کہ نواب آسمان جاہ بہادر نے
نواب تقی خان سے کہا کہ دیکھو تو یہ گاڑی کہان جاتی ہے۔ نواب
تقی خان دس بیس قدم لپکے اور پھر آے اور بیان کیا کہ گاڑی باغ
مین گئی بیشک صحیح ہے وہی لوگ ہین۔ باغ مین واسطے سیر کے آئی ہین
نواب آسمان جاہ۔ وہ تو مین نے پہلے ہی سمجھا تھا۔ شکر خدا کا
کہ اچھا موقع ہاتھہ لگا۔ اس سے بڑھکر اور کون موقع واسطے عذر
تقصیر کے ملیگا۔ اوس دن کی خفگی اور رنجش میرے دلمین کھٹک
رہی ہے۔

نواب تقی خان۔ تو کیا چاہتے ہو کیا کروگے؟۔

نواب آسمان جاہ۔ اور کیا سواے اسکے کہ باغ مین مین بھی چلون۔

نواب تقی خان۔ دربان تمکو جانے بھی دے گا۔ تم بھی عجب آدمی ہو

نواب آسمان جاہ۔ روپیہ عجب چیز ہے۔ اوسکو لالچ دونگا دیکھو کیسا مان جاتا ہے

نواب تقی خان - وہ بہت اوجڈ آدمی ہے اور قوم کا راجپوت - وہ رشوت وشوت ایک بھی نہین مانے گا -

نواب آسمان جاہ - خیر چلو تو تقدیر ازمائی کرین -

دربان - کی چاہت ہو - الگے الگے رہو - جانت ناہین کہ جنانی سواری اوتری ہے -

نواب آسمان جاہ - اے یار مجکو بڑا اشتیاق اس باغ کے دیکھنے کا ہے - اگر اسوقت جانے دو تو تمھارا مُنہ میٹھا کرین -

دربان - یار یار کتنا بکت ہو - تمسے کب کی چین پہچان ہے جو یار کہت ہو - اس باگ مین جانے کا کاہو کو حکم ناہین ہے - یہ کھاس باگ ہے

نواب آسمان جاہ - (ایک تھیلی روپے کی نکالکر) سُنو بھئی دربان اسمین جتنا روپیہ ہے وہ سب تمھارا اگر مجھکو اسوقت جانے دو -

دربان - کتنا روپیہ ایہہ مین ہے؟ -

نواب آسمان جاہ - کوئی چالیس پچاس - سب تمھارا اگر دو منٹ کے واسطے جانے دو -

دربان - اچھا۔

نواب آسمان جاہ - دروازے کی طرف لپکے۔

دربان - ہان ہان کہان جات ہو - ہمری بات پہلے پوری سُن تو لیو۔

نواب آسمان جاہ - کہو سب تمھارا ہے۔

دربان - اجی ایہہ بیر ناہین جانے کا حکم ہے - دوسری وکھت آئیو جرا پھر چل کے آؤ - اے گھڑی جنانی سواری اوتری ہے - کاہو کا جانیکا حکم ناہین -

نواب آسمان جاہ - ہمکو اسیوقت کام ہے - ہم الگ کھڑے رہینگے صرف دو منٹ کے واسطے جاتے ہین -

دربان - تہارا ایہہ مین بگڑت کا ہے - تم جرا پھر چل کے آؤ تب تک پردہ ہو جائی تو سیر کرے مین آئی -

نواب آسمان جاہ - مین جاؤنگا تو اسیوقت جاؤنگا - مین تین کوس سے چلا آتا ہون -

دربان - تم مانت ناہین ہو تو کا کرین - اے وکھت جانے نہ ملے گا

نواب آسمان جاہ - بھئی تمھارا بگڑتا گیا ہے ہمین - ارے دو منٹ کے واسطے تو جاتے ہین کچھ زیادہ بھی نہین -

دربان - (روپیہ پٹک کر) لیجاؤ اپنا روپیہ بولت ہین کہ دوسرے وکھت آئیو تو ناہین سنت ہین - یہی وکھت جائینگے - ہین - جاؤ بھاگو -

نواب تقی خان - خبردار دربان! تم تہذیب سے بولو تم جانتے نہین ہو یہ نواب صاحب ہین -

دربان - نواب نہین بادسا - پھر ہمرا کچھ گرج ہے کہ گوڑ لاگین - ایک نہین ہجار بار کہدیلین کہ ابھی جائیکا حکم ناہین - پھر کاہے جد کرت ہین -

نواب آسمان جاہ - کسکا حکم نہین ہے؟

دربان - اجی جنانی سواری اوتری ہے اور میم صاحب جو ساتھ ہین اونھین کا حکم ہے کہ کسو کو آنے متی دو اور کفل بھی دروا جے مین لگائے ہین

نواب آسمان جاہ - مس ٹامسن سے یہ امید نہین تھی - خیر تقی خان چلو یہان سے مگر کچھ پچھہ ہو مین کسیطرح چلونگا -

نواب آسمان جاہ کا خورشیدی بیگم سے باغ

مین ملاقات کرنا اور انگشتری بدلنا

اب ادھر کا حال سنئے کہ خورشیدی بیگم کو مس ٹامسن کی تقریر
بہت بری معلوم ہوئی - الگ روش پر ٹہلنے لگین - مس ٹامسن
بھی مشتری بیگم سے کچھ پوچھا چاہتی تھین - دونون دوسری روش
پر چلی گئین - خورشیدی بیگم ٹہلتے ٹہلتے قریب دیوار باغ پہونچین -
وہان لوہے کا ایک کوچ درخت کے نیچے رکھا تھا - اوسکے چارون طرف
عمدہ عمدہ پھول کے گملے نہایت سلیقہ سے رکھے ہوئے تھے -
چونکہ مس ٹامسن کی گفتگو سے کچھ دل افسردہ تھا اور ٹہلتے ٹہلتے تھک
بھی گئی تھین بنچ پر جا بیٹھین - اور گو کہ خوشنما اور عمدہ عمدہ پھول کی طرف
نظر تھی - لیکن ٹھنڈھی سانسین اور چہرۂ نازنین جو لمحہ بہ لمحہ متغیر ہوتا تھا
اسی سے ناظرین سمجھ سکتے ہین کہ کسکی دُھن اور کسکا خیال تھا - نواب
آسمان جاہ بہادر کا باغ کے قریب پہونچنا سب اگلی پچھلی باتون کو
یاد دلاتا تھا - بی نرگس کی ملاقات اور آپس کی بے تکلفانہ بول چال
دریچہ کی نظارہ بازی - اور مس ٹامسن کی نواب آسمان جاہ بہادر کو دیکھ کے

بیقراری سب نظرون کے سامنے گھوم رہی تھی۔

خورشیدی بیگم اپنے دلمین سوچ رہی تھین کہ اگر نواب آسمان جاہ اسوقت باغ مین آجائین تو مس ٹامسن کیا کرینگی۔ یہ اسی دھن مین تھین کہ کچھہ کھڑ وے سی آواز سرھانے معلوم دی۔ سر اوٹھا کے جو دیکھا تو واہ نواب آسمان جاہ بہادر دیوار پر بیٹھے ہوے ہین۔ کاٹو تو لہو نہین بدن مین۔ خورشیدی بیگم کے ہاتھہ پانون پھول گئے۔ ہرچند چاہا کہ طرارہ بھر کے نظرون سے غائب ہو جائین۔ لیکن مارے گھبراہٹ کے پانون زمین پر نہ جمتے تھے۔ نواب آسمان جاہ بہادر نے جو معشوق پری تمثال کو تنہا پایا اپنی قسمت پر ہزار ہا شکر کئے۔ خوف دہراس کا کچھہ خیال نکیا آٹھہ ہاتھہ کی دیوار سے دھم سے کود ہی پڑے اور یہ شعر پڑھتے ہوے خورشیدی بیگم کی طرف لپکے ؎

کودا کوئی یون گھر مین ترے دھم سے نہوگا جو کام ہوا ہمسے وہ رستم سے نہوگا

خورشیدی بیگم نے فرط حیا سے مُنہ پھیر لیا اور آنچل مُنہ پر رکھہ لیا

نواب آسمان جاہ ؎ مُنہ نہ ڈھانکو عبث حیا کر کے



نوآب سمان   خورشیدی بیگم

نہ چھپو صورت آشنا کر کے ✦

خورشید بیگم۔ (صدائے برنخاست)

نواب آسمان جاہ۔ (پانون زمین پر ٹیک کر) اگر آپ کو اس حرکت سے میری رنج پہونچا ہو تو معاف کیجئے۔ اگر آپ کو کچھ بھی درد حال سے میرے واقفیت ہوگی تو آپ مجھ پر رحم کیجئے گا۔ خدا و خدا کا رسول خوب جانتا ہی کہ مجھکو کسقدر آپ سے عشق ہے۔ اور کس درجہ محبت ہے۔ آپ کی زندگی سے میری زندگی ہے۔ آپ کی خوشی سے میری خوشی ہے۔ آپ کے اوپر ہزار جان میری قربان۔ اگر آپکو کوئی نظر بد سے دیکھے واللہ اوسکی آنکھین نکال ڈالون۔ اگر کوئی انگشت نما کرے ہاتھ قلم کر دون۔ آپ کی خیرخواہی اور جانفشانی مین اگر میری ہزار جان بھی کام آئے تو واللہ دریغ نکرون پھر فرمائیے میری بیتابی اور اشک فشانی جبوقت آپنے اتہام آبرو ریزی کا اپنے مجھپر کیا میری کیا مجال آپ کی شان مین کلمۂ بد زبان سے نکالون یا آبرو ریزی کا خواہان ہون۔ مین کسطرح سے کہون اور کیا بتاؤن۔ یہی جی چاہتا ہے کہ پہلو چیر کر دل آپکو دکھاؤن تا دیکھئے کہ کسقدر تیر آپ کے عشق کا پار ہوا ہے۔

اگر مین نے مالن کا بھیس اختیار کیا تھا یا آج کل بے اختیار جو در ولدار کو تکتا ہون یا مجنون وار جو یہان چلا آیا یہ صرف آپ ہی کے عشق کا ثمرہ ہے۔ میرا کچھ قصور نہین ہے۔ آپ اسکو خیال نہین کرتی ہین کہ صرف ایک نظارہ جمال کے واسطے کیا کیا نہ جان پر کھیل گذرا ہون۔ کیسا ہی کسیکا کلیجہ سخت ہو لیکن میری ہمت اور جانفشانی پر پسیج جائے۔ کیون آپ چپ کیون کھڑی ہین؟ کچھ تو بولئے۔

خورشیدی بیگم فرط حیا سے عرق عرق ہوئی جاتی تھین اور ڈر رہی تھین کہ مس ٹامسن کہین نہ آپڑین۔

نواب آسمان جاہ۔ کاش مین نرگس ہی رہتا۔ وہ غربت اور مالن کا پیشہ اس دولت وشہزادگی سے کہین اچھا تھا۔ افسوس آپ بالکل بھول گئین۔ کہان آپ مجھکو دیکھکر اسقدر خوش ہوتی تھین اور کہان اب یہ کج ادائی۔ وہ نظر عنایت وگفتگوے الفت واظہار محبت اب کہان۔

نواب آسمان جاہ نے اسکے علاوہ اور بھی جہانتک زبان نے یاری دی اپنے عشق کی داستان کہہ سنائی۔

خورشیدی بیگم سب سنتی جاتی تھین۔ غصہ تو نہایت آیا لیکن اپنی بیکسی پر اور
مارے حیا سے آنسو ضبط نہو سکے بے اختیار رونا شروع کیا۔
نواب آسمان جاہ اپنے دلمین نہایت نادم ہوئے کہ کیا کیا۔ جو حرکت کرتا ہون
خلاف طبع ہوتی ہے۔ مآل کار اسکا تو سوچا نہین خواہی نخواہی یون گھس پڑا
اب دیکھون سر پر کیا آفت آتی ہے۔ لیکن خورشیدی بیگم کو جو روتا دیکھا
تو دل پسیج گیا۔ جلد ایک رومال ریشمی جو عطر مین ڈوبا ہوا تھا جیب سے
نکالکر چاہتے تھے کہ آنسو اپنے ہاتھون سے پوچھین کہ خورشیدی بیگم نے
ہاتھ جھٹک دیا اور نہایت دردانگیز آواز سے کہا کہ یا خدا مجھکو اسی وقت موت
دے یا زمین پھٹ پڑے اور مین سما جاؤن۔
نواب آسمان جاہ۔ خدا نہ کرے آپ کے دشمن یہ دن دیکھین۔ خیر اگر
آپ کو اسقدر رنج پہونچتا ہے تو مین جاتا ہون۔ پھر ایسی حرکت نکرون گا
صرف ایک بار زبان مبارک سے فرما دیجیے کہ قصور تمھارا معاف کیا۔
خورشیدی بیگم کو ہرچند حیا مانع کلام تھی۔ لیکن نواب آسمان جاہ
کی ہٹ اور عاشقانہ کلام سے غصہ بیڈھب چڑھ آیا۔ منہ سے کف جاری تھا

اور تمام بدن مین رعشہ جو آیا تب بے اختیار زبان سے یون نکلا۔

خورشید ی بیگم ۔ معافی چاہتے ہین ۔ زنہار نہین ۔ اور پھر مین اس لائق ہون کہ ایک رئیس شہزادہ کا قصور معاف کرون ۔ مین غریب آپ کے سامنے کیا ہون ۔ ایک زن بازاری سے بھی بدتر ہون ۔ نہین تو آپ کو جرأت پڑتی کہ آپ اسطرح سے ہمارے ساتھ پیش آتے (غصہ مین) آپ کو شرم نہین آتی ہے کہ آپ نے مکر وحیلہ سے روپے پیسے سے مالن کو ملایا ۔ صورت بدلکر ہم سبھون کے مکان مین آئے ۔ بے تکلفانہ گفتگو واہی تباہی کرتے رہے ۔ اسپر بھی تسکین نہوئی تو زرا آگر گھورنے لگے ۔ اور آج تو رستم کے بھی کان کاٹے ۔ دلیری دلیری کی آپ اپنی تعریف کرتے ہین ۔ اسمین کس کو شک ہے ۔ دلیری اور بیحیائی آپ پر ختم ہے ۔ کوئی دوسرا شخص ہوتا تو پھر منہ بھی دکھاتا ؟ اظہار عشق زبان پر لاتا ؟ آپ کو صحبت لچون شہدون کی رہی ہے ۔ آپ کی اوقات زنان بازاری کے ساتھ بسر ہوئی ۔ نہین تو شہزادے اور ایسا فعل ۔ شریف اور ایسی حرکت علم وہنر عقل وتمیز رکھکر اور ایسا پوچ کام !۔

نواب آسمان جاہ خاموش سرنگون سب سنتے جاتے تھے ۔

اور دل ہی دلمین کٹ رہے تھے - بات سچ تھی ایک ایک فقرہ نشتر کا کام کرتا تھا
دعا مانگ رہے تھے کہ پروردگار زمین کے اندر دھس پڑون -

خورشیدی بیگم غصہ مین اسقدر تو کہہ گئین - لیکن جب انکو دیکھا کہ بہ
سبب رنج وغم و ندامت وخفت کے سر جھکائے بیٹھے ہین - تو قیاس کیا
کہ شاید تقریر نشتر آمیز سے دلمین چوٹ لگی اشکبار رہین - دلمین خوش ہوئین
کہ تقریر نے اثر کیا - اب پھر ایسی حرکت نہین کرینگے - لیکن نواب آسمان جاہ
کو جو اسقدر اشکبار پایا کلیجہ دہل گیا - چاہتی تھین کہ نواب آسمان جاہ کے
قدمون پر گر پڑین اور سچ سچ حال اپنے دلکا کہہ ڈالین - لیکن حیا مانع ہوئی
خاموش کھڑی رہین -

نواب آسمان جاہ تھوڑی دیر تک اسیطرح سے سرنگون رہے
اوسکے بعد ایک ایسی آواز دردناک سے کہا کہ جانمن مین خود اپنے افعال سے
نادم ہون - لیکن جب آپ کو اسقدر مجھ سے رنج پہونچا ہے اور مین ایسا
نظرون سے گر گیا ہون تو اس بیحیا زندگی سے موت بہتر ہے - اب سوا اسکے
کوئی تمنا نہین ہے ؎ نکلجاے دم تیرے قدمون کے نیچے ؏

یہی دلکی حسرت یہی آرزو ہے ؎ یہ کہکے پیش قبض میان سے نکالا۔ خورشیدی بیگم کا چہرہ زرد ہو گیا۔

نواب آسمان جاہ بہادر چاہتے تھے کہ پیش قبض سے اپنا پہلو چاک کرین اور اوس گل خوبی کے زیر قدم جان شیرین ہلاک کرین خورشیدی بیگم نے مثل برق جھپٹ کر چھرا ہاتھہ سے لیکے پھینک دیا۔

خورشیدی بیگم - ایسا بھی کوئی کام کرتا ہے۔ عقل و دانش رکھکر ایسی حرکت۔

نواب آسمان جاہ بہادر کی باچھین کھل گئین - دلمین خوش ہوئے کہ خورشیدی بیگم کو تجھہ سے محبت ہی۔ لیکن ظاہرا منہ بنا کے کہا کہ کیون آپ نے مجھے ہلاکت سے باز رکھا۔ جو رنج و مصیبت و درد و الم آپ کی کج ادائی سے مجھہ پر ہوتا ہے وہ کیا کہون - آخر ایک نہ ایک دن جان جائیگی - اس سے بہتر تھا کہ آپ کے قدمون کے نیچے نثار ہوتا۔

خورشیدی بیگم - آپ نے بہت برا کیا جو اسوقت یہان آئے - مین دست بستہ عرض کرتی ہون کہ آپ فوراً چلے جائے - اگر خدا نخواستہ

آپ اپنے تئین ہلاک کر دیتے تو تمام عالم مین یہ بات مشتہر ہو جاتی اباجان
کیا کہتے - میری رسوائی تمام ہوتی - دیکھئے مس ٹامسن اور بہن مشتری
بیگم دوسری طرف ٹہل رہی ہین - اگر آپڑینگی تو مجھے نہایت خجالت ہوگی -
آپ للہ جائے - مجھپر بڑا احسان کیجئے گا -

نواب آسمان جاہ کی خوشی رنج سے مبدل ہوگئی - خیال کیا کہ اس
ستمگر نے ازراہ محبت چھرا نہ چھینا تھا - صرف اپنی بدنامی کے لحاظ
سے کیونکہ جسوقت لوگ نعش اوٹھانے کو آتے سارا راز افشا ہو جاتا -

نواب آسمان جاہ - آپ سچ کہتی ہین - یہان اگر مین خودکشی کرتا
تو بڑا برا ہوتا - آپ بدنام ہو جاتین اور مجھے آپکی بدنامی کسیطرح سے
گوارا نہین ہے - لیکن جب آپ مجھ سے آزردہ ہین تو میری زیست
اب حرام ہے - گھنٹے دو گھنٹے مین سن لیجئے گا کہ آپ کے شعلہ حسن
پر ایک پروانہ تصدق ہو گیا - یہ آخری دیدار ہے - للہ کہا سنا معاف
کیجئے - میری عمر یہین تک تھی -

یہ کہکے نواب آسمان جاہ ملول و افسردہ وہانسے تھوڑی دور چلے تھے

کہ خورشیدی بیگم نے دبے دانتون کہا کہ مجھکو آپ سے رنج نہین ہے

نواب آسمان جاہ (فرط خوشی سے پاؤن زمین پر ٹیک کر اور دست حنائی پکڑ کر) پیاری خورشیدی بیگم یہ کیا مین نے سُنا؟ - یا خدا یہ خواب ہے یا بیداری؟ - جانمن سچ کہو ایک بار اور اس لب شیرین سے کہو - خدا کے واسطے زیادہ نہ کڑھاؤ - کیا یہ سچ ہے کہ آپ مجھسے رنج نہین ہین؟

خورشیدی بیگم سے ضبط گریہ نہو سکا - بے اختیار رونے لگین -

نواب آسمان جاہ - (فرط طرب سے) آپ کو مجھ سے محبت ہی - ضرور ضرور محبت ہے - نہین تو یہ اشکباری کیون - لیکن مین نے اپنے افعال سے آپ کو رنج دیا - مین خود اب اپنے حرکات پر نادم ہون - خیر اب مین جاتا ہون لیکن صرف ایک بات پوچھتا ہون - للہ اوسکا جواب دیدیجئے - پھر مین نہایت خوش خوش آپ کو دعائین دیتا ہوا جاؤن اور اپنی زندگی آرام سے بسر کرون - اتنا زبان مبارک سے فرمادیجئے کہ آپ کو مجھ سے محبت ہے یا نہین -

خورشیدی بیگم - (نیچی نظر کرکے) کیا آپ کو اسمین شک بھی ہے؟ -

تہذیب و رسم خاندان مانع ہوتی ہے کہ اپنے دلکا حال کسی سے کہون۔
لیکن اسوقت آپ نے مجھکو ایسا مجبور کیا کہ کہنا پڑا۔ اب آیندہ سے
آپ سمجھئے گا کہ اگر مین آپ کے خطوط کا جواب نہ بھیجتی ہون یا آپ سے
کشیدہ رہتی ہون تو یہ صرف ظاہرا ہی ظاہرا ہے۔ دلپر جو گذرتا ہے وہ
مین ہی جانتی ہون۔ مین نے جو آپ کو ان حرکات بیہودہ سے باز رہنے
کہا تو کیا بُرا کیا۔ آپ ہی فرمائے کہ اگر ابا جان سے کوئی یہ کہدے کہ
نواب آسمان جاہ بہادر روز محلسرا کی طرف آکے گھورا کرتے ہین
تو اونکے جی مین یہی خیال آئیگا کہ مین نظارہ بازی کرتی ہون۔ یہان کے
لوگ جسقدر ابا جان کے گھر کو نظر امتحان سے دیکھتے ہین وہ معلوم
ہمیشہ اسی خیال مین رہتے ہین کہ کوئی بات اگر خلاف پائین تو اوسکو
مشتہر کر دین۔ اگر یہ بات وہ سب دیکھہ پائین تو ایک کی دس مشہور کرین
اوسوقت مجھکو ڈوب مرنا پڑے گا۔ ابا جان بھی خفا ہو جائینگے۔ پھر فرمائے
کیا ہوگا۔ یہ ساعت امید کہ جو ہر پل مین گنتی رہتی ہون بالکل شکست
ہو جائیگی۔ اور عمر بھر چلوگون مین جدائی رہیگی۔ آپ ہی فرمائے کہ آج تک

کسی عورت نے اپنی محبت کا حال اپنے عاشق سے بیان کیا ہے۔ جیسا کہ مین نے کیا۔ مین نے صرف اس خیال سے کہ میری خاموشی اور ظاہرا کج ادائی سے کہین دشمن مدعی جان پر نہ کھیل جائین سچ سچ حال کہدیا۔ دیکھئے مین دست بستہ التماس کرتی ہون کہ یہ خیال بیہودہ اپنے دلمین بھی نہ لائے ایک تو گناہ دوسرے مجھکو زندہ۔۔

خورشیدی بیگم اور کہا چاہتی تھین۔ لیکن فرط الم سے آنسو ضبط نہو سکے۔ بے اختیار رونے لگین۔

نواب آسمان جاہ کے دلکا حال اسوقت لکھنا فضول ہے۔ بلّیون اوچھل رہا تھا اور مارے خوشی کے آنکھون مین اندھیرا چھا گیا تھا۔ چہرہ بسبب خوشی کے گلنار ہوگیا۔ فرط طرب سے دست نازنین کا بوسہ لیا اور کہا کہ جان من اسوقت تم نے جو میری جلی ہوئی کشت امید کو تر و تازہ کیا اسکا شکر کس منہ سے ادا کرون۔ جب تک زندہ ہون تمھارا بندہ ہون تمنے دوبارہ زندگی بخشی۔ نہین تو مین کب نہ جان دے دیتا۔ آپ کی ظاہرا کج ادائی میری جان لیتی۔ بخدا وہ فقرے سنائے کہ میرے

ہوش وحواس نفر ہوا ہو گئے۔

خورشیدی بیگم۔ (مسکراکر) اللہ رے حیلہ سازی۔

نواب آسمان جاہ۔ اور نہین تو کیا۔

خورشیدی بیگم۔ اور اپنی نہ کہئے گا

نواب آسمان جاہ۔ کیا؟۔

خورشیدی بیگم۔ کیا جُل دیکر مجھے پھنسایا۔ آخر مجھے سچ سچ کہنا پڑا۔ ہر چند حیا مانع کلام ہوتی تھی۔ لیکن عقل اور دل نے اپنا کام کیا۔ مجبور ہو کر کہنا پڑا۔ بیچاری عورتین ناحق مکر وحیلہ مین بدنام ہین مردوے غضب کے ہوتے ہین۔ اور آپ پر تو جیسے ختم ہے۔ یہ آپ نے سیکھا کس سے؟ (ہنسکے) شہزادی بیگم سے؟۔

نواب آسمان جاہ۔ خیر اب تو اوسکے ذکر سے رنج نہین پہونچتا؟

خورشیدی بیگم۔ اللہ جانتا ہے اب بھی۔ یہ آپ کو سوجھی کیا تھی؟۔

نواب آسمان جاہ۔ آپ کا دیدار۔

خورشیدی بیگم۔ کیا خوب!

نواب آسمان جاہ - بخدا۔

خورشیدی بیگم - (شرما کے) نسبت تو لگی ہوئی تھی - جلدی کیا تھی؟

نواب آسمان جاہ - محبت کا مزا کیسے ملتا ۔

الفت کا یہ مزہ ہے کہ ہوں وہ بھی بیقرار؎ دونوں طرف ہو آگ برابر لگی ہوئی -

خورشیدی بیگم - ہمارے واسطے تو بُرا ہوا -

نواب آسمان جاہ - کیا؟ -

خورشیدی بیگم - آپ سے جو اسقدر محبت ہوگئی -

نواب آسمان جاہ - تو اسمین بُرائی کیا ہوئی؟ -

خورشیدی بیگم - نہ آپ سے محبت ہوتی نہ آج یہ سب گفتگو ہوتی -

نواب آسمان جاہ - تو کیا یہ آپ کے خلاف طبع ہوا؟ -

خورشیدی بیگم - ہاں -

نواب آسمان جاہ - سبب؟ -

خورشیدی بیگم - اپنا جی -

نواب آسمان جاہ - افسوس! -

خورشید بیگم ۔ سنو نواب آسمان جاہ مین نے کئی مرتبہ کہا ہے
اور پھر کہتی ہون کہ مجھکو تم سے دلی محبت ہی ۔ لیکن پاس ننگ و ناموس
بھی ویسا ہی ہے ۔ یہ سب حرکتین آپ کی ایسی ہین کہ سواے بدنامی
اور خجالت کے اور کچھہ حاصل نہین ہے ۔ مین آپ سے پھر کہتی ہون
کہ یا تو یہ سب عادتین آپ نے لچون شہدونکی صحبت مین سیکھی ہین
یا مس ہربرٹ کی تعلیم ہے ۔ اسمین شک نہین ہی ہر ملکے و ہر رسم
انگریزون مین یہ عیب نہین ہے ۔ لیکن نہ ہم فرنگن نہ آپ کرستان
ہملوگون کے یہان یہ سراسر عیب مین داخل ہے ۔ آپ اسکو خوب
جانتے ہین اور باوجود اس علم کے آپ نے ایسی لچر حرکت اختیار کی
فرض کیجئے کہ اگر اباجان یا مس ٹامس آپ کو مالن کے بھیس مین دیکھہ پاتے
اور پہچان لیتے اوسوقت کیا حال ہوتا ۔ اور ہرچند ہم انجان تھے لیکن
لوگون کے خیالات خدا جانے کیا کیا نہوتے اور مین غریب ہر حالت
مین بدنام ہوتی ۔ آپ عین شاہراہ پر کھڑے ہو کے محلسرا کی طرف
روز دیکھا کرتے ہین ۔ صدہا لوگ آتے جاتے ہین کہئے اون سب کے دلمین

ہین اور مِس ٹامسن اسکو بُرا نہین جانتی ہین - جب آپ سے نسبت
ہو چکی تو اتنی بول چال مین کیا ہرج ہے - مین آپ سے سچ کہتا ہون کہ وہ
اس بات سے بُرا نہ مانین گی -

خورشیدی بیگم - پھر وہی دیوانہ پن کی باتین - آپ جانتے ہین کہ اوستانی
جی نے آپ کو گاڑی سے دیکھ کے مجھے کہا تھا کہ کہین تملوگون مین یہان تک
ملاقات ہونے کا مشورہ تو نہین ہوا تھا - مجکو یہ تقریر اونکی بہت بُری معلوم
ہوئی تھی اور اسی سبب سے یہان تنہا آکے بیٹھ رہی تھی - مین کیا جانتی تھی
کہ اوستانی جی کا شُبہ سچ ہو جائیگا - اور آپ آسمان سے کود پڑینگے -
اب بہت دیر ہو گئی - وہ لوگ قریب ہی کہین ہونگے - آپ کا اسوقت جانا
بہت ضرور ہے -

نواب آسمان جاہ - گو جی نہین چاہتا ہے - لیکن آپ کے حکم سے
سرتابی نہین کر سکتا ہون - جانمن سچ کہو تمکو واقعی مجھ سے محبت ہی - کاش
آدمی بھی محبت جو مجھکو تم سے ہے اگر تمکو ہو تو مین اپنے طالع فرخ پر ناز کرون
اور میری نہ پوچھو - دیکھو اسی ہاتھ کی قسم کھاتا ہون کہ جب تک زندہ ہون

تمہارا بندہ ہون - سواے تمہارے کسی دوسرے کو آنکھ اوٹھا کر
دیکھون تو اندھا ہو جاؤن - امت محمدی سے خارج ہو جاؤن - اب جانمن
شرط محبت یہی ہے کہ تم بھی مجھہ سے یہی وعدہ کرو -
خورشیدی بیگم - آپ جان کے انجان بنے جاتے ہین - اسقدر
تو مین نے بیحیائی اختیار کی - ساری داستان تو کہہ سنائی اب بھی
آپ کو یقین نہ آئے تو مین کیا کہون -
نواب آسمان جاہ - خدا تمکو سلامت رکھے - جیسا تم نے میرے
دل ناتوان کو خوش کیا خداوند کریم اسکا ثمرۂ نیک عطا فرمائے - جانمن
ایک سوال کرتا ہون سچ سچ اسکا جواب دو -
خورشیدی بیگم - فرمایئے -
نواب آسمان جاہ - اگر نواب محتشم الدولہ بہادر خدانخواستہ مجھسے
کسی بات مین رنج ہو جائین نسبت چھوڑا دالین اور تمکو کسی دوسرے سے
منسوب کرین تو کیا کروگی؟ مختصر یہ کہ بغیر اون کے حکم کے تم مجھ سے بیاہ
کروگی یا نہین؟

خورشیدی بیگم - بس آپ کو تو یہی سب سوجھتا ہے - ایسے فال بدشگون منہ سے نکالتے ہین - اور ابا جان کا خوش کرنا یا رنج کرنا آپ کے ہاتھ مین ہے - نہ آپ ایسی حرکت کیجئیگا نہ وہ رنج ہونگے

نواب آسمان جاہ - مین نے ایک بات کہی فرض کرو اگر وہ ایسا کرین تو تم کیا کروگی ؟ -

خورشیدی بیگم - اب آپ جائیے بہت دیر ہوئی -

نواب آسمان جاہ - بات نہ ٹالو - للہ اسکا جواب دو -

خورشیدی بیگم - اوئی اللہ آپ اسقدر ضد کیون کرتے ہین لیجیے سُنیئے - اگر ابا جان خدا نکرے شیطان کے کان بہرے آپ سے رنج ہو جائین اور نسبت چھوڑ اڈالین تو مین آپ سے کبھی نہین بیاہ کرونگی - گو میرے دل پر بڑا صدمہ پہونچے گا اور زندگی حرام ہو جائیگی لیکن اونکے حکم سے سرتابی اور کوئی امر خلاف اپنے بزرگون کے نکرونگی اپنی جان دونگی لیکن اونلوگون کو رنج ندونگی اونلوگون کا مجھہ پر بڑا حق ہے اونلوگون کا مجھکو بڑا خیال ہے -

نواب آسمان جاہ - اور یہ کچھ خیال نہین کہ میرا کیا حال ہوگا۔

خورشیدی بیگم - آپ کا خیال ہمیشہ رہیگا کیونکہ مین کسی دوسرے سے شادی نکرونگی - اگر خدانخواستہ ایسی بات ہوی تو میرا آپ کا نکاح حشر کے دن ہوگا -

نواب آسمان جاہ - پیاری خورشیدی بیگم تمھاری اس تقریر نے مجھکو اور خوش کیا - ہزار آفرین اوس ماں باپ پر جنکی ایسی لڑکی ہو - اور ہزار خوش قسمتی اوس مرد کی جسکی ایسی بیوی ہو - لیکن اسوقت خدا جانے کیون میرا دل دھڑک رہا ہے - اگر تمھارا بیاہ کسی دوسرے سے ہوا تو مین اپنے کو مارڈالونگا - مجھ سے یہ دیکھا نجائیگا -

خورشیدی بیگم - اللہ نکرے - پھر وہی باتین شروع کین - اے آپ کوستے کیون ہین - آپ لوگ سمجھتے نہین ہین - مزن فال بد کا ورحال بد اگر آپ پھر یہ کہئے گا تو مین چلی جاؤنگی - (منہ پھیرکر)

نواب آسمان جاہ نے ایک انگوٹھی یاقوت کی نہایت بیش بہا اپنی انگلی سے اوتار کر پہنائی اور کہا کہ جان من یہ میری نشانی ہے - اب تم بھی کچھ

نشانی مجھکو دو کہ اوسکو دیکھ دیکھ کر دل کو تسکین دیا کرون۔

خورشیدی بیگم۔ ابا جان کہین انگشتری پہچان لین تو کیا ہو۔

نواب آسمان جاہ۔ اونھون نے یہ انگوٹھی میرے ہاتھ مین کبھی دیکھی نہین۔ آج ہی تو خرید کی ہے۔

خورشیدی بیگم۔ وہ نہ دیکھی ہو۔ لیکن اگر مجھ سے پوچھین کہ کہان سے لائی ہو تو کیا جواب دونگی۔

نواب آسمان جاہ۔ جھوٹھ سچ ملا کے کچھ کہدینا۔ دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز۔

خورشیدی بیگم۔ اچھا۔ کیسی کچھ مصلحت ہے۔

خورشیدی بیگم نے زمرد کی انگوٹھی بیچ کی اونگلی سے نکالکر کہا دیکھئے مین دیتی تو ہون لیکن کسی دوسرے کو اگر دی تو مجھے بڑا رنج ہوگا۔ اسکو اپنی جان کے برابر عزیز رکھئے گا۔ بس یہی آپ کا امتحان ہوگا (شرما کے) شب عروسی آپ کی اونگلی مین دیکھ لونگی۔

نواب آسمان جاہ۔ بسر و چشم۔ اس سے مین نہین ڈرتا۔ جا امتحان

لیجئے حاضر ہون - پورا ہی نکلونگا -

نواب آسمان جاہ فرط مسرت سے جھومتے تھے اور اپنے طالع فرخندہ پر عش عش کر رہے تھے - ہاتھہ مین ہاتھہ زور سے تھامے ہوئے تھے کہ کہین خورشیدی بیگم چل ندین - آپس کی نوک جھوک اور شیرین کلامی سے یہہ بیتاب ہوگئے - چاہتے تھے کہ رخسار جانان کا بوسہ لین لیکن ضبط کرکے رہ گئے - خیال کیا کہ یہہ بڑی پاکدامن اور عفیفہ ہین - کہین ایسی حرکت سے رنج نہو جائین - دنیا و ما فیہا سے بیخبر فلک کی نیرنگیون سے بیخطر ہاتھہ سے ہاتھہ پکڑے آپسمین یون گفتگو کر رہے تھے کہ یکایک خورشیدی بیگم چونک اوٹھین -

خورشیدی بیگم - دیکھئے پانون کی آہٹ معلوم ہوتی ہے - بھاگئے للہ فوراً چلے جائیے

نواب آسمان جاہ - ایک منٹ اور

خورشیدی بیگم - ایک لمحہ بھی خیر

ابھی یہہ بات ختم بھی نہونے پائی تھی کہ مس ٹامسن اور مشتری بیگم قریب آپہونچین - اگر بجلی بھی اسوقت سر پر گرتی تو مس ٹامسن کو اتنی حیرت

نہین ہوتی جتنی کہ انلوگو نکو دیکھ کے ہوئی

مس ٹامسن دو ایک منٹ تک کھڑی رہین کہ شاید خورشیدی بیگم نواب آسمان جاہ کو چھوڑکر خود انکے پاس آئین - لیکن جب دیکھا کہ خورشیدی بیگم اپنی جگہ سے سرکین تک نہین تو یہ آگے بڑھین اور کہا کہ خورشیدی بیگم اگر تمکو کچھ بھی پاس ننگ و ناموس کا ہوگا تو تم چلی آؤ گی -

نواب آسمان جاہ - (آہستہ سے) آپ کو اسوقت رنج تو نہین ہوا -

خورشیدی بیگم - (آہستہ سے) نہین اب آپ جائیے جا

مس ٹامسن - خورشیدی بیگم تمنے سنا یا نہین ؟ -

خورشیدی بیگم خاموش سرنگون مس ٹامسن کے پاس چلی آئین

مس ٹامسن - نواب آسمان جاہ آپ نے بہت برا کیا کہ اسطرح چلے آئے - بہتر ہے کہ آپ فوراً یہانسے تشریف لیجائے - چلئے آپ کو دروازے تک پہونچا دون -

نواب آسمان جاہ - (غصے سے) مین کسی کے کہنے سے نہین جانیکا جبتک میرا جی چاہیگا مین اس باغ مین رہونگا - دیکھون مجکو کون نکالتا ہے - مین نے

کیا بُرا کیا۔ خورشیدی بیگم سے میری نسبت قرار پا چکی تھی یا نہین۔ پھر دو ایک منٹ تک جو گفتگو کی اسمین کیا ہرج ہے

مس ٹامسن۔ خدا نکرے کہ یہ خبر نواب محتشم الدولہ تک پہونچے نہین تو معلوم کیا وہ کر ڈالین۔ نواب آسمان جاہ مین دست بستہ کہتی ہون کہ آپ فوراً یہانسے چلے جائے تا یہ راز کسی پر ظاہر نہو۔ اور میری طرف سے آپ خاطر جمع رکھیے کہ مین لب تک نہ ہلاؤنگی۔

نواب آسمان جاہ۔ (مس ٹامسن سے) مین کہہ چکا ہون کہ جب میرا جی چاہے گا مین یہانسے جاؤنگا۔ آپ کیون اسمین ضد کرتی ہین۔

مس ٹامسن۔ نواب آسمان جاہ مین نے تمکو اور خورشیدی بیگم دونون کو پڑھایا ہے۔ کچھ بھی میرا لحاظ کرو۔ کچھ بھی میرا خیال کرو۔ بڑی بیگم کو چونکہ مجھپر اعتماد کلی ہے اسلئے انلوگونکو اکیلے میرے ساتھ یہان آنے دیا خدا نخواستہ اگر سُن پائین گی تو مجھکو مرنے کی نوبت پہونچے گی۔ مین پھر کسیکو مُنہ نہ دکھا سکونگی۔ اور اگر نواب محتشم الدولہ کے کانون تک یہ خبر پہونچی تو نہ معلوم وہ کیا کر ڈالین۔ آپ کہتے ہین کہ کوئی کیا کر سکتا ہے۔ وہ آپ کا

بہت بگاڑ سکتے ہین۔ چشمزدن مین آپ کی نسبت چھوڑا دے سکتے ہین

پھر خورشیدی بیگم کا ملنا معلوم۔ آپ جانتے ہین کہ بغیر اونکی مرضی وخوشی

کے شادی ہو سکتی ہے؟ کبھی نہین۔ مین آپ کے واسطے کہتی ہون۔ میری

دلی تمنا ہے کہ آپ دونون کا سہرا دیکھون۔ اور اسیواسطے اس حرکت سے

باز رکھتی ہون۔ آپ کا یہانسے جانا بہت ضرور ہے۔ چلئے آپ کو دروازے

تک پہونچا دون۔

نواب آسمان جاہ۔ (تھوڑی دیر بعد سوچ کر) آپ بہت ٹھیک

کہتی ہین۔ مین ابھی جاتا ہون۔ لیکن مین دروازے سے نہین جاؤن گا۔

مین جس ترکیب سے یہان آیا ہون اوسی ترکیب سے باہر بھی جاؤنگا۔

مس ٹامسن۔ کدھر سے آئے ہین؟

نواب آسمان جاہ۔ مین بتاتا ہون دیکھئے

نواب آسمان جاہ ایک درخت پر جو دیوار سے باغ کے لگا ہوا تھا

چڑھ گئے اور دیوار پر سے آہستہ آہستہ چڑھ کے خورشیدی بیگم کی طرف

سلام کیا اور اوسپار کود پڑے

مس ٹامسن - یہ سراسر دیوانہ پن ہے - اتنی بڑی دیوار پر سے کودنا معاذ اللہ
خیر اب گھر چلو یہان ٹھہرنا اچھا نہین - شکر خدا کا کسی نے دیکھا نہین
خورشیدی بیگم دونون ہاتھ مس ٹامسن کے گلے مین دیکے بے اختیار
رونے لگین - جب کچھہ آنسو تھمے تو کہا کہ اوستانی جی آپ مجھہ سے اسمین قسم
لیجئے کہ مین محض انجان اور سراسر بے قصور ہون نہ مین نے انکو بلایا تھا اور نہ
کچھہ اسکا ذکر تھا - آپ نے مجھکو لکھا یا پڑھایا ہے - میرے افتاد مزاج اور
حرکات و سکنات سے آپ بخوبی واقف ہین - اگر آپ کو اسپر بھی شک و شبہہ
ہو تو نہایت تعجب کا مقام ہے -

خورشیدی بیگم نے مختصر طور پر سارا حال بیان کر دیا -

مس ٹامسن - پیاری خورشیدی مین خوب سمجھہ سکتی ہون کہ اسمین تمھارا
کچھہ قصور نہین - یہ سب نواب آسمان جاہ کا لڑکپن ہے - تمہارے عشق
نے اونکو دیوانہ کر دیا ہے - عقل و خرد کھو بیٹھے ہین - ایسے ایسے افعال
کے مرتکب ہوتے ہین - مین نے اوسوقت تمکو یا اونکو جو اسطرح سے ترشروئی
سے کہا یہ صرف اسواسطے کہ وہ پھر ایسی حرکت نکرین - مین اگر سچ پوچھو تو

دلسے خوش ہون کہ تملوگون مین خدانے اسقدر محبت دے دی - لیکن دو ایک مہینے تک اور یون ہی چپ چاپ رہنا چاہیئے - امیرون کے صدہا دشمن ہوتے ہین - کوئی اگر نواب صاحب کے پاس جاکے چغلی کھاے تو اوسوقت سواے اسکے کہ نسبت قطع ہوجاے اور کچھہ نہین - تم نے جو اونکو یہ سب سمجھا دیا بہت خوب کیا - تم بڑی عقلمند اور نیک بخت لڑکی ہو - اور مین تمکو اپنی بیٹی کے برابر چاہتی ہون - (بوسہ لیکے) لواب خوش ہوئین؟ -

خورشیدی بیگم - (جواب بوسہ کا دیکے) ہان -

خورشیدی بیگم و مشتری بیگم گاڑی کے اندر سوار ہوئین کوچبان آیا گھوڑے جوتے گئے - مس ٹامسن بھی اپنی گاڑی مین سوار ہوئین اور گاڑی محلسرا کی طرف چلی -

مشتری بیگم - بہن تم اوسدن مجھکو توکہتی تھین کہ تمھارے دیدے ڈرے کیسے چپ چاپ آنکھہ لڑائی - اور آج کیا ہوا؟ -

خورشیدی بیگم - بہن تو یہ اتفاق کی بات ہے - تم جانتی ہو کہ مین نے

کچھ اونسے یہان آنے کہا تھا تھوڑا ہی۔

مشتری بیگم۔ مگر بہن تمسے کہا کسطرح گیا کہ بیاہ اونھین سے کرونگی نہین تو بن بیاہی رہونگی۔ ذرا پورا حال تو بیان کرو۔

خورشیدی بیگم۔ سُنو مین ٹہلتے ٹہلتے ادھر آگئی جو ہین اوس درخت کے پاس پہونچی کھڑ دے سے آواز آئی۔ سر اوٹھا کر جو دیکھتی ہون تو واہ خود بدولت دیوار پر بیٹھے ہین۔ مین دھک سے رہگئی کہ یہ اسوقت کدھر سے آئے اور ایسی حیرت مین آگئی کہ بھاگ بھی نسکی۔ مین اسی حالت مین تھی کہ یہ کود پڑے اور میری طرف آئے۔ پہلے تو مین کئی دفعہ چپ رہی لیکن جب انکا اصرار زیادہ بڑھا تو مین نے بہت ترشروئی سے کئی بار کہا کہ آپ چلے جائے۔ پہلے تو اونھون نے بصد عاجزی اظہار عشق کیا لیکن جب مجھکو دیکھا کہ مین اونکے حرکات سے نہایت رنجیدہ ہون تو بہن چھرا نکالکر اپنے کو ہلاک کرنے لگے۔ پھر تمھین کہو کہ اوسوقت کون موقع تھا کہ شرم وحیا کرتی۔ خدانخواستہ اگر یہ اپنی جان دے ڈالتے تو پھر یہ شرم وحیا کسدن کام آتی مجھکو زندگی بھر رونا پڑتا۔ اور پھر سوچو تو اول بیاہ ہوگا آخر ہوگا پھر

شرم کیسی۔ مین نے بہت خندہ پیشانی سے اپنے دلکا حال سارا کہدیا اور اونکو سمجھا دیا کہ ایسی ایسی حرکتین نکرین جسمین ہملوگ بدنام ہون۔

مشتری بیگم۔ لیکن نواب آسمان جاہ نے بلاکی جرأت کی۔ اتنی بڑی دیوار سے کود پڑے۔ سچ ہے عشق لوگونکو دیوانہ کر دیتا ہے۔ لیکن مجھکو ایک بات کا افسوس ہوا۔ نواب آسمان جاہ نے بہت بےادبانہ مس ٹامسن سے باتین کین کہین اونکو رنج نہ پہونچا ہوا ور گھر جاکر اسکا تذکرہ نکرین۔

خورشیدی بیگم۔ اے نہین اسکا اندیشہ نکرو۔ وہ نواب آسمان جاہ کو بہت چاہتی ہین۔ اونکی باتونکا برا نہین مانین گی۔ کیا وہ نہین سمجھتی ہین کہ اوسوقت اونپر جن سوار تھا۔ دیکھو کس محبت سے اونکو سمجھایا۔ اونکی دلی آرزو ہے کہ ہملوگون مین بیاہ ہو۔ چنانچہ سلام و پیام مین جتنی کوشش اونھون نے کی تمکو معلوم ہے۔ اور ایسی بات کیون کہنے لگین جسمین ہملوگونکی خرابی ہو۔

مشتری بیگم۔ ہان بہن بہت اچھی آدمی ہین۔ آج مجھ سے باتون ہی باتون مین کئی مرتبہ میرے بیاہ کا حال پوچھا اور رفتہ رفتہ نواب آسمان جاہ اور نواب تقی خان کا نام کئی مرتبہ لیا۔ جب نواب تقی خان کا نام آتا تھا تو مین

شرما جاتی تھی اور پسینے پسینے ہو جاتی تھی۔ اور مین سمجھتی ہون کہ انھون نے اس بات کو اچھی طرح تمیز کیا ہوگا کہ جب اونکا نام آتا تھا تو مین شرما جاتی تھی۔ مجھہ سے پوچھا بھی کہ تم کیا اب بن بیاہی رہو گی؟۔

خورشیدی بیگم۔ تمنے کیا جواب دیا اسکا؟۔

مشتری بیگم۔ مین نے کہا کہ مین کیا جانون۔ اسمین میرا کیا اختیار ہے؟

خورشیدی بیگم۔ خوب جواب دیا۔ درپردہ شادی کا اقرار بھی تھا۔

مشتری بیگم۔ سنو تو مِس ٹامسن نے کہا کہ اگر تم بیاہ کرنے پر آمادہ ہو تو مین تمھارے واسطے ایک ایسا حسین و لایق ہوشیار شخص ٹھہراؤن کہ تم بھی کہو ہان۔ بلکہ دیکھو اونکی تصویر بھی تمکو دکھاتی ہون۔

تصویر جو مین نے دیکھی تو بالکل نواب تقی خان کی صورت پائی۔ کچھہ خوشی کچھہ شرم مانع جواب دینے کی ہوئی۔ اور مین اس سوچ مین تھی کہ انکو کیا جواب دون کہ یکایک تملوگون کا قصہ چھڑا اور ساری بات جاتی رہی۔ مجکو حیرت ہے کہ اوستانی جی کیون اسقدر مجھہ سے پوچھتی تھین۔ اور طرفہ یہ کہ تصویر بھی دکھائی تو اونھین کی۔

خورشیدی بیگم - آہا تمنے سمجھا نہین - یہ سب ہتھکنڈے انھین لوگون کے ہین - نواب آسمان جاہ نے سفارش اونکی انسے کی ہوگی اور یہ پہلے سُن گُن لینے آئی تھین کہ تمھاری راے نکاح ثانی مین کیا ہے - تمھارے شرمانے اور جھینپنے سے اونکو معلوم ہو گیا کہ تم نواب تقی خان کو چاہتی ہو - دیکھو اللہ کو کچھہ اچھا کرنا ہے جو یہ بیچ مین پڑین - اب ضرور کچھہ نہ کچھہ تمھاری بھی فکر ہوگی -

آخرش گاڑی محلسرا مین داخل ہوئی - پردہ گھیر کر سواری اوتری

بڑی بیگم - اوستانی جی آپ لوگ اتنا جلد کیون چلی آئین؟ کیا باغ پسند نہین ہوا؟

مس ٹامسن - جی نہین باغ بہت عمدہ ہے - لیکن چونکہ ایک کام مجھکو ضروری ہے اسلیئے مین زیادہ نہ ٹھہری - اور کوئی روز پھر چلونگی - اب مین رخصت ہوتی ہون -

بڑی بیگم - تھوڑی دیر اور بیٹھیئے تو جائیگا

مس ٹامسن - نہین نوابصاحب سے بھی دو ایک بات کرنی ہے -

سیدھی ادھرہی چلی آئی تھی - وہ اپنے جی مین کیا کہتے ہونگے -

مس ٹامسن سبھون سے رخصت ہوئین اور باہر نوابصاحب کے یہان پہونچین -

مس ٹامسن کا نواب محتشم الدولہ کی ملاقات کو آنا اور مشتری بیگم کے نکاح ثانی مین کوشان ہونا

نوابصاحب اپنے کمرے مین اکیلے بیٹھے ہوئے تھے - مس ٹامسن کو دیکھتے ہی اوٹھہ کھڑے ہوے اور ہاتھہ ملایا -

نوابصاحب - مزاج شریف ؟ -

مس ٹامسن - بہت اچھی ہون - آپ اپنا مزاج فرمائے ؟ -

نوابصاحب - الحمد للہ زندہ ہون - مین تو سمجھا تھا کہ آپ ادھرہی سے ادھر ولایت چلی جائے گا -

مس ٹامسن - میرا قصد یہی تھا لیکن بغیر خورشیدی بیگم کی ملاقات آپ لوگون سے رخصت ہوئے جی نے گوارا نکیا کہ چلی جاؤن - ماشاءاللہ خورشیدی بیگم تو اب جوان ہوگئین -

نوابصاحب - توجب آپ آہی چکی ہین تو خورشیدی بیگم کی شادی تک ٹھہر جائے - دو اڑھائی مہینے مین سب بات پوری ہو جائیگی - مین آپ کا بہت شکر گزار ہون کہ آپ کی بدولت اوسکی نسبت ایک ایسے شخص لائق ہوشیار معزز و مالدار سے قرار پائی - مین نے جہانتک نواب آسمان جاہ کو بغور دیکھا اور سُنا سوا سے مدح اور تعریف کے دوسری بات نہ سنی - ایسا داماد قسمتونسے ملتا ہے

مِس ٹامسن - (اپنے جی مین) اگر باغ کی بات سن پائین تو ساری تعریف مٹی مین ملجائے (نوابصاحب سے) اسمین کیا شک ہے - ہزار مین ایک لاکھ مین ایک - حسن مین دیکھئے ویسے ہی - روپیہ پیسے مین دیکھئے ویسے ہی گورنمنٹ کے نزدیک معزز و محترم - لوگون کے نزدیک مفخر و محتشم - علم مین دیکھئے کیسا نام مارے ہوئے ہین - عربی فارسی - انگریزی سب مین طاق - شہرۂ آفاق - اسمین شک نہین کہ ایسا شخص دوسرا ملنا مشکل ہے - لیکن کچھ خورشیدی بیگم اونسے دب کے ہین؟ - حسن مین اونسے بڑھ ہی کے ہونگی - روپیہ پیسا مین بھی برابر ہی ہونگی - اور علم و ہنر عقل و سلیقہ جو عورتونکو

چاہیے سب اون مین ہے - مین آپ سے سچ کہتی ہون کہ نواب
آسمان جاہ بہادر کا ثانی کوئی مل بھی سکتا ہے۔ لیکن خورشیدی بیگم سی دوسری
لڑکی ہندوستان بھر مین نہین ملیگی۔

نوابصاحب:۔ ہان دونون ایک سے ایک ہین۔ خدا کرے دونون
ہمیشہ خوش و خرّم رہین۔ لیکن اسکی مفارقت ہمکو گوارا نہین ہوگی۔
اگر کوئی اولاد اور ہوتی تو مجھکو اتنا خیال و رنج مفارقت نہوتا۔ لیکن
کیا کرنا ہے بیٹی کس کے گھر مین ہمیشہ رہی ہے؟

مس ٹامسن:۔ مین نہین سمجھتی ہون کہ جب نواب آسمان جاہ آپ کو اسقدر
مضطر پائینگے تو وہ خورشیدی بیگم کو آپ کے پاس نہ رہنے دینگے۔ خیر اسکا خیال
ابھی سے کیون کرتے ہین۔ جب وہ وقت آئیگا سمجھا جائیگا۔

نوابصاحب:۔ ہان اسکا خیال کرنا عبث ہے۔ اور پھر مشتری بیگم
آخر ہے ہی اوس سے دل بہلا لیا کرونگا۔

مس ٹامسن:۔ تو یہ بھی کتنے دنون تک۔ آخر مشتری بیگم کا جب کسی سے بیاہ
ہوگا تو وہ بھی چلی جائیگی۔

نوابصاحب - مشتری بیگم کا بیاہ کیسا؟ آپ جانتی نہین ہین کہ وہ بیچاری بیوہ ہے۔

مس ٹامسن - نوابصاحب مین نہین سمجھتی تھی کہ اسکو گوارا کیجئے گا کہ اوس لڑکی کو جو سن طفولیت مین بیوہ ہوگئی برابر بن بیاہی رکھئے گا۔ اس سے بڑا گناہ آپ پر ہوگا۔ آپ چھوٹی بیگم کی نسل بالکل قطع کر ڈالیگا آئین مین سچ کہتی ہون مشتری بیگم کا نہین بیاہنا ویسا ہی ہے جیسا کسی خاندان کے خاندان کو قتل کر ڈالنا۔ مشتری بیگم کی والدہ بیوہ ہین اور یہی اونکی ایک لڑکی ہے۔ اگر آپ اسکو نہ بیاہ دینگے تو گویا آپ ایک حصہ اپنے خاندان کا نیست و نابود کرتے ہین۔ آخر آپ دیکھئے آپ کے شرع مین کسقدر اس بارے مین تاکید ہے۔

نوابصاحب - نہین آپ سنئے۔ مین بذات خاص اسکے خلاف نہین ہون۔ چنانچہ کل یا پرسون نکاح ثانی کے بارے مین نواب آسمان جاہ نواب تقی خان اور میر علی حسن سے اسقدر گفتگو ہوئی کہ مین کیا کہون۔ اور نواب تقی خان نے اسطرح اونکو قایل کیا کہ وہ کچھ جواب تک نہ دیسکے۔ لیکن

مین جو اسمین سکوت کرتا ہون تو کئی وجہونسے

اوّل تو سب مجھکو انگشت نما کرینگے جو رسم کہ یہان کے باشندون مین رائج

نہین اوسکے یک بیک جاری کر دینے مین جہلا ضرور بدنام و مطعون کرتے ہین

دوم مشتری بیگم کی والدہ اسکے بہت خلاف ہین - اوسدن ایک مغلانی

کی بیٹی نے دوسرا نکاح پڑھوایا تھا اوسپر خفا ہو رہی تھین اور کہتی تھین

کہ اس سے مرجانا اچھا ہے - اونکی خالہ بھی اسکے بہت خلاف ہین - پھر اگر

مین کچھہ کہون تو ایک فساد برپا ہوگا -

تیسرے خود لڑکی اس سے اگر برا مانے تو ان سب وجہونسے مین سکوت کرتا ہون

نہین تو نکاح ثانی کے بارے مین مین خود درپردہ لوگونکو سمجھا رہا ہون اور

روپیہ پیسے سے تائید کر رہا ہون -

مس ٹامسن - مین بہت خوش ہوئی کہ آپ اسکو برا نہین سمجھتے ہین - اب

مین آپ کی اون تینون باتون کا جواب دیتی ہون - پہلے تو یہ کہ جب آپ اسکو

اچھا سمجھتے ہین اور اسمین کوئی نقص نہین تصور کرتے ہین تو پھر جہلا کے شور

وغوغا سے آپ کو کیا - اور میرا دل گواہی دیتا ہے کہ آپ کے خوف سے کوئی

حرف شکایت زبان پر نہین لائیگا بلکہ آپ کے دیکھا دیکھی سارا شہر اس امر واجب کو فرض جانے گا۔ دوسرے راے نسوان کی آپ کے مقابلہ مین کیا۔ آپ کے حکم سے کوئی سرتابی کر سکتا ہے؟ اور کیا وہ لوگ ایسے بدعقل ہین کہ وہ نہ سمجھین کہ جب اسمین کچھ اچھائی نہین ہے تو آپ اسقدر اصرار کیون کرتے ہین۔ آخر خورشیدی بیگم کی تعلیم مین کسکی راے قرار پائی۔ اب تیسری بات کا جواب بھی سنئے۔ آپ لوگون کے یہان تو لڑکیون کے بغیر پوچھے نسبت قرار پاتی ہے پھر کہنے یا پوچھنے کی کیا حاجت۔ جیسا کہ آپنے خورشیدی بیگم کی نسبت مقرر کی تھی ویسا ہی اسکی بھی نسبت کہین ڈھونڈھئے مشتری بیگم کی کیا مجال کہ اسمین چون کرین۔

چونکہ بات تھی معقول اور پھر تقریر بھی کی گئی۔ نوابصاحب نے فوراً منظور کر لیا۔

نوابصاحب:۔ تو آپ ہی کہین تلاش کیجئے۔ آپسے بڑھ کے اور کون ہو سکتا ہے مین تو آپکا معتقد ہون کیا کہون اسمین۔۔۔

مس ٹامسن۔ یہ ٹیڑھی کھیر ہے۔ مین کہان ڈھونڈھونگی۔ خیر دیکھئے مین اس سے غافل نہین رہونگی۔ لیکن آپ بھی جستجو مین رہئے۔

نوابصاحب :- مین بھی جستجو مین رہونگا - مین کیا کہون ایک لڑکا تو سامنے نظرون کے گھوم رہا ہے - نواب آسمان جاہ سے بڑی دوستی ہے لیکن شاید وہ قبول نکرے -

مس ٹامسن سمجھ گئین کہ وہ لڑکا کون ہے اور جی مین اپنے بہت خوش ہوئین - لیکن بہ تجاہل عارفانہ پوچھا کہ وہ لڑکا کون ہے ؟

نوابصاحب :- نواب تقی خان نواب نقی خانصاحب مرحوم کے صاحبزادے -

مس ٹامسن کرسی پر سے اوچھل پڑین -

مس ٹامسن :- واہ واہ کیا خوب - آپ کے ذہن کی قایل ہوگئی - کیا عمدہ تجویز کی ہے - واللہ اس سے بڑھکے اور کوئی نہ ملے گا عقل - علم حسن سب خدانے دیا ہے - مین خوب اونکو جانتی ہون - مجھ سے ڈرائنگ سیکھا ہے - توبہ مجھکو کیا ہوگیا تھا کہ خیال تک اودھر نہین پہونچا تھا - میری قسمت اچھی ہے چارون ہمارے ہی شاگرد و تعلیم یافتہ ہین - ان چارون مین بیاہ ہو تو کیا بات ہے - نوابصاحب مین سچ کہتی ہون کہ اس سے بڑھکے نسبت خاطرخواہ نہ ملے گی - اون دونون لڑکون مین بھی دلی محبت ہے

اور ان دونون بہنون مین جیسی ہے آپ کو معلوم - سب کوئی ایک ہی جگہ مِل جُل کے رہینگے - مگر نوابصاحب واہ آپ کے ذہن و پسند کی مین تعریف کرونگی -

مس ٹامسن نے اسقدر نوابصاحب کی تعریفین کین کہ یہ ریشہ خطمی ہوگئے -

نوابصاحب - لیکن شاید وہ قبول نکرین -

مس ٹامسن - یہ کیون آپ کے یہان اور کوئی قبول نکرے - وہ دیوانہ ہے جو ایسی بات کرے -

نوابصاحب - آپ نہین جانتی ہین - کل باتون ہی باتون مین معلوم ہوا کہ وہ کسی پر فریفتہ ہین - چنانچہ اونھون نے اپنی نسبت جو اونکے چچازاد بہن سے لڑکپن سے لگی ہوئی تھی چھوڑ ڈالی - تو پھر خیال کیجیے جب ایسی نسبت چھوڑ ڈالی تو وہ یہان کیون کرنے لگے -

مس ٹامسن نے مسکرا دیا اور دلمین کہا کہ یہ جانتے نہین ہین کہ وہ تیر عشق انھین کے گھر سے چلا ہے اور وہ قادر انداز انھین کی مشتری بیگم ہین

نوابصاحب - کیون آپ مسکرائین کیون؟ - کیا آپ اسکو باور نہین کرتی ہین؟ -

مس ٹامسن - یہ سب ڈھکوسلا ہی ڈھکوسلا ہے - ابھی تو وہ خود لڑکے ہین - عشق عاشقی کیا جانین - دیکھئے مین پوچھتی ہون اور نواب آسمان جاہ سے بھی مشورہ کرتی ہون - اونکو آپ مجھہ پر چھوڑ دیجئے مین سب بنا لونگی -

نواب آسمان جاہ کا مس ہربرٹ سے دوچار ہونا اور انگوٹھی ہاتھہ سے جانا

اب ادھر کا ذکر سُنئے نواب آسمان جاہ دیوار پھاند کر اس پار پہونچے تو نواب تقی خان کو دیکھا کہ اونکے انتظار مین کھڑے ہین -

نواب تقی خان - تمنے تو اسقدر دیر کی کہ مین گھبرا گیا مجھکو خوف آتا تھا کہ شاید کسی نے دیکھہ نہ لیا ہو اور کچھہ فساد برپا نہوا ہو - کہو خورشید بیگم سے ملاقات ہوئی؟ - مس ٹامسن نے تو دیکھا نہین؟

نواب آسمان جاہ - ملاقات بھی ہوئی اور مس ٹامسن نے دیکھہ بھی لیا -

نواب تقی خان:۔ تم تو پہیلیان بجھواتے ہو۔ یہ کیا ہے سچ تو کہو۔

نواب آسمان جاہ نے بالکل کیفیت بیان کی تو نواب تقی خان کو نہایت حیرت ہوئی۔

نواب تقی خان:۔ نواب آسمان جاہ تمھارے خوش قسمت ہونے مین کچھ شک نہین۔ ایک مجھکو دیکھو کہ کس حالت مین ہون۔ خدا جانے مس ٹامسن نے کچھ میرا ذکر اور میری سعی مشتری بیگم اور اونکے لوگون سے کی یا نہین۔ تمنے پوچھا بھی نہین۔

نواب آسمان جاہ:۔ پوچھنے کی خوب کہی ایک تو خورشید بیگم و مشتری بیگم دونون وہان پر کھڑی تھین۔ دوسرے مس ٹامسن مین اور مجھ مین نہایت اوسوقت ترشروئی سے گفتگو ہوئی تھی۔ اوسوقت اونکی صورت سے جی بیزار ہوگیا تھا۔ پھر پوچھتا کسطرح۔ مین نے بہت برا کیا کہ بیچاری کو اسطور سے سخت وسست کہا۔ ضرور برا مانا ہوگا۔

نواب تقی خان:۔ کہتے ہین کہ برا مانا ہوگا۔ اگر وہ اپنی نیکی سے برا نہ مانین۔ تو یہ اور بات ہے۔ اگر مین تمھاری جگہ ہوتا تو اونکے یہان جاتا اور عذر تقصیر کرآتا۔

نواب آسمان جاہ۔ (ہنسکے) کیون نہین۔ آپ اونکی تعریف کیجیئگا تو کون کریگا۔ واللہ غرض بھی بُری چیز ہے۔

نواب تقی خان۔ مین کب اونکی تعریف نکرتا تھا۔ اور تم تو بڑے احسان فراموش نکلے۔ اونھین کی بدولت تم اسقدر ہنستے بولتے بھی ہو۔ اگر وہ نواب محتشم الدولہ سے اسقدر تمھاری تعریفین نکرتین تو دیکھتا کیسے تمھاری نسبت قرار پاتی۔

نواب آسمان جاہ۔ کیا خوب۔ یہہ تو میری خوبی قسمت ہے کہ ایسی جگھہ نسبت قرار پائی اور ایسی چاند سی بیوی پاؤنگا۔ لیکن مین کچھہ اونسے خلاف نہین ہون۔ بیشک مین نے اوسوقت اونکو سخت وسست کہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد میرا دل بہت کُڑھا۔ دیکھو آج ہی اونسے عذر معذرت کرتا ہون۔

نواب تقی خان۔ چاہیئے تو یہی۔ چلو اونکے گھر چلین۔

نواب آسمان جاہ۔ کچھہ ضرور ہے کہ اونکے گھر ہی جائین۔ آج کلکٹر صاحب کے یہان ایوننگ پارٹی (شام کا جلسہ) ہے دہان وہ بھی ہونگی پھر

معذرت کر لونگا۔

نواب تقی خان - سچ تو - مین بالکل بھول ہی گیا تھا نو بجے ہے نا۔ چلو گھر چلو

نواب آسمان جاہ اور نواب تقی خان گھر آئے اور کھانے وانے سے فراغت کر فٹن مین سوار ہو کلکٹر صاحب کے یہان پہونچے۔ کلکٹر صاحب نے بڑی دھوم دھام کی تھی - کوٹھی مین جا بجا جھاڑ و لمپ روشن تھے۔ روشنی اسقدر تھی کہ صاف دن معلوم ہوتا تھا - آدھ کوس تک دو رویہ کیلے کے درخت گڑے تھے اور ہر درخت مین دو دو چار چار قندیلین لٹکی ہوئی تھین - نو بج چکے تھے جو نواب آسمان جاہ داخل کوٹھی ہوئے۔

نواب آسمان جاہ - آہا لوگ بہت آچکے ہین - کسقدر گاڑیان کھڑی ہین - کیا ہم لوگ دیر کر کے آئے۔

نواب تقی خان - نہین نو پر پانچ منٹ ہوئے ہین۔

نواب آسمان جاہ اور نواب تقی خان گاڑی سے اوترے اور داخل مکان ہوئے - کلکٹر صاحب اور اونکی میم سیڑھی کے پاس کھڑی تھین - یہ دونون اونلوگون کی طرف چلے اور نہایت تپاک سے

ہاتھہ ملایا۔ بعد سلام و مزاج پرسی یہ دونون وہانسے آگے بڑھے جہان لوگ سب جمع
تھے۔ کلکٹر صاحب نے بے تکلفانہ دعوت کی تھی۔ انگریز میم ہندوستانی سب
کی دعوت تھی۔ یہ سب بھی اوس مجمع مین گئے۔ نواب آسمان جاہ نے چارون
طرف دیکھا کہ مس ٹامسن کہین نظر آئی دین۔ لیکن اونکا پتا تک نہ ملا۔
اتنے مین ایک مس حسین مہ جبین اور ایک انگریز پست قد انکے پاس
سے گذرا۔ نواب آسمان جاہ نے غور جو کیا تو مس ھربرٹ کو پہچانا۔
یہ مس ھربرٹ ایک بڑے سوداگر کی بیٹی تھین اور خوبصورتی مین بھی
لاکھون مین ایک۔ نواب آسمان جاہ اور انکے باپ مین بڑی ملاقات
تھی۔ چنانچہ یہ اکثر وہان جایا کرتے تھے۔ اور مس ھربرٹ سے اکثر
سبق پیانو کا لیا کرتے تھے۔ یہ اسقدر وہان جایا کرتے تھے کہ لوگون
نے سمجھا تھا کہ ان دونون مین بیاہ ہو جائیگا۔ فی الحقیقت اور کچھ نہین
تو ایکطرح کی محبت ان دونون مین بیشک ہوگئی تھی۔ اور اگر خورشید بیگم
بیچ مین نہ آتین اور انکی تصویر بینظیر نواب آسمانجاہ کی آنکھون سے نہ گذرتی تو

+ ایک انگریزی باجا ہے۔

گمان غالب تھا کہ اون دونون مین شادی ہو جاتی۔ کسواسطے کہ مس ہربرٹ کا باپ اسکو خوب جانتا تھا اور انکو اکثر اپنی بیٹی کے ساتھ اکیلا چھوڑ دیتا تھا۔ گویا درپردہ فہمایش شادی کی تھی۔

خیر جب سے خورشیدی بیگم کی تصویر نواب آسمان جاہ نے دیکھی اور ادھر بیاہنے کا شوق چرّایا اوسوقت سے انھون نے مس ہربرٹ کے یہان کا آنا جانا ترک کر دیا۔ آج دعوت مین مس ہربرٹ نے نواب آسمان جاہ کو دیکھا اور عمداً اپنے کو ٹہلتے ٹہلتے اسقدر قریب نواب آسمان جاہ کے پہونچایا کہ اونکا گون انکے جوتے پر پڑا۔ نواب آسمان جاہ نے جو دیکھا کہ مس ہربرٹ ہین تو نہایت گھبرائے اور خیال کیا کہ اب یہانسے بھاگنا سراسر بیوقوفی ہے۔ جلدی لپکے اور مس ہربرٹ کے پاس پہونچے۔ ٹوپی اوتاری اور ہاتھ ملایا۔

مس ہربرٹ۔ آہا نواب آسمان جاہ۔ آپ کیسے ہین؟۔ اللہ مہینون بعد آپ سے ملاقات ہوئی ہے۔ کیا آپ اس شہر مین نہ تھے؟۔

نواب آسمان جاہ۔ (شرما کے) تھا تو اسی شہر مین۔ لیکن باعث

ہجوم کار فرصت ذری بھی نتھی۔

مس ہربرٹ کے ساتھہ جو انگریز تھا اوسکو نہایت بُرا معلوم ہوا کہ ایک نگ† کے ساتھہ یہ یون گفتگو کر رہی ہین - اور جب دیکھا کہ مس ہربرٹ انسے بالکل بے تکلفانہ گفتگو کر رہی ہین تو اوسکو اور بُرا معلوم ہوا۔ رنجیدہ ہوکر وہانسے چلا گیا۔

مِس ہربرٹ۔ کیا اب پیانو کا شوق جاتا رہا؟۔ کیا اب اوسکی آواز ایسی بے اثر ہو گئی؟۔ کیا اب آپ مجھکو بھول گئے؟۔

نواب آسمان جاہ۔ آپکو مین بھول سکتا ہون؟۔ گو مین اسقدر تردد ات مین تھا لیکن آپ کی تصویر ہمیشہ میری آنکھونکے سامنے گھومتی تھی۔ اور پیانو کی آواز سے زیادہ تو آپ کی خوش الحانی کی کشش تھی۔

مِس ہربرٹ۔ (ہنسکے) جھوٹ کی بھی کوئی حد ہے۔ زیادہ خوشامد اچھی نہین معلوم ہوتی ہے۔ اگر میری آواز مین اتنا اثر ہوتا تو آپ غائب بھی رہتے۔

---

† انگریزی مین ایک لفظ حقیر ہے۔

نواب آسمان جاہ - مین نے آپ سے عرض کیا کہ مجھکو آج کل فکر چند در چند ہے جس سے خواب و خور حرام ہے - نہین تو آپ جانتی ہین کہ مین کوئی روز غیر حاضر نہین رہتا تھا - شام ہوئی اور موجود -

مِس ہربرٹ - (شرما کے) تو اب کیا مین کچھہ بدل گئی یا آپ کوئی دوسرے ہو گئے یا زمانہ بدل گیا - (بات ٹالنے کو) یہ انگوٹھی آپ کی کیسی ہے دیکھون اوتارئے تو -

نواب آسمان جاہ نے کچھہ اوسکا جواب ندیا اور انگوٹھی اوتار کر دیکھنے کو دی -

نواب آسمان جاہ - وہ انگریز جو آپکے ساتھ ابھی ٹہل رہا تھا کون تھا؟

مس ہربرٹ - میرے عاشقون مین -

نواب آسمان جاہ - تو آپ کے کئی عاشق ہین؟

مس ہربرٹ - اسمین بھی کچھہ شک ہے - دیکھون ذرا آنکھین تو ملائیے

ان دونون مین یہی گفتگو ہو رہی تھی کہ کلکٹر صاحب دوڑتے ہوئے آئے -

کلکٹر صاحب۔ مس ہربرٹ کہان ہین؟

مس ہربرٹ۔ یہان۔ کیون خیر ہے؟

کلکٹر صاحب۔ آپ کے باپ کو غش آگیا ہے۔ ہمارے کمرے مین ہین

مس ہربرٹ گھبرا کے دوڑین اور نواب آسمان جاہ بھی پیچھے پیچھے چلے۔ نواب آسمان جاہ اپنے کو نفرین کرتے جاتے تھے کہ کیون انگوٹھی اوتار کر دی۔ کیا یون نہین دکھا سکتے تھے۔ خیر پھر درویش بر جان درویش وہان تک پہونچے۔ دیکھا کہ مسٹر ہربرٹ کو ہوش آیا ہے لیکن طبیعت خراب ہے چہرہ زرد ہے۔ مس ہربرٹ نے نواب آسمان جاہ سے کہا کہ مہربانی کر کے ہماری گاڑی منگوا دیجیے۔ نواب آسمان جاہ نے گاڑی منگوا دی اور مسٹر ہربرٹ کو تھام کے گاڑی مین سوار کیا۔ او سوقت کون موقع تھا کہ انگوٹھی اپنی مانگتے۔ چُپ چاپ رہ گئے۔ مسٹر اور مس ہربرٹ اپنے مکان سدھارے۔

نواب آسمان جاہ کو کچھہ انگوٹھی کی فکر۔ کچھہ پیاس کی شدت نے وہان جانے سے روکا جہان لوگ جمع تھے۔ اور کلکٹر صاحب سے گفتگو

کر رہے تھے - مس ہربرٹ کو رخصت کرکے یہ ریفریشمنٹ روم یعنی کھانے پینے کے کمرے مین پہونچے - بہت سے لوگ وہان بھی کھڑے تھے - یہ قریب میز کے پہونچے اور خانساماں کو حکم دیا کہ ایک بوتل سوڈا واٹر برف کے ساتھ دو -

نواب آسمان جاہ نے سوڈا واٹر ابھی ختم بھی نہ کیا تھا کہ وہی انگریز جو مس ہربرٹ کے ساتھ تھا اور انکو دیکھ کے مس ہربرٹ نے اوسکو چھوڑ دیا تھا نشۂ شراب مین بدست قریب انکے آیا اور نہایت ترش روئی سے پوچھا کہ مس ہربرٹ کہان ہین ؟

نواب آسمان جاہ - وہ اپنے مکان گئین -

انگریز - ابھی اتنا سویرے مکان گیا - تم جھوٹ بولتا ہے -

نواب آسمان جاہ - جھوٹے کی ایسی تیسی -

انگریز - تمسے اور مس ہربرٹ سے کب کا ملاقات ؟

نواب آسمان جاہ - بہت دنون کی -

انگریز - تمسے اور اوس سے بڑا ملاقات ہے -

نواب آسمان جاہ - پھر تمکو کیا؟

انگریز - یو بلیک نگس - ٹم ہمرا باٹ کا جواب دو -

نواب آسمان جاہ - چپ رہو یو فول -

انگریز - ٹم کالا آدمی ہمکو فول کہاہے - ہم ٹمکو ٹھیک بنائے گا -

یہ کہکے ایک گھونسہ نواب آسمان جاہ کی طرف چلایا - نواب آسمان جاہ نے خالی دیکر جھٹ سے ایک چپت جمائی - چٹاخ سے آواز آئی - اوسنے ایک ڈگ لگایا - انھون نے ہاتھ پکڑکے جو ایک جھٹکا زور سے دیا تو بچا اوندھے مُنہ زمین پر گرے - جب اوسنے دیکھا کہ زور مین انسے عہدہ برا نہوسکونگا خاموش اوٹھہ کھڑا ہوا - پتلون وکوٹ جھاڑ وہانسے چلتا پھرتا نظر آیا - نواب آسمان جاہ بھی ہنستے ہوئے آہستہ آہستہ اوسکے پیچھے چلے -

ادھر ان دونون مین لڑائی ہو رہی تھی اودھر دو ہندوستانیون مین یون گفتگو ہو رہی تھی :-

ایک ہندی - دیکھا جناب - شراب کیا بُری چیز ہوتی ہے - کیساہی

آدمی عقلمند ہو جب اوسکو پئیگا یہی نتیجہ ہوگا۔

دوسرا۔ مولانا مجھکو اسوقت بڑی حیرت ہوئی نواب آسمان جاہ بہادر پر۔ مجھکو اعتقاد کلی تھا کہ یہ ان سب باتون سے بری ہین۔ واللہ کئی مرتبہ مجھسے باتون ہی باتون مین کہا تھا کہ شراب کا ایک قطرہ تک نہ پیا ہے۔

پہلا ہندی۔ جناب یہ گربہ مسکین بنے ہوئے ہین۔ آپ شراب کو کہتے ہین۔ انسے جو نہو وہی تعجب۔ انکا کوئی مذہب بھی ہے۔ انگریزی کپڑا پہنتے ہی ہین۔ اذنلوگونکی طرح کھاتے ہی ہین۔ حدیث کو مانتے ہی نہین پھر انکو کیسے کوئی مسلمان کہیگا۔

دوسرا ہندی۔ نہین یہ بات نہین ہے۔ مین نے کئی مرتبہ دیکھا ہے پابند صوم وصلوۃ ہین۔ ظاہر جو کچھ ہو باطن مین پکے مسلمان ہین۔

پہلا ہندی۔ یہ سب آپ لوگون کے دکھلانے کو۔ اگر یہ نماز بھی پڑھین تو معلوم کیسے ہوگا کہ مسلمان ہین۔ مین آپ سے سچ کہتا ہون کہ نہ یہ مسلمان ہین نہ عیسائی۔ لامذہب ہین۔ ایک دن کا ذکر ہے کہ مجھ سے بڑی بڑی گفتگو ہوئی اسی چھری کانٹے پر۔ لیکن وہ حدیث کو کب مانتے ہین

اور جھوٹ موٹ اپنی طرف سے ایک مطلب لگا لیا۔ اب مین اوسوقت کیا کہتا۔ اونکے مکان مین تھا زیادہ کہتا تو نکلوا دیتے۔

حضرات ناظرین اب آپ سمجھ سکتے ہین کہ یہ ذات بزرگ کون ہین ۔ یہ مولوی عبد الستار صاحب ہین جنھون نے من تشبّہ بقوم فھو منھم پر بحث کی تھی۔

دوسرا ہندی۔ نہین جناب یہ آپ کا تعصب ہے ۔ مین اونسے خوب واقف ہون۔ البتہ عقل کو اپنی ہر جگہ دوڑاتے ہین۔

مولوی عبد الستار۔ میر علی حسن صاحب مجھکو بڑا افسوس ہے کہ آپ اپنی آنکھونسے دیکھتے ہین اور پھر نہین مانتے ۔ خیر وہ تو جانے دیجیے یہ شراب کے پینے مین کونسی عقل کے دوڑانے کی ضرورت تھی؟

میر علی حسن ۔ تو یہ کیسے معلوم ہوا کہ شراب پی تھی؟ کوئی اور چیز ہو۔

مولوی عبد الستار ۔ کیا خوب صاف بوتل شراب کی معلوم ہوئی اور آپ کہتے ہین کہ شراب نتھی۔

میر علی حسن ۔ قصور معاف ہو آپ کو بوتل کی شناخت بہت ہی جو آپنے

دور سے شراب کی بوتل پہچان لی۔

مولوی عبدالستار۔ جناب آخر عقل بھی کوئی چیز ہے یا نہین۔ دیکھئے اوسمین تار لگا ہوا تھا۔ وقت کھولنے کے کسقدر آواز آئی تھی پھین بھی کسقدر تھا۔

میر علی حسن۔ آخر سوڈا واٹر مین بھی تو تار ہوتا ہے اور آواز ہوتی ہے اور پھین پھناہٹ۔

مولوی عبدالستار۔ اور کیا رنگت بھی زرد ہوتی ہے۔ سوڈا واٹر بالکل پانی ہے سفید اور یہ تو بالکل شراب کا رنگ۔ انگریزونکو آخر پیتے دیکھا ہے۔ شراب کے اور اوسکے رنگ مین کچھ فرق بھی ہے؟ اور منشی ہونا تو ثابت ہوگیا کہ پیتے ہی اون دونون مین کیسی لات جوتے کی نوبت پہونچی۔

میر علی حسن۔ نواب محتشم الدولہ سے کہین نہ کہنا۔ وہ ذری سی بات مین روٹھ جاتے ہین۔ اونکو بڑا صدمہ ہوگا۔ اگر اونکے کان تک یہ خبر پہونچیگی تو رہی سہی نسبت چھوٹ جائیگی۔ نواب آسمان جاہ بہادر کو بھی بہت

صدمہ ہوگا۔

مولوی عبدالستار۔ مجھکو کیا غرض۔ لیکن اگر مجھ سے نواب محتشم الدولہ اس بیاہ کے بارے مین رائے پوچھینگے تو مین یہی کہونگا کہ ان کو بیٹی کبھی نہ دین۔ معاذ اللہ جو شخص شرابی اور لامذہب ہو اوسکو بیٹی دے اور نواب آسمان جاہ کو کچھ بھی رنج نہین ہوگا۔ آپ نے دیکھا ابھی ایک فرنگن کے ساتھ ہاتھ مین ہاتھ دئے کیسے ٹہل رہے تھے۔ یہ صرف روپیہ کے خیال سے نواب محتشم الدولہ کے یہان شادی کرتے ہین۔

میر علی حسن۔ تو یہ آپ نے نواب آسمان جاہ بہادر کو غریب سمجھا ہے۔ نواب محتشم الدولہ سے بڑھکے روپے والے ہین۔ انکے اپنے گھر کی دولت کیا کم ہے کہ ایسا خیال کرینگے۔

مولوی عبدالستار۔ تو اپنی دولت تو ہے ہی۔ دوسرے کی دولت بھی تاکی ہے۔ نواب محتشم الدولہ کی ایک ہی بیٹی۔ پھر سارا مال انکا انکو ملیگا۔ اور پھر یہ فرنگنون کے ساتھ گلچھرے اوڑایا کرینگے۔

میر علی حسن۔ آپ نواب آسمان جاہ کے بہت خلاف ہین۔ اونھون نے

نواب آسمان جاہ۔ آپ عجب واہی معلوم ہوتے ہین۔ ایک نہین ہزار بار کہدیا کہ مین نے شراب پی تک نہین اور آپ اپنی حماقت سے باز نہین آتے۔ اگر مین پیتا تو مجھکو چھپانے کی کیا ضرورت تھی۔ کیا آپ کا کچھہ ڈر ہے؟

نواب آسمان جاہ وہانسے آگے بڑھے۔ کیا دیکھتے ہین کہ مس ٹامسن اور نواب تقی خان برآمدے مین کھڑے ہین۔ یہ بھی وہین پہونچے۔ اور مس ٹامسن سے صاحب سلامت کی۔

مس ٹامسن۔ آہا آپ کہان تھے۔ مین ڈھونڈھتی ڈھونڈھتی تھک گئی مگر آپ کا پتا نملا۔

نواب تقی خان۔ (ہنسکے) مس ہربرٹ کہان ہین؟۔

نواب آسمان جاہ۔ مسٹر ہربرٹ کو غش آگیا دونون مکان چلے گئے اسوقت عجب ایک واقعہ ہوا لیکن مجکو پہلے (مس ٹامسن سے) آپ سے قصور معاف کرانا ہے۔ مین نہایت نادم ہون کہ آپ جیسی شفقہ کو مین نے آج یون رنجیدہ کیا۔ مین جب تک آپ سے معافی تقصیر کرالونگا آپ کو چھوڑونگا نہین۔ آپ نہین جانتی ہین کہ مجھکو کسقدر عشق خورشید بیگم سے

سے ہے میری بڑی آرزو تھی کہ مین کسیطرح خورشیدی بیگم سے خود
اپنے دلکا حال بیان کرتا اور اونسے ہمکلام ہوتا۔ خداوند کریم نے
میرے حال پر رحم کھایا اور ایک موقع ایسا ہاتھہ آیا کہ جو نزدیک
اپنے معشوق کے پہونچا۔ اوسوقت آپ کا آنا اور خلل انداز ہونا اسقدر
میرے دلپر گران تھا کہ مین بیان نہین کرسکتا۔ پھر آپ خیال فرمائے
کہ جب آپ نے جلے بھنے دلپر اور نمک چھڑکا اور مجھکو نکالنے لگین تو مین
آپے مین نرہا اور آپ سے بہ ترشروئی پیش آیا۔ لہٰذا جو کچھہ مین نے کہا ہو
معاف کیجئے۔ مین آپے مین تھا نہین تو آپ جیسی محسنہ سے اسطرح پیش آنا
خلاف عقل تھا۔ اگر آپ میرا قصور معاف نکرین گی تو میری زندگی تلخ ہوجائیگی
اور یہ خیال کہ آپ جیسی شفیقہ کو رنج کیا سوہان روح ہوجائیگا۔

مِس ٹامسن۔ (ہنسکے) واللہ مجھکو اسکا ذرا بھی خیال نہین ہے۔ آپ
کیون اسقدر پریشان ہین۔ مین خوب جانتی ہون کہ اوسوقت میرا آنا آپکو
بہت ناگوار ہوا ہوگا لیکن مینے جو اسقدر فہمایش کی یا جلے جانیکی آپکو صلاح
دی تو آپ ہی کی بھلائی کے واسطے اگر نواب محتشم الدولہ بہیخبر سُن پاتے

کہ اونکی صاحبزادی سے آپ یون دست بدست باغ مین کھڑے باتین
کر رہے تھے تو فرمائے کہ کسقدر وہ برہم ہوتے اور تعجب تھا کہ لگی لگائی
نسبت چھوڑ اڈالتے۔ مین دلمین بہت خوش ہوئی کہ آپ دونون مین
اسدرجہ محبت ہوگئی ہے اور بغیر اسکے لطف شادی اور خانہ آبادی
نہین ہے۔ لیکن مصلحت وقت یہی ہے کہ دو تین مہینے تک آپ ایسی ایسی
حرکتون سے جو یہان معیوب سمجھی جاتی ہین پرہیز کیجئے۔ جب گل مراد
ہاتھ آجائے تو پھر جو چاہے کیجئے۔ آپ کے ہزارہا دشمن ہین۔ بہت سے
لوگ ایسے دشمن نکلینگے جو آپ کی شادی مین خلل انداز ہونگے۔ چنانچہ جب
آپکی نسبت قرار پائی تھی کسقدر لوگون نے رخنہ اندازیان کی تھین۔
نواب محتشم الدولہ امیرزادے ہین۔ ہر ایک چاہتا ہے کہ اوسکی نسبت
خورشیدی بیگم سے قرار پائے۔ ہان ایک نصیحت مین اور آپ کو کرتی
ہون۔ آپ مس ہربرٹ کے ساتھ اسقدر برملا نہ پھرا کیجئے۔ آج مین نے
اپنے کانون سے سُنا۔ یہان کے اکثر ہندوستانی لوگ علم و ادب انگریزی سے
واقف نہین ہین۔ جب کسیکو کسی میم کے ساتھ پھرتے دیکھینگے بُرے بُرے

خیالات اونکے ذہن مین آئینگے - آپ ادھر مس ہربرٹ کے ساتھ ٹہل رہے تھے ادھر کئی ہندوستانیون مین جن سے مین واقف نہین گفتگو ہورہی تھی - کوئی کہتا تھا کہ دیکھئے نواب محتشم الدولہ کی قسمت بیٹی بھی بیاہنا چاہی تو ایسے سے - انکو ہندوستانی عورتون کی پرواکیا ہوگی - دیکھئے اس مس سے بات کررہے ہین - بعضون نے کہا کہ بات کیسی اگر اس فرنگن سے بیاہ نہو تو کچھ کہنا - یہ بالکل انگریز ہوگئے - انکے رگ وریشہ مین انگریزی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے - یہ میم سے نہ بیاہ کرینگے تو کیا ہندوستانی سے - یہ نواب محتشم الدولہ کے یہان صرف روپیہ کے خیال سے شادی کرنی چاہتے ہین کہ جسمین روپیہ زیادہ ہاتھ لگے اور گلچھرے اوڑائین -

نواب آسمان جاہ - توبہ اب اسکو کوئی کیا کرے - اگر لوگ خواہی نخواہی درپے بدنامی کے ہون تو مین کیا کرون - آپ دیکھئے کہ مین نے خود مس ہربرٹ کے یہانکا آنا جانا بالکل ترک کردیا - جب سے خورشیدی بیگم سے نسبت قرار پائی مین نے یکقلم وہان کا جانا چھوڑ دیا - آج اتفاقاً یہان ملاقات ہوگئی اور آنکھین چار ہوگئین - اوسوقت آپ ہی فرمائے کہ کون موقع تھا کہ بھاگ جاتا -

مِس ٹامسن ۔نہین یہ تو آپنے بہت ٹھیک کیا ۔اگر اوسوقت آپ اون سے ملتے نہین تو وہ آپ کو بے مروت اور بدتہذیب سمجھتین ۔ اور یہ آپ کے خلاف شان بھی ہوتا ۔ آپ نے بہت ٹھیک کیا کہ اونسے ملاقات کی ۔ لیکن اسقدر بھی نہین کہ گھنٹون اونکے ساتھہ برآمدے مین ٹہل رہے ہین ۔ اسمین لوگونکو شک ہو ہی جاتا ہے ۔آپ میری طرف کیا دیکھتے ہین ۔ مین خوب سمجھتی ہون کہ آپ سے اور مِس ہربرٹ سے کوئی رشتہ سواے دوستی کے اب نہین ہوسکتا ہے کسواسطے کہ اونکا بیاہ دوسرے مہینے ہونے والا ہے ۔

نواب آسمان جاہ ۔ دوسرے مہینے ۔ اَین! اور مجھہ سے کچھہ کہا نہین ۔ انکا بیاہ کس سے ہونے والا ہے ؟ ۔ کہین اوس انگریز سے تو نہین جو دروازے کے پاس کھڑا ہے ۔

مِس ٹامسن ۔ کون ؟

نواب تقی خان ۔ جسنے ابھی رومال سے منہ پونچھا وہ تو نہین ؟ ۔

نواب آسمان جاہ ۔ ہان وہی پست قد جسنے ابھی مُنہ پھیرا ۔

مِس ٹامسن ۔ نہین وہ نہین ۔ خدانکرے کہ کسی کا اوس سے بیاہ ہو ۔ بڑا

نشہ خوار اور بدمعاش ہے۔ یہ چاہتا تھا کہ مس ہربرٹ سے شادی ہوتا کہ خوب روپیہ پیسا اوڑائے لیکن مس ہربرٹ نے قبول نکیا۔ آپ سے اس سے کبکی ملاقات ہے۔

نواب آسمان جاہ۔ ابھی ابھی ملاقات بھی ہوئی اور جوتی لات بھی۔

مس ٹامسن اور نواب تقی خان۔ (ایک ساتھ) یہ کیا۔ آپسے لڑائی ہوئی کیا؟

نواب آسمان جاہ۔ ہان سنئیے نا۔ مس ہربرٹ اس انگریز کے ساتھ ٹہل رہی تھین۔ جسوقت مین اونکے قریب پہونچا تو وہ میری طرف مخاطب ہوئین اور یہ مجبور ہوکر اونکو چھوڑکر چلا گیا۔ اوسوقت مین نے کچھہ خیال نکیا کہ یہ ذات شریف کون ہین؟۔ خیر جب مس ہربرٹ باعث بدمزگی اپنے باپ کے گھر چلی گئین تو مجھکو پیاس کی شدت معلوم ہوئی اور مین ریفرشمنٹ روم مین گیا کہ وہان یہ حضرت سلامت پہونچے اور مجھہ سے نہایت حقارت کے ساتھ پوچھا کہ مس ہربرٹ کہان ہین؟۔ مین نے کہا وہ گھر گئین۔ اسپر آپ کہتے ہین کیا کہ تم جھوٹ بولتا ہے۔ مین نے غصہ ضبط کیا اور بات ٹال دی مگر اوسکو تو لڑائی منظور تھی پھر چھیڑا اور بعض الفاظ ناشایستہ بھی کہے اور گھونسا

مجھپر چلایا - اوسوقت مجھکو بڑا غصہ آیا - دو تین چپت مین نے جمائی - جب اسنے دیکھا کہ زور مین مجھ سے عہدہ برا نہین ہوگا تو اولٹے پانون بھاگا اور یہان آکے دم لیا - مین بھی وہانسے چلا - تھوڑی دور پر دیکھا کہ مولوی عبدالستار اور میر علی حسن کھڑے ہین - مجھکو دیکھتے ہی مولوی عبدالستار کہنے لگے کہ آپ نے شراب پی تھی اور اسلئے یہ لڑائی ہوئی - اب مین ہزار اونکو سمجھاتا ہون کہ مین نے نہ وہسکی نہ برانڈی وہسکی نہ برانڈی ...

مسٹر ٹامسن - خیر مین آپ کو ایک خوشخبری سناتی ہون - سارا رنج بھول جائیگا -

نواب آسمان جاہ - فرمائے -

مسٹر ٹامسن - نواب تقی خانصاحب آپ کہان جاتے ہین؟ آپ بھی کھڑے رہئے اصل تو آپ ہی کو خوشخبری سنانی اور مبارکباد دینی ہے

نواب تقی خان - (اوچھل کر) مین سمجھ گیا کہنے کی حاجت نہین - خدا اسکا آپکو

اجڑے آپنے میری زندگی کا سامان کیا۔ آپ کے سبب سے مین شادان و فرحان رہونگا۔ نہین تو یہ بے سر و سامانی مجھے موت دکھاتی۔

نواب آسمان جاہ۔ کیا انکی نسبت وہان قرار پا چکی۔ مین آپکا قائل ہو گیا اسقدر جلدی ایسے ایسے مہم کا سر کرنا آپ ہی کا کام ہے۔

مس ٹامسن۔ خدا مسبّب الاسباب ہی۔ وہ کوئی نہ کوئی ایسا سبب کر دیتا ہے جس سے دردمندون اور حاجتمندون کی آرزو بر آتی ہے۔ خیر مین باغ سے اوسیوقت لوٹ کے آئی اور نواب محتشم الدولہ سے ملاقات کی۔ آپ کی بہت سی تعریفین کرتے ہین اور ابتک آپسے بہت راضی ہین۔ پھر باتون ہی باتون مین مین نے اونسے مشتری بیگم کا حال پوچھا اور شادی کا ذکر چھیڑا۔ مین نے بڑی ابلہ فریبی کی اور جہانتک زبان نے یاری دی کہنے مین کوتاہی نہ کی۔ مشتری بیگم کی شادی کرنے پر آمادہ ہوئے ہین۔ بلکہ مجھکو کہا کہ نسبت کہین ڈھونڈھو۔ مین نے کہا کہ مین تو ڈھونڈھونگی لیکن آپ بھی غافل نہ رہئیے۔ اونھون نے صاف کہدیا کہ میرے نزدیک ایک شخص قابل مشتری بیگم ہے۔ مین نے نام پوچھا تو حضرت سلامت ہی تھے۔ کہنے لگے

کہ نواب تقی خان سے مین خوب واقف ہون ہر بات مین اچھے ہین لیکن وہ یہان بیاہ نکرینگے - مین نے پوچھا وجہ؟ تو کہتے ہین کیا کہ اونکا کسی پر جی آیا ہے اپنی چچازاد بہن سے جو نسبت تھی وہ چھوڑا ڈالی یہان کیون کرنے لگے مین اپنے دل مین ہنسی اور کہا کہ یہ جانتے نہین کہ کسکی وجہ سے وہان بیاہنے سے انکار کیا - خیر مین نے اونکو جواب دیا کہ اسکا آپ خیال نکرین اونکو ہم راضی کرلینگے - کیون آپ کو منظور ہے یا نہین؟ -

نواب تقی خان - (ہنسکے) کیا خوب یہ پوچھنے کی بات ہے - واللہ جان و ہاتھ پانون سے - لیکن مین آپ کا بڑا احسانمند ہون - جب تک زندہ ہون آپ کو دعا دیتا رہونگا - خدا آپ کو صد و بست سال کی حیات دے اور ہمیشہ خوش و خرم رکھے - خیر تو اب کہئے پیغام بھیجون یا خود نواب محتشم الدولہ پاس حاضر ہون؟ -

مِس ٹامسن - نہین ابھی نہین - جلدی نکیجئے - کچھہ نواب محتشم الدولہ ہی تو نہین ہین - آخر مستورات کو بھی تو راضی کرلینے دیجئے - ایسا نہین کہ عجلت مین سارا کام بگڑ جاے اور کی کرائی محنت برباد جاے -

نواب آسمان جاہ۔ تو کیا ابھی تک عورتون مین اسکا ذکر نہین ہوا ہے

مِس ٹامسن۔ تو آپ چاہتے ہین کیا۔ دو روز مین سب کام پورا ہو جاتا؟۔ نواب محتشم الدولہ کو اسپر مستعد کرانا کچھہ تھوڑا کام تھا۔

نواب تقی خان۔ نہین واللہ آپ ہی کا کام تھا۔ کسی دوسرے سے اتنا بھی نہین ہو سکتا تھا۔

نواب آسمان جاہ۔ خیر لیجئے صاحب مبارک ہو۔ مین نے کہا نہ تھا کہ مِس ٹامسن اگر بیچ مین پڑینگی تو آپ کا کام پورا ہوگا۔

نواب تقی خان۔ اسمین کیا شک ہے۔ میرا تو ہر بُن مو انکا دعاگو ہے

مِس ٹامسن۔ (نواب آسمان جاہ سے) اب ایک کام یہ کیجئے کہ مین اور آپ دونون صبحکو نواب محتشم الدولہ کے یہان چلین اور اونسے کہین کہ نواب تقی خان اس خیال سے کہ ہمیشہ آپ لوگون کا ایک ہی جگہہ ساتھہ رہنا ہوگا شادی کرنے پر دل وجانسے راضی ہوئے ہین۔ خیر نیت تشب حرام کل صبحکو بات چیت ہوگی۔ آپ ہمارے یہان پہلے آئیگا وہان سے ہملوگ نواب محتشم الدولہ کے یہان ساتھہ چلینگے۔ اسوقت مین رخصت

ہوتی ہون رات بہت آگئی۔

مس ٹامسن نے دونون سے ہاتھ ملایا اور رخصت ہوئین۔

نواب آسمان جاہ - بس یہی ایک خوشخبری آج سُنی۔ نہین تو واللہ جسوقت سے آیا ہون ایک نہ ایک صدمہ پہونچ رہا ہے۔ سب سے زیادہ یہ ہے کہ وہ انگوٹھی۔ سمجھے نا؟ تو یہ کیسی تمھاری یاد ہے۔

نواب تقی خان - جو خورشیدی بیگم نے باغ مین دی تھی؟۔

نواب آسمان جاہ - ہان وہی۔ دوسرے کے پاس رہگئی۔

نواب تقی خان - یہ کیا؟۔

نواب آسمان جاہ - مس ہربرٹ نے مجھسے کہا کہ انگوٹھی دیکھون۔ مجھکو کمبختی آئے مین نے اوتار کر دے دی۔ وہ اونگلی مین پہنکر دیکھنے لگین دیکھ ہی رہی تھین کہ یکایک خبر مسٹر ہربرٹ کے بیہوش ہونے کی پہونچی اور وہ مضطر ہوکے اپنے باپ کو لیکے چلی گئین۔ اوسوقت کون موقع تھا کہ اونسے انگوٹھی مانگتا۔ مین مُنہ تکتا رہگیا۔ اگر خورشیدی بیگم سُن پائین تو کیا

نواب تقی خان - تو ایسی چیز کو تمام لئے پھرنے اور دکھلانے کی کیا ضرورت تھی - خیر اسکا اندیشہ کیا ہے کل جا کے مانگ لینا -

نواب آسمان جاہ - اے مانگنے کو کہتے ہو - جی تو یہی چاہتا ہے کہ ابھی جا کے لے لون لیکن کیا کرون یہ موقع نہین ہے -

نواب تقی خان - نہین اسوقت نہین مسٹر ہربرٹ بیمار ہین اور آپ ایک انگوٹھی کے واسطے چھپر سر پہ اوٹھائیگا اور کیا وہ ایسی گئی گذری ہین کہ آپکی انگوٹھی ہضم کر لین گی - تمھاری بھی کیا بات ہے -

نواب آسمان جاہ نہین نہین یہ بات تو میرے خیال مین بھی نہین ہے صرف اندیشہ اس بات کا ہے کہ اگر مسٹر ہربرٹ زیادہ بیمار ہوجائین تو کہین تبدیل آب وہوا کو اور کہین نہ چلی جائین - اگر یہ انگوٹھی کسی مرد کے ہاتھ مین رہتی تو اتنے اندیشہ کی بات نہین تھی - ستم تو یہ ہے کہ ایک اس حسین فتنہ جیسی کی اونگلی مین ہے - اور تم تو جانتے ہو کہ مجھ مین اسمین آگے کیسی محبت تھی اور یہ خورشیدی بیگم بھی جانتی ہین -

نواب تقی خان - خورشیدی بیگم کے فرشتونکو بھی خبر نہوگی - تم کیا کہہ رہے ہو

نواب آسمان جاہ - اب تمسے کیا کہون - تم تو اتنا جلد باتونکو بھول جاتے ہو
جب شروع شروع خورشیدی بیگم کو مین نے مالن کے بھیس مین دیکھا تھا اور
اونھون نے ایک بے پروائی سے مجھہ سے پوچھا تھا کہ نواب آسمان جاہ بہادر
کی کوئی اور معشوقہ تو نہین ہے اوسوقت مین نے اظہار محبت کی خاطر کہدیا تھا
کہ وہ آپ سے اتنی محبت کرتے ہین کہ ایک فرنگن سے جس سے قدیمی ربط و
محبت تھی آپ کی خاطر بالکل قطع تعلق کرڈالا اور اوسکا اب مُنہ بھی نہین دیکھتے
اب یہ حال اگر معلوم ہوجاے کہ انگوٹھی اوسی مس ہر برٹ کے پاس ہے
تو فرمائے کیا کیا خیالات دلمین پیدا ہونگے -

نواب تقی خان - اتنے دن کی بات اونکو یاد رہیگی - تمھاری بھی کیا باتین
ہین - اور کسی مس کا تمنے نام لیا تھا تھوڑا ہی جو انکو انپر گمان ہوگا - دوسرے
یہ کہ انکی اونسے جان پہچان نہ ہے اور نہ ہوسکتی ہے -

نواب آسمان جاہ - بھئی وہ بڑی ہوشیار ہین - خدا جانے کیون مجھہ سے
اونھون نے اوسیوقت اوس مس کا نام دریافت کیا تھا اور اوسکو ایک
کتاب مین لکھہ لیا تھا -

نواب تقی خان - تو یہ اپنی حماقت نام بتانے کی ضرورت کیا تھی - اور کوئی دوسرا نام بتا دیا ہوتا - اور پھر ابھی اندیشہ کی کیا بات ہے - تم کل ہی جاکے انگوٹھی لے آنا - تم اونسے کہنا کہ یہ ایک بڑے دوست کی نشانی ہے - اسکو الگ نہین کر سکتا - دوسری انگوٹھی اوس سے بیش قیمت اونکی نذر کر دینا -

نواب آسمان جاہ - وہ کیا انگوٹھی کی بھوکھی ہین تھوڑے - اون کے پاس کس چیز کی کمی ہے - لیکن خیر جو ہو مجھکو وہ انگوٹھی لانا ضرور ہے چلو اب زیادہ باتین نکرو یہانسے اب بھاگو -

نواب تقی خان - اچھا تو کلکٹر صاحب سے رخصت ہو لو -

نواب آسمان جاہ بہادر و نواب تقی خان کلکٹر صاحب سے رخصت ہوئے اپنے دولتخانہ پر پہونچے اور پلنگ پر دراز ہوئے - لیکن نواب آسمان جاہ کو نیند کب آتی تھی - تمام رات بیچین رہے - آخر شب ذرا سی آنکھین لگ گئی تھین کہ مرغ سحر نے بانگ دی اور یہ ہڑبڑا کر اوٹھہ بیٹھے - مُنہ ہاتھہ دھو نماز سے فراغت کر کپڑے بدل فٹن مین سوار ہو مس ہربرٹ کے یہان پہونچے - پھر

سے دریافت کیا کہ مس ہربرٹ ہین۔ معلوم ہوا کہ وہ تو باہر ہوا کھانے گئین
ہین مگر مسٹر ہربرٹ ہین۔ نواب آسمان جاہ نے ٹکٹ بھیجا۔ مسٹر ہربرٹ
خود باہر نکل آئے اور نواب آسمان جاہ بہادر سے ہاتھہ ملایا۔

نواب آسمان جاہ ۔ کہئے مزاج شریف؟ شبکو آپ کی کیفیت دیکھکر
ہملوگ بہت ڈر گئے تھے۔

مسٹر ہربرٹ ۔ الحمدللہ مین بہت اچھا ہون۔ مجھکو اکثر یہ ہو جاتا ہے۔
رات کو گرمی بڑی تھی برداشت نہو سکی اور میری یہ حالت ہوگئی۔ مین آپ کا
بڑا احسانمند ہون کہ آپ نے مجھے گاڑی مین سوار کرایا۔ مس ہربرٹ ابھی
مس ٹامسن کے یہان گئی ہین۔ آپ تو آجکل آتے ہی نہین یا اسقدر آتے تھے
یا بالکل کنارہ۔

نواب آسمان جاہ ۔ مجھے آجکل دو ایک کام ضروری ہے۔ فرصت
ذری بھی نہین ملتی۔ نہین تو آپ جیسے دوست کے یہان نہ آؤن تو کہان۔

مسٹر ہربرٹ ۔ مس ہربرٹ کا اگلے مہینے بیاہ ہے۔ آپ کو بھی دعوت کا
رقعہ جائیگا آئیگا نہ۔ آپکو ضرور آنا ہوگا۔ آپ مین اور ہملوگون مین اتنی دوستی

ہے - اور زمانہ کیسا بدلتا ہے آدمی چاہتا ہے کچھ اور ہوتا ہے کچھ -
نواب آسمان جاہ نے سمجھا کہ اگلی باتونکا خیال انکو آگیا ہے
ورا بات ٹال دی - ادھر ادھر کی باتین کر کے وہانسے رخصت ہوئے
ور مس ٹامسن کے یہان پہونچے - معلوم ہوا کہ مس ٹامسن اور مس ہربرٹ
ہین باہر گئی ہین - انھون نے چاہا کہ اب نواب محتشم الدولہ کے یہان
جائین اور اگر جاتے تو سب کام نکل جاتا لیکن پھر خیال کیا کہ بغیر مس ٹامسن
کے جانا مصلحت نہین ہے - دوسرے آج خدا جانے کس بدبخت کا صبح
صبح مُنہ دیکھکر چلے تھے کوئی کام نہ نکلا - جہان گئے مایوس ہی پھرے
ایسا نہین کہ وہان بھی کوئی بات خلاف ہو - چپ چاپ مایوس گھر پھر آئے -

مس ہربرٹ کا خورشیدی بیگم کی ملاقات کو جانا خورشیدی بیگم کا اپنی انگشتری پہچاننا اور تباہ حال کرنا

جسوقت مس ہربرٹ کی ملاقات کو نواب آسمان جاہ مکان سے
اپنے نکلے تھے اوسیوقت مس ہربرٹ بھی مس ٹامسن کی ملاقات کو چلی تھین

اور یہی وجہ ہوئی کہ نواب آسمان جاہ سے اور مِس ہربرٹ سے ملاقات نہوسکی ۔ مِس ہربرٹ اور مِس ٹامسن مین بہت دیر تک گفتگو رہی اور نواب آسمان جاہ بہادر اور خورشیدی بیگم کا بھی ذکر رہا مِس ہربرٹ کو شوق چرایا کہ دیکھین خورشیدی بیگم کیسی ہین کہ جسکے حسن کے سامنے میرا حسن دب گیا اور نواب آسمان جاہ جیسا شخص پھر گیا ۔ باتون ہی باتون مین پوچھا کہ خورشیدی بیگم سے ملاقات ہوسکتی ہے یا نہین ؟ ۔

مِس ٹامسن ۔ کیون نہین ۔ آپ کی نواب محتشم الدولہ سے ملاقات ہے یا نہین ؟ ۔

مِس ہربرٹ ۔ ہان کئی مرتبہ ۔

مِس ٹامسن ۔ تو پھر کوئی دقت کی بات نہین ہے ۔ چلئے مین اونکے یہان ابھی جانے ہی کو تھی بلکہ نواب آسمان جاہ بہادر بھی آنے والے ہین ۔

مِس ہربرٹ ۔ نہین اونکے ساتھ اب اور کوئی دن جائیگا ۔ چلئے ابھی چلئے ۔ گاڑی بھی تیار ہے لیکن ابھی تو سویرا ہے ۔ وہ لوگ اوٹھے ہونگے یا نہین ؟ ۔

مِس ٹامسن - اسباب سے آپ خاطر جمع رکھیئے - وہ لوگ پڑھی لکھی ہوشیار ہین - نور دم اوٹھتی ہین اور مہتابی پر ہوا کھاتی ہین - آپ دیکھیئے گا تو کہیگا کہ ہان ہندوستان کی بھی لڑکیان اسقدر حسین و سلیقہ مند ہوتی ہین

مِس ہربرٹ - تو بسم اللہ چلیئے -

مِس ہربرٹ اور مِس ٹامسن وہانسے روانہ ہوئین اور نواب محتشم الدولہ کے یہان پہونچین - نواب محتشم الدولہ باغ مین روشون پر ٹہل رہے تھے - مِس ہربرٹ اور مِس ٹامسن کو دیکھ کے گاڑی کے پاس چلے آئے - دونون مِسین گاڑی سے اوترین اور نوابصاحب سے ہاتھ ملایا

نواب محتشم الدولہ - آپ کون ہین؟ -

مِس ہربرٹ - آپ مجھکو بھول گئے نوابصاحب؟ -

نوابصاحب - نہین نام بھول گیا - صورت تو اچھی طرح سے یاد ہے -

مِس ٹامسن - مِس ہربرٹ ہین -

نوابصاحب کا رنگ کچھ متغیر ہوگیا - لیکن بسبب اخلاق کے پھر ہاتھ ملایا اور کہا کہ ہان اب یاد آیا - آپ کو بہت دنونسے دیکھا نہین تھا

اسلئے نام یاد سے جاتا رہا۔

مس ٹامسن نے سبب اس تغیر کا سمجھا اور فوراً نوابصاحب سے ایکبات ایسی کہی کہ نوابصاحب مس ہربرٹ سے زیادہ مخاطب ہوئے اور چہرہ بھی مارے خوشی کے سرخ ہو گیا۔

نوابصاحب - کیا یہ سچ ہے کہ آپ کی شادی ہونے والی ہے؟۔

مس ہربرٹ - آپکو شاید مس ٹامس نے کہا - ہاں واقعی میری شادی ہونیوالی ہے - آپکو شریک ہونا ہوگا - آپکو گرجا جانے مین عذر تو نہین ہے؟۔

نوابصاحب - نہین ہرج کیا بات - اور ایسی تقریب مین نہ جائین تو کب جائین - مین بہت خوش ہوا - خدا آپ لوگون کو خوش و خرم رکھے - اس سے بڑھکے اور کوئی بات نہین ہے کہ اپنی قوم مین شادی بیاہ ہو - بعض ہندوستانی لوگ فخر سمجھتے ہین میم سے بیاہ کرنا حالانکہ اسقدر برائی اس سے ہوتی ہے کہ مین کیا کہون - فریقین اونلوگون سے کنارہ کرتے ہین اور یہ لوگ نہ ادھر کے رہتے ہین نہ اودھر کے - یہ تو کہئے کہ آج کدھر آپ آئی ہین؟۔

مس ہربرٹ - سچ سچ کہدون - مس ٹامسن سے آپ کی صاجزادی کا حال اکثر سنا کیا مجکو بڑا اشتیاق ہے اونکی ملاقات کا اگر مہربانی فرماکے مجھکو اجازت دین تو مین اونکی ملاقات کرون -

نوابصاحب - آپ نے مجھکو آگے کیون نہ اطلاع دی - اسوقت ....

مس ہربرٹ - مجھ سے تکلف کی حاجت کیا ہے -

نوابصاحب - خیر مین پوچھوا بھیجتا ہون - کوئی ہے ؟ -

خدمتگار - حاضر -

نوابصاحب - (کچھ کاغذ پر لکھ کے) اندر بھجوادو -

مس ہربرٹ - کیا آپ کی صاجزادی پڑھی ہوئی ہین ؟ -

نوابصاحب - یہ سب انکی بدولت -

مس ٹامسن - ہماری بدولت کیا - ہان مین نے تعلیم دی لیکن خدا گواہ ہے کہ اسدرجہ ذہین وعقلمند کم عورتین دیکھنے مین آئی ہین - اب خیال کیجئے مس ہربرٹ! - اردو فارسی خوب جانتی ہین - انگریزی بھی تھوڑی پڑھ لیا کرتی ہین - ڈرائینگ خوب جانتی ہین - وہ وہ نقشے اوتارتی ہین کہ

بڑے بڑے مصور رہ جائین۔ اسکے علاوہ پکانا ریندھنا سینا پرونا جو
عورتون مین ہنر چاہیے سب ماشاءاللہ ان مین ہے۔

ادھر انلوگون مین یہ بات ہو ہی رہی تھی اودھر خورشیدی بیگم
و مشتری بیگم ہاتھہ مین ہاتھہ ڈالے ٹہل رہی تھین کہ گل بہار نے نوابصاحب
کا پرزہ دیا۔

خورشیدی بیگم۔ (پڑھکے) آین اسقدر سویرے؟۔ ابھی تو امان جان
سوئی ہونگی۔

مشتری بیگم۔ کیا ہے بہن؟۔

خورشیدی بیگم نے خط پڑھا۔ نورچشمی مدعمرہا۔ مِس ہربرٹ
میرے ایک دوست کی بیٹی تمھاری ملاقات کو آئی ہین۔ اگر تمکو ہرج نہو تو تمھاری
ملاقات کو لے آؤن۔ تمھاری والدہ و خالہ اگر آسکین تو بہتر۔ نہین تو تم
دونون بہنون کا رہنا ضرور ہے۔ مِس ٹامسن بھی ساتھہ ہین جلد اطلاع دو
محتشم الدولہ۔

خورشیدی بیگم دوڑی ہوئی بڑی بیگم کو اوٹھانے گئین لیکن اونکی

بلاو ٹھتی ہے - خورشیدی بیگم نے جو کئی بار کہا تو جواب دیا کہ کہدو ہمارے
سر مین درد ہے - یہ کون وقت ملاقات کا نکالا ہے - چھوٹی بیگم تو اور الکسی
تھین وہ کب آنیوالی تھین - آخر خورشیدی بیگم نے پرزے پر لکھہ کے
باہر بھیجدیا -

حضور بندگانعالی دام ظلہ - امان جان کے سر مین درد ہے - خالہ جان
بھی نہین آسکتی ہین - ہملوگ تیار ہین - جسوقت حضور کا جی چاہے اونکو لے آئین

خورشیدی

خورشیدی بیگم نے صرف اوپر سے ایک نفیس کار چوبی کا دوپٹہ اوڑھ لیا
اور تو ماشاء اللہ کسی چیز کی حاجت نہین تھی - مسی سرمہ مہندی مین تو ہمہ دم
ڈوبی ہی رہتی تھین - میز کرسی کوچ سب کمرے مین سجا ہی ہوا تھا پھر دیر
کس بات کی تھی - مشتری بیگم جس لباس مین تھین اوسی لباس مین رہین
صرف پانون مین موزے پہن لئے

خورشیدی بیگم - بہن وہ کتاب تو اوٹھا لاؤ جو سرہانے رکھی ہوئی ہے
مشتری بیگم - تو تم خود کیون نہین جاتین؟ کیا تمھارے

پانون نہین؟-

خورشیدی بیگم- یا اللہ اتنی دور جانے مین پانون کی مہندی چھوٹ جائیگی- اگر اتنی دور جاتین تو تمھارا کیا ہرج ہوتا- ٹری آلکسی ہو- خیر مین خود لے آتی ہون-

مشتری بیگم نے جو دیکھا کہ خورشیدی بیگم غصہ مین چلین لانے کو تو جلدی سے چاہا کہ خود لپک کر لے آئین لیکن خورشیدی بیگم کی پھرتی اور شوخی کو کہان پاسکتی تھین یہ ابھی دس قدم بھی نہ گئی ہونگی کہ خورشیدی بیگم تیر کی طرح دوڑین اور مشتری بیگم کو ہٹا چشمزدن مین کوٹھے پر گئین اور وہانسے زغند بھری تو نیچے دم لیا- مشتری بیگم جہان پر تھین وہین کھڑی رہین اور خورشیدی بیگم کتاب لیکے ہنستی ہوئی اوترین تو جھینپ کر کہنے لگین واہ کیا اچھا معلوم ہوتا ہے- بندر کی طرح کودنا- اگر خدانخواستہ ہاتھہ پانون ٹوٹ جاتے تو کیسا ہوتا-

خورشیدی بیگم- اصل بات یہ کہ بیچاری کتاب تو لا نہ سکین اب نصیحت کرنے بیٹھی ہین-

مشتری بیگم۔ (کھسیانی ہوکے) بلا سے۔ آپ کی پاپوش سے ہم نہ لا سکے نہ لا سکے اسمین فخر کی کیا بات۔ کچھہ بندرون کی طرح مجھکو اوچھلنا تو آتا نہین۔

خورشیدی بیگم۔ سچ ہے بہن تمھاری چال تو بط کی سی ہے۔ بھلا مین بیچاری گنواری وہ چال کیسے سیکھون۔

مشتری بیگم۔ بس بہت اوڑو نہین۔ جب دیکھو مجھی پر وار کرتی ہین معلوم تو ہوا کہ آپ بڑی حسین ہین اور شوخی آپ کے بدن مین کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔

خورشیدی بیگم۔ بہن چنچتی کیون ہو۔ اتنی تو بات ہے کہ تمسے آگے مین کتاب لے آئی۔ اللہ اللہ خیر صلاح۔

مشتری بیگم۔ اے تو مین چنچتی کب ہون۔ مین تو یہ چاہتی ہی تھی کہ تمکو دوڑاؤن کہو کیسا دھوکا دیا۔ مین خود رک گئی تھی نہین تو لانا کون بڑی بات تھی

خورشیدی بیگم۔ جی بجا یہ فقرے کسی اور کو دیجئے۔ چہرہ خود ہی کہے دیتا ہے۔ اگر یہی بات ہے تو شرماتی کیون ہو؟

مشتری بیگم - (کتاب پکڑ کر) لاؤ تو دیکھون -

خورشیدی بیگم - کھسیانی بلی کھمبا نوچے - اب کچھ نہوا تو کتاب چھیننے لگین

مشتری بیگم - اچھا لو مین کھسیانی ہوگئی - شرما گئی - لجا گئی - پھر اب

خوش ہوئین - تو یہ کتاب دیکھنے دو - چہرہ تو دیکھو کیسا سرخ ہو گیا پسینے

پسینے ہوگئی ہو - ابھی وہ لوگ چلے آئین تو کیسا اچھا ہو -

خورشیدی بیگم - یہی نہ کہ چہرہ تمتما گیا - ہوا کرے - اس سے تو اور میرا

حُسن دوچند ہو گیا ہو گا - ایسی سرخی کسی کے گالون پر دیکھی تھی؟ تم ہی کہو تو

مشتری بیگم - واہ کیا اچھا معلوم ہوتا ہے اپنے مُنہ میان مٹھو

مین سچ کہتی ہون پنکھا جھلواؤ - کوچ پر بیٹھے رہو -

خورشیدی بیگم - عمر بھر مین بات کہی یہ ایک عقل کی - ارے گل بہار

پنکھا تو کھینچ -

مشتری بیگم - اتنی بڑی لڑکی اور باتین کرینگی کیسی کچی پکی -

ان لوگون مین یہ باتین ہو ہی رہی تھین کہ نواب صاحب مِس ہربرٹ

اور مِس ٹامسن اندر تشریف لائے - اور خورشیدی بیگم کتاب کوچ کے نیچے

چھپاکے استقبال کو چلین - مس ہربرٹ نے سمجھا تھا کہ مکان بالکل
ہندوستانی طریقہ کا ہوگا لیکن جب دیکھا کہ مکان نہایت پاکیزہ ہے
صحن مین خانہ باغ ہے - مکانون مین ہر طرح کی نایاب عمدہ عمدہ
چیزین رکھی ہوئی ہین تو انکو نہایت تعجب ہوا - یہ اسیکو دیکھتی ہوئی چلی
آتی تھین کہ خورشیدی بیگم و مشتری بیگم سامنے سے نظر آئی دین
مس ہربرٹ خورشیدی بیگم کے حسن خدا داد کو دیکھکے سکتے مین رہ گئین
اور بے اختیار زبان سے صلّ علیٰ کہہ اوٹھین - اپنے دلمین کہنے لگین
کہ بیشک یہ ایسا ہی حسن ہے جسکو دیکھہ کے آدمی دیوانہ ہو جاے - نواب آسمان جاہ
کا کیا قصور ہے جو مجھکو چھوڑکر ادھر ریجھے - بیشک وہ شخص بڑا خوش قسمت
ہے جسکی ایسی بیوی ہو - مس ہربرٹ خیال کرکے آئی تھین کہ خورشیدی بیگم
کبھی اونسے بڑھہ کے حسن مین نہونگی لاکھہ ہندوستانی ہو پھر کہانتک خوب
نواب آسمان جاہ کو آڑے ہاتھون لونگی - لیکن اس حسن زاہد فریب کو دیکھا
تو حواس خمسہ بجا نرہے -

نوابصاحب - بسم اللہ چلئے - ٹھہر کیون گئین ؟

مس ہربرٹ - (ازعب حسن سے) نوابصاحب آپکے خوش قسمت ہو نے مین کچھہ شک نہین - ہزار آفرین اوس باپ کو جسکی ایسی لڑکی ہو -

مس ہربرٹ گو نوابصاحب سے گفتگو کر رہی تھین لیکن ٹکٹکی اودھر ہی بندھی ہوئی تھی - خورشیدی بیگم فرط حیا سے عرق عرق ہوگئین - اور کیون نہو جس سے کبھی کی ملاقات نہو وہ اسطرح سے دیکھے تو کیون نہ شرم آئے - لیکن مس ٹامسن کو ساتھہ دیکھہ کے کچھہ ڈھارس ہوئی اور استقبال کو آگے چلین جب قریب آئین نوابصاحب نے انلوگون کو آپس مین ملایا اور یہ لوگ سب کمرے مین داخل ہوئے -

مس ہربرٹ کی یہ کیفیت تھی کہ خورشیدی بیگم کے ہاتھہ مین ہاتھہ ڈالے بیٹھی تھین اور کبھی انکے عنبرین جوڑے کو نظر حیرت سے تکتی تھین - کبھی ساعد بلورین پر محبت سے ہاتھہ رکھتی تھین - کبھی نرگسین آنکھون کو فرط الفت سے دیکھتی تھین - نوابصاحب مارے خوشی کے پھول رہے تھے - مس ٹامسن بھی جامے مین نہین سماتی تھین - مشتری بیگم نظر حیرت سے مس ہربرٹ کو دیکھہ رہی تھین لیکن بیچاری خورشیدی بیگم فرط حیا سے عرق عرق ہوئی جاتی تھین

اور جیون جیون مس ہربرٹ انکو دیکھتی تھین یہ لبھائی جاتی تھین۔

مس ٹامسن۔ آپ نے حسن تو دیکھا کہ خدا نے کیسا دیا ہے۔ اب انکے ذاتی علم کو غور کیجیے اور اوسکو دیکھئے۔ خورشیدی بیگم ذری ڈرائنگ بک تو اپنی منگواؤ۔ مشتری بیگم تم بھی اپنی ڈرائنگ دکھلاؤ۔

خورشیدی بیگم نے گل بہار کو شارے سے کہا کہ وہ دونون کتابین ڈرائنگ کی کوٹھے سے لے آ۔ اب خورشیدی بیگم ڈھیٹ ہوگئی تھین مس ہربرٹ سے پوچھا کہ چار آئے۔

مس ہربرٹ۔ بھلا آپ کہئے اور مین عذر کرون۔ بسم اللہ منگوائے حکم کی دیر تھی پیش خدمتین چاندی کی کشتی پر نہایت خوبصورت چار کی پیالیون مین روز پیکو چار بنا کے لے آئین اور سبھون نے نہایت خوشی سے پی۔

خورشیدی بیگم و مشتری بیگم نے ڈرائنگ بک دکھلائی تو مس ہربرٹ کو نہایت حیرت ہوئی اور بڑی دیر تک ان لوگون کی تعریفین کرتی رہین۔

مس ہربرٹ - آجتک مین نے اس حسن وسلیقہ کی عورتین ہندوستان مین نہین دیکھین - زہے نصیب اوس مان باپ جس کی ایسی لڑکی ہو اور نہایت خوش قسمتی اوس مرد کی جسکی ایسی بیوی ہو - کیون خورشیدی بیگم آپ کی نسبت نواب آسمان جاہ بہادر سے لگی ہے نا؟

خورشیدی بیگم نے فرط حیا سے سر نیچا کر لیا اور نوابصاحب کا بھی چہرہ سرخ ہوا - مس ہربرٹ گھبرائین کہ کونسی بات انسے ایسی خلاف نکلی جس سے انلوگونکی یہ کیفیت ہوئی - مس ٹامسن توسب علم و تہذیب سے واقف تھین - انگریزی مین اونکو سمجھا دیا کہ ہندوستان مین کنواری لڑکیون سے نسبت ناتے کا ذکر نہین کرتے -

مس ہربرٹ - خورشیدی بیگم آپ معاف کیجیے گا - اگر کوئی بات خلاف مزاج ہوئی ہو تو نوابصاحب آپ بھی معاف فرمائینگے -

نوابصاحب - کون بڑا قصور کیا کیا بڑی خطا کی جسکے واسطے اسقدر اصرار کر رہی ہین - ایک بات آپ نے ناداستگی مین کہی تھی کہی - چونکہ بڑون کے سامنے یہانکی لڑکیان ایسے امورات مین دخل نہین دے سکتی ہین

اسلئے اس امرمین گفتگو کرنا معیوب سمجھتے ہین - آپ کو مجھ سے پوچھنا
تھا - ہان آپ نے ٹھیک سمجھا انکی نسبت نواب آسمان جاہ بہادر سے قرار
پائی ہے - کہئے آپ تو نواب آسمان جاہ سے خوب واقف ہین - یہ نسبت آپکو
پسند ہے؟ -

مِس ہربرٹ - اظہر من الشمس اسمین پوچھنے کی کیا بات - نواب آسمان جاہ
سا دوسرا شخص کوئی ہندوستانی مین نے ابتک دیکھا نہین - اور مجھ سے تو
اونسے ایک زمانہ کی ملاقات ہے -

مِس ہربرٹ کو اگلا قصہ یاد آگیا اور چہرہ سرخ ہو گیا - خورشید بیگم
دزدیدہ نگہ سے انکو دیکھتی جاتی تھین اور سرخی اونکے گالون پر جو آئی تو انکو
یقین ہوا کہ وہ عورت جسکا ذکر ایک مرتبہ نواب آسمان جاہ نے کیا تھا یہی ہے
مِس ہربرٹ کے شرمانے سے انکو خیال ہوا کہ اس عورت کو ابھی تک اونسے
محبت ہے لیکن کیا کرتی چپ چاپ سنا کی -

مِس ہربرٹ - اب مین رخصت ہوتی ہون - بہت دیر تک آپ لوگون کا
وقت ضائع کیا - مجھکو افسوس ہے کہ بڑی بیگم صاحب سے ملاقات نکر سکی - اگر

زندگی باقی ہے اور اجازت آپ لوگونکی ہوگی تو پھر آونگی۔

نوابصاحب۔ اسمین اجازت کیا درکار ہے۔ آپ کا مکان ہے جب چاہیے آئیے۔

خورشیدی بیگم نے مس ہربرٹ سے جو ہاتھہ ملایا تو اپنی انگوٹھی اون کی اونگلی مین دیکھی۔ نہایت رنج ہوا۔ چاہتی تھین کہ مس ہربرٹ سے پوچھین کہ یہ انگوٹھی آپ کے ہاتھہ کیسے لگی لیکن نوابصاحب کے سبب سے کلیجہ پر پتھر رکھہ کے خاموش ہو رہین۔ ان کے دلمین طرح طرح کے خیالات پیدا ہوئے اور چہرہ مارے رنج وغصہ کے سرخ وزرد ہو گیا۔ قریب تھا کہ غش کھاکر گر پڑین لیکن کرسی زور سے تھام لی۔

مس ٹامسن۔ خورشیدی بیگم کیا ہے؟ سچ کہو طبیعت تو اچھی ہے؟ تمھارا رنگ ایسا زرد ہو گیا ہے کہ جی ڈر گیا۔

خورشیدی بیگم نے ہر چند چاہا کہ ہنسکے جواب دین لیکن ہنسی نا کو سونا۔

خورشیدی بیگم۔ طبیعت اچھی ہے۔ سر مین اسوقت درد ہو گیا۔

مس ہربرٹ۔ یہ میری وجہ سے۔ مین نے آپ کو بہت تکلیف دی۔

خورشیدی بیگم - (دلمین) اس مین بھی شک ہے - آپ نے مجھے
تو اسقدر رنج و تکلیف دی کہ کیا بیان کرون - (لیکن ظاہر کہا) نہین آپ
نے تکلیف کیا دی - کل سے میرے سر مین درد ہے -

آخرش وہ سب رخصت ہوئین اور نوابصاحب بھی باہر تشریف لائے -
خورشیدی بیگم نے چپ چاپ اوس کتاب کو جو کوچ کے نیچے چھپائی تھی اور
جس مین اپنے روز روز کی کیفیت یہ خود لکھتی جاتی تھین نکالی اور اوس مقام
کو جہان پہلے پہل نواب آسمان جاہ بہادر سے مالن کے بھیس مین ملاقات ہوئی
تھی نکالا - اصل مطلب اسکے دیکھنے کا یہ تھا کہ آیا یہ عورت وہی ہے جسپر
نواب آسمان جاہ فریفتہ ہوئے تھے اور جسکا ذکر ایک مرتبہ کیا تھا یا نہین -
دیکھا تو وہی نام اوسمین بھی مس ہربرٹ کا لکھا ہوا تھا - انکو سخت رنج ہوا اور دلمین
سمجھین کہ ان دونون مین ابھی تک محبت ہے جب تو میری انگوٹھی اسکو
دی - مین نے کس کس طرح سے کہا تھا سمجھا دیا تھا کہ ہرگز اوسکو جدا نکرنا - اگر
مجھ سے انکو اتنی محبت ہوتی تو اسکو یہ جدا بھی کرتے - افسوس مین کیا
سمجھی تھی اور کیا ہوا -

مشتری بیگم دروازے تک اونلوگون کو رخصت کرنے گئی تھین چاہتی تھین کہ خورشیدی بیگم کے پاس آئین لیکن گل بہار نے کہا کہ آپ لوگونکو بڑی بیگم صاحب بلاتی ہین - مشتری بیگم نے کہا کہ خورشیدی بیگم اوس کمرے مین ہین بلالو اور اونسے یہ بھی کہدینا کہ مین خالہ جان کے پاس گئی -

خورشیدی بیگم اوسی رنج وتفکر مین کتاب کھولے بیٹھی تھین کہ گل بہار آئی -

گل بہار - آپ کو بڑی بیگم صاحب بلاتی ہین -

خورشیدی بیگم - (چونک کر) کہدو میرے سر مین درد ہے - اسوقت نہین حاضر ہوسکتی -

گل بہار - بہت اچھا مین کہدونگی - ئل بیگم صاحب آپ کا چہرہ کیون ایسا زرد ہوگیا ہے ؟ - وہ تازگی آج نہین پاتی ہون -

خورشیدی بیگم - آخر سر کے درد کو تمنے تھوڑا سمجھا - خیر جاؤ تم کہدو کہ مین نہین آسکتی -

خورشیدی بیگم نے آئینہ مین اپنا مُنہ دیکھا تو اسقدر چہرہ متغیر پایا کہ اپنے کو پہچان نسکین - دلمین کہنے لگین کہ افسوس ہے میرا تو ایک گھنٹہ

مین یہ حال ہو جاے اور اونکو میری پروا نہین - یا خدا اگر اونکو میری محبت نہین
ہے تو میرے دلسے بھی اونکی محبت دور کر -

خورشیدی بیگم سنے دیکھا کہ دل سے اختیار ہوا جاتا ہے
کہین ایسا نہو کہ لوگ دیکھ لین اور راز ظاہر ہو جاے - کتاب لیکر بالاخانہ
پر گئین اور دروازونکو بند کر پلنگ پر لیٹ رہین - اس خیال جانکاہ نے
شکر لب سیم غبغب خورشیدی بیگم کو آٹھ آٹھ آنسو رولایا دل بیقرار
آنکھین خونبار کوئی کروٹ چین نہین مثل ماہی بے آب کے تڑپتی تھین -
اور نہایت عاجزی سے دعا مانگتی تھین کہ یا پروردگار یا مجھے موت دے یا اوسکے
دلکو میری طرف پھیر - کبھی خیال کیا کہ ہیرے کی کنی کھا لیجے بس قصہ تمام
ہو - پھر سوچین کہ نہین اسمین نہایت خرابی ہے - بڑا گناہ ہے - نہ دین
کی رہونگی نہ دنیا کی -

یہ تو ادھر آہ و زاری مین تھین ادھر گل بہار جو بڑی بیگم کے
پاس گئی تو ایک کی دس دس جا لگائین - بڑی بیگم و چھوٹی بیگم و مشتری بیگم
مغلانیان پیش خدمتین سب جوق جوق دوڑین اور بالاخانہ پر پہونچین -

بڑی بیگم۔ ہاے یہ دروازہ کیون بند ہے؟ (دھکا دیکے) خورشیدی
خورشیدی اے بیٹا دروازہ کھولو۔

خورشیدی بیگم نے جو بڑی بیگم کی آواز سُنی تو نہایت گھبرائین
کہ یہ اسوقت کیون آئین۔ خیال کیا کہ اگر فوراً دروازہ کھولدیتی ہون
تو چہرہ سے پہچان جائینگی کہ رو رہی تھی پہلے مُنہ دھوڈالو تو پیچھے
دروازہ کھولو۔ انکے مُنہ دھونے مین جو دیر ہوئی اور جواب بھی جو
کچھ نملا تو بڑی بیگم بہت گھبرائین۔

بڑی بیگم۔ ہاے اللہ یہ کیا ہوا آواز تک نہ دی۔ دروازے بھی
بند ہین۔ اب مین کیا کرون؟۔

چھوٹی بیگم۔ شاید نیند آگئی ہوگی۔

بڑی بیگم۔ ہاے تو زور سے دھکا بھی تو دیا تھا تمام کمرہ آواز
سے گونج گیا ہوگا۔ خورشیدی بیٹا کھولو دروازہ!۔

صدائے برنخاست۔

بڑی بیگم۔ (روکر) لوگو بتاؤ یہ کیا ہوا۔ ہاے مین لُٹ گئی۔ ہاے

کیا سبب کہ جواب تک نہین دیا۔ ارے کوئی باہر جاکے خبر کر جلدی

مشتری بیگم۔ خالہ جان اسقدر گھبرائے نہین۔ بہن کھولو دروازہ

خالہ جان بڑی دیر سے کھڑی ہین۔

خورشیدی بیگم۔ توبہ کھولتی ہون اسقدر دق کیون کرتی ہو۔

بڑی بیگم۔ شکر شکر جواب دیا۔ بی مغلانی پانچ روپیہ ابھی ابھی

جاکے اون سیدانیون کو دے آؤ۔ آہ اب میرے دم مین دم آیا۔

اتنے مین خورشیدی بیگم نے دروازہ کھولا اور بڑی بیگم نے

لپک کر خورشیدی بیگم کو گلے سے چمٹا لیا اور رونے لگین۔

خورشیدی بیگم۔ ہاین ہاین اماجان خیر ہے یہ کیون آپ رو رہی ہین؟

بڑی بیگم۔ (آنسو پونچھ کے) میرے ہاتھ کے طوطے اوڑ گئے تھے

شکر اللہ کا تمکو دیکھا۔ مجھکو طرح طرح کے خیالات ہوتے تھے۔ یہ

دروازہ کیون نہین کھولتی تھین؟

خورشیدی بیگم۔ اماجان نیند آگئی تھی کچھہ سنا نہین جب بہن

مشتری بیگم نے پکارا تو نیند ٹوٹی۔ خالہ جان بندگی ہے واہ یہ شکر کا

لشکر کیون کھڑا ہوا ہے؟-

چھوٹی بیگم- اور پوچھتی ہو لشکر کا لشکر کیون کھڑا ہوا ہے ہملوگ اپنے حواس مین ہین؟- جسوقت گل بہار نے تمھاری بدمزگی کا حال کہا ویسے ہی ننگے پانؤن دوڑے-

خورشیدی بیگم- بدمزگی کیسی صرف سر مین درد ہو گیا تھا- یہ کہئے یہ انکی کارستانی ہے (گل بہار سے) خیر خواہی جتانے گئی تھین بیچاری-

بڑی بیگم- توبہ غصہ نہ کرو درد سر کا بڑھ جائیگا-

مشتری بیگم لیکن بہن تمھارا چہرہ بہت اوتر گیا ہے- جسوقت مس ہر برٹ سے رخصت ہوئین اوسیوقت سے تمھارا چہرہ اوتر گیا ہے-

خورشیدی بیگم نے جو مشتری بیگم کو دیکھا تو آنکھون مین آنسو ڈبڈبا آے لیکن ضبط کرکے چپ سرنیچا کر لیا تا کوئی دیکھ نہ لے-

مغلانیان- جھاڑو مارین ایسی میم کو جسکے پانؤن ایسے منحوس تھے- بڑی سبز قدم تھی- آتے ہی برا پر ایک قصہ پھیلا دیا-

بڑی بیگم- صندل لائی ہون- تھوڑا لگالو درد اچھا ہو جائیگا-

خورشیدی بیگم - نہین اماجان صندل وندل سے کیا ہوگا مجھے نیند چلی آرہی ہے - ذرا سولون تو طبیعت اچھی ہو جائیگی -

چھوٹی بیگم - اچھا تو صندل لگاکے سو رہو - اسمین تمھارا کیا ہرج ہوتا ہے - لاؤ تو سر -

یہ کہہ چھوٹی بیگم نے اپنے ہاتھہ سے پیشانی پر لگا دیا -

خورشیدی بیگم - خالہ جان آپلوگونکو میری زندگی پیاری ہے -

چھوٹی بیگم - نہین کچھہ نہین - ہملوگ ہین کون بالکل غیر - بھلا ہملوگون کو محبت کہانسے آئی - لڑکی اپنا سب کا جی سمجھتی ہے - تمکو محبت البتہ ہملوگون سے نہین ہے -

خورشیدی بیگم - مجکو تو اتنی محبت آپ لوگون سے ہے کہ اگر میری حیات، آپ لوگون کی حیات مین زیادہ کیجائے تو مجھے نہایت خوشی ہو -

بڑی بیگم و چھوٹی بیگم - خدا نکرے یہ کیا تم فال منہ سے نکال رہی ہو - اللہ جانتا ہے ہملوگ بیزار ہو جائینگے -

بڑی بیگم - اب درد کیسا ہے - کچھہ کم ہوا یا نہین؟

خورشیدی بیگم - ویسا ہی ہے - جب تک نیند نہ آئیگی درد نہ جاے گا -

چھوٹی بیگم - اچھا تو اب سو رہو -

خورشیدی بیگم - سوؤن کیسے؟ آپ لوگ نیچے جائے تو سو رہون -

بڑی بیگم - اچھا ہملوگ جاتے ہین - بی مغلانی تملوگ دو چار آدمی یہین بیٹھو

خورشیدی بیگم - اماجان تب مجھکو نیند نہین آئیگی - اگر اسقدر لوگ رہینگے تو مین سو چکی -

بڑی بیگم - تو یہ تو مجھ سے ہوگا نہین کہ تمکو اکیلی چھوڑکے چلی جاؤن -

خورشیدی بیگم - اماجان اکیلی کیا - خدا جانے کتنی دور ہین کہان ہین جو آپ گھبراتی ہین - اور اگر ایسا ہی بھوت پریت کا خیال ہے کہ مجھکو نگل جائیگا تو بہن مشتری بیگم کو چھوڑ جاے -

بڑی بیگم - اللہ جانتا ہے اگر تمنے ایسی باتین پھر کین تو مین اپنا سر توڑ ڈالونگی -

خورشیدی بیگم - اچھا نکہونگی - اب آپ لوگ جاے - صرف بہن مشتری بیگم یہان رہین -

بڑی بیگم - تم بڑی ضدی ہو - اپنی ہی بات رہے - اللہ جانتا ہے اگر دروازہ بند کیا تو فساد کر ڈالونگی -

مشتری بیگم - نہین خالہ جان آپ اطمینان رکھئے - مین اسکو بندکرنے دونگی تھوڑا ہی -

بڑی بیگم وچھوٹی بیگم ومغلانیان اصیلین سب نیچے چلی آئین - صرف مشتری بیگم اندر کمرے کے رہین - جب یہ لوگ اکیلی رہ گئین تو مشتری بیگم نے پوچھنا شروع کیا -

مشتری بیگم - بہن سچ کہو کیسی طبیعت ہے ؟ -

خورشیدی بیگم رونے لگین -

مشتری بیگم - اے ولو تم روتی کیون ہو؟ کہو تو کیا ہے -

خورشیدی بیگم - (خاموش)

مشتری بیگم - کہو بہن تمھارے صدقے گئی -

خورشیدی بیگم - (ٹھنڈی سانس لیکے) الٰہی

مشتری بیگم - ہاے اللہ مجھ سے کیون چھپاتی ہو - کہو نواب آسمان جاہ

کیسے ہین؟-

خورشیدی بیگم- نام نہ لو بہن

مشتری بیگم- یہ کیا نواب آسمان جاہ کا نام نہ لون کہو خیریت تو ہے

ہین تو اچھی طرح سے-

خورشیدی بیگم- ہان بہت خوش ہین- مُنہ مانگی مراد پائی-

مشتری بیگم- اللہ جانتا ہے میری کچھہ سمجھہ مین نہین آتا- اونکی مُنہ مانگی

مراد تو تمھین ہو-

خورشیدی بیگم- مین بیچاری کس حساب مین ہون- بہن بڑا جُل دیا- مجھکو

یہ امید نتھی

مشتری بیگم- کسنے جُل دیا؟ نواب آسمان جاہ نے؟ توبہ کرو بہن- تمکو

وہ اپنی جان سے بڑھکر عزیز سمجھتے ہین- بھلا تمکو جُل دینگے-

خورشیدی بیگم- دیکھہ لیا مُنہ دیکھی محبت تھی-

مشتری بیگم- للہ کچھہ کہو بھی تو- تم تو مجھکو مارے ڈالتی ہو-

خورشیدی بیگم- نواب آسمان جاہ سے یہ امید نہ تھی (ٹھنڈی سانس

لیکے) خیر میرا بھی خدا ہے - لیکن کچھ ہی ہو میری سی محبت کسی دوسرے میں نہ پائینگے -

مشتری بیگم - کیا خدا نہ کرے کسی دوسرے سے نکاح کیا ہے؟ -

خورشیدی بیگم - کیا نہیں ہے تو اب ہونے میں کیا دیر ہے -

مشتری بیگم - کس سے؟ ذری نام تو اوس نگوڑی کا سنون -

خورشیدی بیگم - وہی جو آج تشریف لائی تھین - جن سے ہنس ہنس کے بولے تھے - جنکی اتنی خاطر مدارات ہوئی تھی -

مشتری بیگم (تعجب سے) مس ہربرٹ؟

خورشیدی بیگم - (سانس زور سے لیکے) ہان

مشتری بیگم - توبہ کرو بہن توبہ کرو - تمھاری بھی کیا سمجھ ہے - اللہ جانتا ہے مین پہلے ڈر گئی تھی کہ شاید بات سچ ہو لیکن جب تم نے نام لیا تو تسکین ہوئی - بھلا اوسمین کیا بات ہے جو تمکو چھوڑ کے اودھر ریجھینگے -

خورشیدی بیگم - تم نہ مانو - یہان تو یقین سے بھی درجہ بڑھگیا ہے - اور کیونکر نہو جو چیز کہ آنکھوں سے دیکھی ہے کیونکر نہ مانون -

مشتری بیگم۔ تو کیا دیکھا ہے آخر کچھ کہوگی بھی یا پونہی آپ سے آپ۔

خورشید ی بیگم۔ بہن باغ مین مین نے ایک انگوٹھی اپنی نشانی اونکو دی تھی اور کہدیا تھا کہ یہی محبت کی پہچان ہے۔ اگر مجھکو چاہتے ہوگے تو اسکو الگ نکروگے اپنی جان سے عزیز رکھوگے۔ مگر دیکھو کہ اتنا جلد وہ سب باتین بھول گئے۔ اے بھول کیا گئے ہونگے سب یاد ہونگی لیکن مجھ سے محبت جب ہو وہ تو سب مُنہ دیکھے کی محبت اور پیار تھا اور دردِ دل کا اظہار تھا۔ میری انگوٹھی مس ہربرٹ کو دیدی چنانچہ مین نے اونکی اونگلی مین دیکھی تھی۔ بہن مجکو اسکا بڑا رنج ہے۔ مجھکو زیادہ خوشی ہوتی اگر وہ کہدیتے کہ مس ہربرٹ اور اون مین محبت ہے۔ مجھ سے چھپانا کیا ضرور تھا۔ دورنگی مجھکو نہین بھاتی ہے۔

مشتری بیگم۔ بہن انگوٹھی چاہے دیدین لیکن امام حسین ؑ کی قسم اونکی آنکھون سے محبت ٹپکتی ہے۔ یہ مین مان نہین سکتی کہ نواب آسمان جاہ تمکو چاہتے نہین۔ آخر دیکھو باغ مین کیسی جرأت کرکے آئے تھے۔ کوئی سبب ایسا ہوگا کہ یہ انگوٹھی اون کے ہاتھ سے جاتی رہی۔

خورشیدی بیگم - بہن تمھاری بھی کیا بات ہے - کیا بچے تھے کہ انگوٹھی
ہاتھ سے جاتی رہی - جب تک اوتار کے نہ دی ہوگی کیا معنی کہ مس ہربرٹ
کے ہاتھ مین آئی اور باغ کے آنے کا نہ کہو - ہوسکتا ہے کہ ہمارے ظاہری
حسن پر فریفتہ ہوے ہون - تھوڑے دن کے بعد یہ بات بھی جاتی رہیگی -
آدمی کو چاہئے کہ ایک کا ہو رہے - ع دو دل بودن بجز بے حاصلی نیست
شتری بیگم - بہن تمھارے یہ سب خیالات بیکار ہین - آخر کیا بات
مس ہربرٹ مین ہے جو تمکو چھوڑکے ادھر ریجھینگے - جو تمھارے تلوؤن
مین صورت ہے وہ ان کے منہ مین بھی نہین ہے - اور اگر اونکو ایسا
کرنا تھا تو پیغام کیون بھیجا تھا -
خورشیدی بیگم - اسکی نہ کہو - مس ہربرٹ سے تو بات پکی ہو ہی چکی
تھی - قدیمی محبت تھی - مجھکو بھی اٹکل پچو چن لیا - آخر مین تو باہر نکلتی نہین گاڑی
مین اونکے ساتھ پھرا کون - انگریزونکی ملاقات کو جاتا کون - یہی سب سوچکے ایسا کیا - لیکن
مین ایسونکو سات سلام کرتی ہون - مین بھی بڑے باپ کی بیٹی ہون - مجھکو
اپنی عزت کا بڑا خیال ہے - خدا اونکو وہ مبارک کرے - مین بخوشی اون کو

اجازت دیتی ہون کہ اوس سے بیاہ کرین۔ لیکن ادھر کی نسبت چھوڑ ڈالین وہ میرے ساتھ کچھ کرین لیکن مین بہی دعا مانگون گی کہ اللہ اونکو خوش و خرم رکھے۔

مشتری بیگم۔ توبہ بہن یہ فال بد مُنہ سے نہ نکالو۔ اللہ جانتا ہے تمسے ضرور بیاہ ہوگا۔

خورشیدی بیگم۔ بہن کسی کے خواہ مخواہ گلے پڑنا مجھکو اچھا نہین معلوم ہوتا اونکو مس ہربرٹ مبارک ہو اور خدا کرے کہ وہ لوگ عیش و عشرت سے زندگی بسر کرین۔ مین تو ٹھان چکی ہون کہ اونکو خط آج بھیجدونگی اور دست بستہ التماس کرونگی کہ نسبت یہانکی چھوڑ ڈالین۔

مشتری بیگم۔ تمکو میری جان کی قسم جو ایسا خط لکھو۔

خورشیدی بیگم۔ تمھاری جان کی قسم بھیجونگی۔ اسمین ضد نکرو۔

مشتری بیگم۔ دیکھو کہے دیتی ہون ایسے چال کے بہت پچتاؤگی جب پٹ پٹ آنسوؤن کا تار بندھیگا تو سلام کرونگی۔ منع کرتی ہون نہین مانتی ہو۔

خورشیدی بیگم۔ (روکر) جلے کو اور جلاؤ

مشتری بیگم۔ (گلے لگاکر) جلین تمھارے دشمن مدعی جو تمکو دیکھ نسکین
بہن تمھارے واسطے کہتی ہون۔ مان جاؤ اچھی بہن ایک کہنا میرا سن لو
خورشیدی بیگم۔ جان جاے پر آن نجاے۔ بہن جو شخص کہ ہرجائی ہو
اوسکا بھروسا کیا۔ خدا نکرے بعد بیاہ کے اور کچھ رنگ لائین تو میری
مٹی خراب ہو۔ للہ ہاتھ جوڑتی ہون اسمین ضد نکرو۔ میری قسمت مین
جو ہے سو ہوگا۔ مین اس دنیا مین رنج جھیلنے کے واسطے پیدا ہوئی تھی
مجھہ سے آرام و چین دور رہے۔ جب تک یہ بیحیا زندگی ہے کسیطرح بسر کرونگی
مشتری بیگم۔ تم اسوقت آپے مین نہین ہو۔ کسی دوسرے وقت سمجھاؤنگی
یہ ہو سکتا ہے کہ تم نواب آسمان جاہ سے بیاہ نکرو؟ خالو جان خالہ جان اماں جان
سب آمادہ ہین۔ زبردستی تمھارا بیاہ کیا جائیگا۔
خورشیدی بیگم۔ اسمین بھی کسیکا اجارہ ہے۔ مین بن بیاہی
رہونگی۔ آخر بہت سی عورتین اس دنیا مین ہونگی جنھون نے بیاہ نہین کیا
مشتری بیگم۔ تمھاری بھی باتین انوکھی ہین۔ وہ تو تمپر جان دیتے ہین
تمھارے تصور مین مرتے ہین اور تم ایسی گفتگو اونکے حق مین کرتی ہو۔

خورشیدی بیگم۔ یہ سب ڈھکوسلا ہے۔ ٥

ہین یہ سارے جیتے جی کے واسطے ٭ کون مرتا ہے کسی کے واسطے ٭

یہ سنا کرو۔ مگر مجھکو اپنے حال زار پر افسوس آتا ہے ٥

کیون دیے ہین تونے قسام ازل ٭ رنج لاکھون ایک جی کے واسطے ٭

مجھ سے یہ صدمہ نہ اوٹھایا جاے گا۔ ایک دن اسی مین میری جان جائیگی

مشتری بیگم۔ (جھنجھلا کر) تو یہ سب تمھارے اختیار مین ہے

اگر چاہتی ہو کہ ہنسی خوشی زندگی بسر کرو تو چپ چاپ بیٹھی رہو خط وط نہ بھیجو

بعد شادی کے شکایت کر لینا۔

خورشیدی بیگم۔ بہن جان جان پر آن بنجاے۔ بندی ایسون سے بیاہ نکریگی

مین اوسی سے بیاہ کرونگی جو مجھکو چاہے جو میری محبت کا دم بھرے نہ کہ اون

لوگون سے جو ہرجائی ہون اور جھوٹے جھوٹے فقرون سے اسکر مین گرفتار

کرلین۔

مشتری بیگم۔ ایکخیالی بات پر اسقدر تباہ حال کرنا عقل کے خلاف ہے

ہان اگر ناز ہے تو بجا ہے۔ ع ناز بران کن کہ خریدار تست ٭

خورشیدی بیگم - تم تو اسوقت سر پر بیٹھے بجلی گراتی ہو - اللہ جانتا ہے

جیسا کچھ میرے دلپر گذر رہا ہے ذرا پیشانی پر ہاتھ رکھکر دیکھو -

مشتری بیگم - اُفّوہ - کسقدر گرم ہے - بخار چڑھ آیا ہے - بہن اسقدر

تباہ حال نکرو - ہمارا دل گواہی دیتا ہے کہ تمھارا خیال غلط ہے -

خورشیدی بیگم - خدا ہمی کرے ایسا ہو -

مس ٹامسن کی زبانی انگوٹھی کی حقیقت اور مشتری بیگم کے تقرر نسبت کی کیفیت معلوم ہونا

ان سبھوں مین یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ مس ٹامسن تشریف لائین

خورشیدی بیگم سے پوچھا کہ اب طبیعت کیسی ہے؟

مشتری بیگم - درد کے باعث کچھ ہنڈا پھیکا معلوم ہوتا ہے - کہئے

مس ہربرٹ کو پہونچا آئین؟

مس ٹامسن - ہان وہ اپنے گھر گئین - مین انکے دیکھنے کو ادھر چلی

آئی - ہملوگ یہانسے نواب آسمان جاہ بہادر کے یہان گئے تھے - آج

عجیب لطف ہوا اور سچ پوچھو تو مجھکو بڑی حیرت ہوئی -

مشتری بیگم ۔ کیا؟

مِس ٹامسن ۔ کل شب کو کلکٹر صاحب کے یہان دعوت عام تھی ۔ ہملوگ بھی تھے ۔ وہان مِس ہربرٹ اور نواب آسمان جاہ بہادر سے بعد مدت ملاقات ہوئی ۔ آپس مین باتین کر رہے تھے اثنائے گفتگو مین مِس ہربرٹ نے کہا کہ آجتک مین نے بڑا زمرد بے جرم نہین دیکھا ہے ۔ نواب آسمان جاہ کے پاس ایک انگوٹھی نہایت عمدہ زمرد کی تھی اوتار کر دی کہ اسکو دیکھیے کتنا خوشنما خوشرنگ و بے جرم ہے ۔ یہ انگوٹھی دیکھ ہی رہی تھین کہ یکایک انکے باپ کو غش آگیا مرگی کا عارضہ تھا اور یہ مضطر وہان سے اپنے باپ کو لیکر مکان چلی گئین ۔

خورشیدی بیگم نے جو اسقدر سُنا تو باچھین کھل گئین ۔ چہرہ مارے خوشی کے گل انار ہو گیا ۔ مشتری بیگم نے مسکرا کر اشارے سے کہا کہ کیون مین نہ کہتی تھی کہ تمھارا خیال غلط ہے ۔

مِس ٹامسن ۔ اب نواب آسمان جاہ بہادر کو دیکھو کہ انگوٹھی کے جانیکا انکو بڑا رنج ہوا ۔ شب بھر نیند نہ آئی ۔ صبح کو تڑکے اوٹھکر مِس ہربرٹ کے

یہان انگوٹھی مانگنے گئے تھے لیکن مس ہربرٹ اور ہم یہان تک لوگون کے پاس تھے - یہ ولمنسے مایوس مکان پر آکر بیٹھے ہوے تھے کہ ہملوگ پہونچے - مس ہربرٹ نے بہت بہت تعریفین تمھاری (خورشیدی بیگم سے) اونسے کین اور اونکی خوش قسمتی پر اونکو مبارکباد دی - مین نے سمجھا تھا کہ نواب آسمان جاہ بہادر اس بات کو سنکر بہت خوش ہونگے اور اداے شکر کرینگے لیکن ہمکو نہایت حیرت ہوئی چھوٹتے ہی کہا کہ کیا نواب محتشم الدولہ بہادر کے یہانسے آتی ہین -

مس ہربرٹ - ہان ہمارا اصل مطلب تھا خورشیدی بیگم کو دیکھنا جتنا سنتے تھے اوس سے دس ہزار بڑھ کے پایا -

نواب آسمان جاہ نے جو یہ سنا تو خاموش ہو گئے - تھوڑی دیر تک سر بگریبان رہے مجھکو اور مس ہربرٹ دونون کو نہایت حیرت ہوئی کہ یہ چپ کیون ہو گئے -

مس ہربرٹ - کیا میرا وہان جانا آپ کو ناگوار ہوا؟ -

نواب آسمان جاہ - (ہنسکر) کیا خوب ناگوار کی خوب کہی - اول تو میرا

ابھی اختیار کیا ہے ہان بعد شادی کے دیکھ لیجئے گا - اگر آپ لوگون نے آمد و رفت نہین رہیگی تو کس سے - آپ لوگون کے توسلائے سے حیوان انسان ہو جاے -

دو چار باتین ادھر اودھر کی کہکے نواب آسمان جاہ بہادر نے اپنی انگوٹھی مانگی اور اسقدر اصرار کیا کہ مس ہربرٹ کو تو خیر مجھکو خود بُرا معلوم ہوا اور سچ پوچھو تو نہایت حیرت ہوئی کہ ایک انگوٹھی کے واسطے اسقدر اصرار کیا حالانکہ کئی دفعہ اونکی سالگرہ مین اس سے بیش قیمت انگوٹھیان اونکو دی تھی - دوسرے یہ کہ وہ خود ایک امیر کی لڑکی ہے کچھ انکی انگوٹھی چٹ تو کر لیتی نہین پھر اسقدر تشویش اور جلدی کیا تھی - مس ہربرٹ ایک ہی خوش طبع اور شوخ ہین جیون جیون نواب آسمان جاہ کا اصرار زیادہ بڑھتا جاتا تھا یہ اور بھی اغماض کرتی جاتی تھین - جب انکو بہت مضطر پایا تو مس ہربرٹ نے ہنسکر اونگلی سے اوتار کر انگوٹھی دیدی -

مس ہربرٹ - (ہنسکے) بس دیکھ لیا - ایک انگوٹھی بھی جی سے نہین نکلی -

نواب آسمان جاہ - (شرما کے) ایک نہین دس ایسی حاضر ہین - لیکن

چونکہ یہ ایک بڑے دوست کی نشانی ہے اسواسطے اسکو الگ نہین کرسکتا مجھکو نہایت افسوس ہے کہ آپ مجھکو ایسا کمظرف سمجھتی ہین۔ یہ کہکر نواب آسمان جاہ اوٹھے اور اپنے کمرے مین جاکر ایک چھوٹا سا مخملی صندوقچہ اوٹھا لائے اور اوسکو مس ہربرٹ کے سامنے رکھدیا۔

مِس ہربرٹ۔ یہ کیا ہے؟

نواب آسمان جاہ۔ اسمین آپ کا برائیڈل پریزنٹ ہے۔

مشتری بیگم۔ برائیڈل پریزنٹ کیا؟

مِس ٹامسن۔ یعنی دولھن کا تحفہ یا نذر۔ ہملوگون کے یہان کا قاعدہ ہے کہ وقت شادی عروس کو اوسکے یا اوسکے شوہر کے احباب و اقران تھوڑا بہت تحفہ دیتے ہین۔

مشتری بیگم۔ (خورشیدی بیگم کی طرف دیکھکر اور مسکراکر) تو کیا اونکی شادی ہونیوالی ہے۔

مِس ٹامسن۔ ہان اگلے مہینے مجسٹریٹ صاحب کے بیٹے سے۔

٭ تحفۂ عروس

خیر مس ہربرٹ نے جو اوس صندوقچہ کو کھولکر دیکھا تو ایک گلے کا کنٹھہ جس مین بڑے بڑے ہیرے اور زمرد جڑے ہوئے تھے پایا۔ میرے نزدیک قیمت اوسکی کبھی پچاس ساٹھہ ہزار روپے سے کم نہوگی۔

مس ہربرٹ۔ (شرماکر) اسقدر بیش قیمت چیز دینے کی کیا ضرورت ہے

نواب آسمان جاہ۔ آپ مجھکو بہت ذلیل کیجئے گا اور میرے دل پر بڑا صدمہ پہونچائیگا۔ اگر اسکو قبول نکیجئے گا بخدا مجکو بڑا رنج ہوگا۔

مس ہربرٹ۔ خیر جب اوسکا وقت آئیگا سمجھا جائیگا۔

غرضکہ دس پانچ باتین ادھر اودھر کی ہوکر ہملوگ رخصت ہوئے۔ چونکہ بڑی بیگم صاحب اور خاص کرکے چھوٹی بیگم صاحبہ سے کام تھا اسلئے ہم ادھر چلے آئے اور وہ اپنے مکان کو چلی گئین۔

خیر اب ہم رخصت ہوتے ہین۔ خورشیدی بیگم اپنے بہنوئی کی تصویر دیکھو گی؟۔

خورشیدی بیگم۔ بہنوئی کی تصویر کیسی؟۔ کون بہنوئی؟۔

مس ٹامسن۔ (ہنسکے) مشتری بیگم کے شوہر تمہارے کون ہوئے؟

خورشیدی بیگم۔ اوستانی جی یہ کیا پہیلیان بجھواتی ہین۔ تید پورا
حال تو کہد یجئے۔ دیکھین تصویر۔

مِس ٹامسن۔ پہلے قصہ سُن لو تو تصویر دیکھنا۔ مین تھوڑے دنون
سے اسی فکر مین تھی کہ مشتری بیگم کا بھی بیاہ کسی لائق و معزز شخص
سے ہو مگر کوئی ایسا نظر مین جچتا نہ تھا لیکن پھر خدا جوڑا ملا ہی دیتا ہے
ایک شخص کہ وہ بھی میرے شاگردون مین سے ہین اور ہر امر مین لائق و
فائق اونکو مین نے تجویز کیا۔ چنانچہ اونکی تصویر بھی مین نے تمکو (مشتری بیگم
سے) باغ مین دکھلائی تھی۔ (مشتری بیگم نے شرما کر سر نیچا
کر لیا) یہان آ کے پہلے نواب صاحب کو خوب
سمجھایا اور اسباب پر آمادہ کیا۔ نواب صاحب تو اوسیوقت راضی ہو گئے
اور یہ نسبت بھی بہت پسند کی اور گھر مین آ کر اسکا ذکر کیا۔ چھوٹی بیگم صاحب
پہلے بہت برہم ہوئی تھین اور بہت کچھ واہی تباہی بکین لیکن جب نواب صاحب
نے رنج ہو کر کہا کہ افسوس تم مانتی نہین ہو۔ میری اگر اپنی بیٹی ہوتی تو تم
اسطرح کی باتین نکرتین۔ مین نے تو خورشیدی و مشتری مین کچھ فرق

گیا ہے اور نکرتا ہون لیکن تمنے البتہ اسوقت فرق کیا۔ مجھکو بڑا رنج
ہوا۔ چھوٹی بیگم نہایت شرمائین لجائین عذر معذرت کی کہاکہ مجھکو
آپ کے حکم سے ذری بھی سرتابی نہین ہے۔ لیکن لوگ بدنام کرینگے آپ
ہی ہنسے جائیگا لڑکی کا سر نہ اوٹھے گا۔ نوابصاحب نے کہاکہ مین بیوقوفون
کے ہنسنے کا خیال نہین کرتا اور مین خدانخواستہ کچھہ اوسکا دشمن تو
ہون نہین جو مشتری کی رسوائی ہو گی۔ مین وہ بات کرتا ہون جس سے
خدا اور رسول خوش ہون۔ اور خود تمھارے گھر کی خانہ آبادی ہو گی
نوابصاحب نے اسکے علاوہ اور بھی جہانتک ہوا نیک اور نشیب و فراز
سمجھایا۔ دو پہر رات تک یہی گفتگو رہی آخر سب کسی نے منظور
کیا چنانچہ آج مین نے تصویر بھی دیکھائی بہت پسند خاطر ہوئی۔ نواب
تقی خان کو بڑی بیگم جانتی ہین لڑکپن مین دیکھا تھا چنانچہ اب بہت
جلد رقعہ نسبت کا آئیگا۔ تم دونون کا بیاہ ساتھہ ہی ہوگا۔ خدا تملوگونکو
مبارک کرے۔ لو یہ تصویر اب دیکھو۔

غرض یہ سب گفتگو کر مس ٹامسن وہان سے رخصت ہوئین۔

خورشیدی بیگم نے فرط مسرت سے مشتری بیگم کو چمٹا لیا۔

مشتری بیگم - کیون مین نہ کہتی تھی کہ نواب آسمان جاہ بہادر کو تم سے دلی محبت ہے؟ وہ سب خیالات تمھارے بیہودہ وبیکار تھے۔

خورشیدی بیگم - ہان بہن سچ ناحق اونسے بدگمان ہوئی - لیکن اللہ جانتا ہے اتنی مجھکو اونسے محبت ہے کہ ذرا بھی جو کچھ ہوتا ہے تو جی سینہ سے نکل جاتا ہے۔

مشتری بیگم - تو اب وہ خط خفگی کا بھیجو نا - جان جائے پر آن نجائے

خورشیدی بیگم - (ہنسکے) توبہ اب وہ سب جانے بھی دو - اللہ اوستانی جی کا بھلا کرے - اسوقت دوبارہ زندگی بخشی اور زیادہ خوشی اسبات سے ہوئی کہ تمھاری بھی نسبت لگ چکی - ہان لائے پانچ اسرفیان تو پہلے بائین ہاتھ سے رکھدیجئے۔

مشتری بیگم کا دل باغ باغ ہوا جاتا تھا - بات بات پر ہنسی آرہی تھی - دل مثل غنچہ کھلا جاتا تھا - مارے خوشی کے آنکھون مین اندھیرا چھا رہا تھا۔

مشتری بیگم- بہن اتنا جلد اوستانی جی نے یہ کام انجام دیا کہ میری
عقل حیران ہے-
خورشیدی بیگم- بہن جسطرف ابا جان اور اوستانی جی ہون اودھر
کیا نہو- خیر بات نہ ٹالئے اشرفیان منگوائے-
مشتری بیگم- بڑی لینے والی- جب نسبت قرار پالیگی تب لینا ابھی تک
مین ہاری نہین ہون-
خورشیدی بیگم- اچھا اوسکو بھی دیکھ لیتی ہون- اللہ رے حیلہ سازی!
جی مین تو اپنی ہی ہار منانی ہوگی-

شادی خانہ آبادی وختم داستان

نواب آسمان جاہ بہادر کی تو نسبت لگی ہوئی تھی- صرف
چھ مہینے کی مہلت تھی وہ بھی پوری ہوگئی- نواب تقی خان نے بھی رقعہ
نسبت کا بھیجا- یہان تو سارا معاملہ چوکس تھا- نسبت قرار پائی-
ایک ہی روز دونون کے عقد کی تاریخ مقرر ہوئی- دور دور بلاوے گئے
نواب آسمان جاہ اور نواب تقی خان نے بھی اپنے اعزہ واحباب کو بلوا بھیجا

شہزادی بیگم بھی لکھنؤ سے آن موجود ہوئین۔ طرفین سے بڑی بڑی تیاریان ہونے لگین۔ نواب محتشم الدولہ و نواب آسمان جاہ نے بہت چاہا کہ بیاہ شرعی طور سے ہو لیکن ادھر بڑی بیگم اور ادھر شہزادی بیگم نے وہ اصرار کیا دونی صورت بنائی کہ یہ لوگ مجبور رہوئے۔

بڑی بیگم۔ (اشکبار ہوکر) ہان کوئی اور لڑکا بالا نہین۔ اگر اسکے بیاہ مین بھی دل کا حوصلہ نہ نکالون تو پھر کس مین۔

نواب محتشم الدولہ۔ اچھا لیجئے جو آپ کا جی چاہے کیجئے۔ جسطرح چاہئے شادی کا سامان کیجئے۔ لیکن یہ اب بھی مین کہونگا کہ لاکھ دو لاکھ روپیہ مفت برباد ہوگا۔ اگر ایسا ہی خیال ہے تو یہی روپیہ جہیز مین دیدینا۔ بڑا نام ہوگا۔

بڑی بیگم۔ کیا ابلہ فریبی کرنے آئے ہین۔ جہیز زیادہ دیا تو کیا اور کم دیا تو کیا سب ایک ہے۔ کوئی دوسری اولاد (روکر) سوا اسکے نہین ہے سب کچھ اسیکا ہے۔ خیر تمکو اگر روپیہ کے ضائع ہونے کا اسقدر خیال ہے تو نہ دو۔ ہم خود فکر کرینگے۔ مین جانتی تھی کہ ایک نہ ایک دن

اسکی حجت ہوگی (روکر) اسلئے مین نے اسکی فکر کر لی تھی۔

نوابصاحب ۔ بیگم تم ناحق پریشان ہوتی ہو۔ بخدا اگر مین کسی اور امر کا خیال کرتا ہون۔ روپیہ اشرفی مال دولت سب تمپر سے صدقہ

بڑی بیگم ۔ سب زبانی جمعخرچ۔ کر دکھاؤ تو جانون۔

نوابصاحب ۔ (ہنسکے) تو بتاؤ بھی کیا کرین۔ زیورات سب تیار جہیز کی چیزین سب مہیا ہین۔

چھوٹی بیگم ۔ دولھا بھائی یہ سب کتنے مین ہوئے؟

نوابصاحب ۔ کوئی پانچ ساڑھے پانچ لاکھ مین۔ خورشیدی کی چیزین چونکہ قبل سے بن رہی تھین۔ کوئی دو لاکھ مین سب تیار ہوگئین۔ لیکن مشتری کی چیزین خوش خرید لی گئین۔ اسلئے کچھ زیادہ خرچ ہوا۔ مین تو حیران تھا کہ کیا کرون۔ کسطرح اس قلیل عرصہ مین سارا سامان ہوگا۔ لیکن کلکتہ بھی عجب جگہ ہے۔ سب کچھ حسب خواہ ہوگیا۔ اب دیکھو اسقدر خرچ ہوا۔ مین نے کچھ بھی کہا۔ بلکہ اگر سچ پوچھو تو یہ بھی میرے جی کے موافق نہوا۔ مین تو اس سے زیادہ دینے کو چاہتا تھا۔ لیکن کیا کرون زمانہ

مسئلیل ہے۔

بڑی بیگم۔ تو یہ تو تم نے اپنی بیٹی یا اپنے داماد کو دیا۔ چاہے ایسے دس لاکھہ دو کبھی نام نہو گا۔

چھوٹی بیگم۔ اے سچ تو دولھا بھائی۔ جب تک لوگ کچھہ پائینگے نہین کیونکر نام لینگے۔

نوابصاحب۔ اب تم سب سے تقریر کون کرے سواے اسکے کہ۔ جواب جاہلان باشد خموشی۔ خیر بہرکیف اب تو مین انکار نہین کرتا۔ بتاؤ کیا کرون۔

بڑی بیگم۔ یہی کہ پوری طرح سے عرفی بیاہ کا سامان کرو خواہ اسمین دو لاکھہ خرچ ہون خواہ چار لاکھہ۔ ہان اپنے نام کے مطابق خرچ کرو۔ اللہ جانتا ہے ہمنے سنا ہے کہ اودھر سے بڑی تیاریان ہو رہی ہین ہم چاہتے ہین کہ ہم کسیطرح سے دب کے نہین رہین۔ لو اسوقت دس ہزار کے کپڑے جو اس فہرست مین لکھے ہوئے ہین وہ اور اسقدر شالی رومال خلیل خانی اور پچاس ہزار کے زیورات چاندی سونے اور جڑاؤ کے جلد منگا دو۔

نوابصاحب - اب یہ کیا ہونگے - زیورات وغیرہ تو موجود ہین -

بڑی بیگم - اے ہے - آخر برادری کے لوگون کو - دوا آتون مغلانیان

پیش خدمتین پاس پڑوس کی عورتین جو اتنے دنون سے آسرا لگائے

بیٹھی ہین اونکو ندونگی -

نوابصاحب - خیر -

بڑی بیگم - اللہ جانتا ہے اگر اسمین ضد کی تو اپنا خون کر ڈالونگی -

نوابصاحب - (ہنسکے) تو مین نے کچھ کہا تھوڑے - بہتر یہ سب چیزین

ایک ہفتہ مین مجھ سے لے لیجیئگا -

چھوٹی بیگم - ایک بات کہون اگر بُرا نہ مانئے؟

نوابصاحب - کہو -

چھوٹی بیگم - آخر میرا روپیہ اسقدر جمع ہو رہا ہے وہ کسدن کام آئیگا -

اوسکو بھی خرچ کیجئے -

بڑی بیگم - اب تو میرا تیرا حساب کرنے لگین - یہ تمسے امید نہ تھی -

چھوٹی بیگم - باجی تو وہ بھی آخر کسکا ہے - آپ ہی کا ہے - اگر سچ پوچھیے تو

آپ ہی سب فرق کرتی ہین۔

نوابصاحب۔ سنو مین خورشیدی و مشتری کو اپنی داہنی بائین آنکھین سمجھتا ہون۔ کوئی فرق ان دونون مین نہین کرتا۔ مین ان دونون کا بیاہ خود اپنی طرف سے کرونگا۔ اسمین اصرار نکرو ورنہ مجھکو بڑا رنج ہوگا۔ مین کچھہ روپیہ پیسے کا خیال نہین کرتا۔ یا مین سامان کرون یا تم

چھوٹی بیگم۔ (خوش ہوکر) اچھا تو مین ہی دونون کے بیاہ کا سامان کرون گی۔

نوابصاحب۔ (ہنسکے) یہہ پہلے کیون نہ کہا تھا۔ اب تو یہہ بات طے پاچکی۔

بڑی بیگم۔ اچھا مُنہ نہ بناؤ۔ ہم بتادین۔ یہہ بیاہ کا انتظام کرین تم چوتھی کا کرنا۔

چھوٹی بیگم۔ خیر یہی سہی۔

ادھر نواب آسمان جاہ اور تقی خان نے بھی انتظام شتابانہ کیا۔ دولت انبوہ کسی بات کی کمی نہین۔ ایک ایک کی جگہہ دس دس خرچ کئے۔ تمام شہر و دیار مین گویا تار برقی خبر مشتہر ہوگئی کہ آج کے

نوین دن برات نہایت کر و فر سے نکلے گی۔ لوگ ہین کہ اُمڈے پڑتے ہین۔ جو دیکھت صل علے کہتا۔ انتظام کیا تھا سحر سامری کا نمونہ تھا۔ اگر پوری کیفیت لکھی جاے ایک دفتر قائم ہو لیکن ناول نے طول کھینچا گنجایش تفصیل نہین۔ علاوہ برین احباب کا اصرار پر اصرار ہے یہی ہر طرف پکار ہے کہ بھئی اب اختصار کرنا۔ کسقدر طول دوگے۔ کب تک ترساے رکھوگے۔ ناول جلد چھپواؤ۔ خیر معذور ہون گو کہ مضامین دلفریب یہان پر اُمڈے پڑتے ہین لیکن الامر فوق الادب مختصر عرض کرتا ہون۔

طرفین سے خوب دھوم دھام ہوئی لباس پوشاک زیورات روپے پیسے خوب خوب لوگون کو دئے۔ خوشی کے دن کتنے جلد کٹتے ہین بات کی بات مین نوروز گذر گئے۔ نکاح کا دن آن پہونچا۔ جناب مفتی صاحب محلسرا مین بلوائے گئے۔ پردہ ہوا۔ علحدہ علحدہ کمرون مین یہ دونون عروسان گلبدن متمکن تھین۔ اور ادگرد ہمجولیان پیش خدمتین سب ٹھٹھہ کی ٹھٹھہ کھڑی تھین مفتی صاحب۔ بڑی بیگم صاحب کو میری طرف سے سلام و دعا

کہنا اور مبارکباد دینا - اسکے بعد مفتی صاحب نے فرمایا کہ سُنو خورشید بیگم!
نواب آسمان جاہ بہادر نواب سلیمان قدر مرحوم کے بیٹے سے تمہارا
نکاح ہوگا - تم اجازت دیتی ہو کہ مین تمہارا وکیل بنون؟

خورشید بیگم نے سر جھکا لیا اور کچھہ جواب ندیا -

بڑی بیگم - کہدو آخر اسمین شرم کی کیا بات ہے -

مفتی صاحب - کیون مین تمہاری طرف سے وکالت کرون یا نہین؟

صدائے برنخاست -

مفتی صاحب - اب دیر ہوتی ہے - مین جاتا ہون - اگر منظور ہے تو
کہہ ڈالو -

بڑی بیگم - بیٹی ہاتھہ جوڑتی ہون کہدو - بڑی بُری بات ہے - اسمین
شرم نکرو - آخر سب کہتے ہین - کچھہ نئی بات نہین ہے - دیکھو مفتی صاحب
خفا ہوکے چلے جائینگے - صرف ہون کردو -

خورشید بیگم عرق عرق ہوئی جاتی تھین اور جسقدر بڑی بیگم اصرار
کرتی تھین یہ اور شرمائی جاتی تھین - اتنے مین ایک مغلانی نے آکر کہا کہ

مشتری بیگم صاحب کو وہان غش آگیا تھا۔ بڑی بیگم صاحب نے گھبرا کر پوچھا کہ یہ کیا؟۔

مغلانی ۔ اے حضور تو ہو نہین۔ اتنا تو چھوٹا کمرہ اور چار پانچ سو عورتین وہان پہ ٹوٹی پڑتی ہین۔ لاکھ سمجھاتی ہون مانتی نہین۔ اور پھر بھلا دولھن اتنے لوگون کے بیچ اقرار کرے گی۔ ہرچند پیش نماز صاحب نے پوچھا کہ مین تمھارا وکیل بنون کچھہ نہ جواب دیا۔ حضور جاڑون کے تو دن ہین لیکن وہان پسینے پسینے ہوگئی۔ آخر دولھن کو غش آگیا۔ خیر گلاب کیوڑا چھڑکا گیا۔ چھوٹی بیگم صاحب خود باہر چلی آئین۔ اور سب لوگون کو بلوا لیا جب تخلیہ ہوگیا تو اقرار کیا۔ خدا حضور کو مبارک کرے۔

مفتی صاحب۔ ہان یہ تو ہے ہی۔ آپ لوگ بھی جائے۔ صرف دو چار ہمجولیون کو چھوڑ دیجیئے۔ تب یہ بھی کہینگی

بڑی بیگم ۔ اچھا بیٹی ہم جاتے ہین۔ لیکن تمکو میری جان کی قسم اب شرم نکرنا۔ آخر دیکھو مشتری نے کہا نا؟۔

جب صرف پانچ چھہ ہمجولیان خورشیدی بیگم کے پاس رہگئین تو

مفتی صاحب نے فرمایا کہ لو اب کہو مجھکو اپنا وکیل بناتی ہو؟

مہ لقا - اے تو اب کیون نہین کہتین - جلد کہدو - نہین تو مفتی صاحب سمجھینگے کہ کسی دوسرے پر تمھارا جی آگیا ہے -

خورشیدی بیگم نے نہایت آہستہ سے ہون کی - ہمجولیون نے غل مچایا کہ دولھن نے کہا دولھن نے اقرار کیا -

مفتی صاحب - مین نے نہین سُنا - کہو ایسا کہین کہ مین بھی سنون -

خورشیدی بیگم نے اس مرتبہ ہون کچھ زور سے کی - مفتی صاحب نے سنا - مبارک سلامت کا چہار طرف غل ہوا - مفتی صاحب و پیش نماز صاحب باہر تشریف لائے -

الغرض نکاح شروع ہوا ایجاب وقبول طرفین سے ہوا - دو لاکھ مہر بندھا ان لوگون نے فوراً منظور کر لیا - غلغلۂ تہنیت آسمان ہفتم پر پہونچا - خوان نُقل و ہار بٹے نواب آسمان جاہ و نواب تقی خان نے پچاس پچاس اشرفیان اور خلعت گرانمایہ ان بزرگوار ان تقدس مآب کے پیشکش کین - محلسرا سے تھالی جوڑ آیا شربت آیا اسمین بھی انلوگون نے موافق حیثیت کے

شربت پلائی دی گر

اب برات گشت کو چلی - تمام شہر مثل آفتاب روشن ہوگیا - کہانتک ذکر کرون اور کیا کیا لکھون - دو رویہ جھاڑ ابر کی جن مین سرخ سبز ہتّیان کافوری جل رہی تھین انگریزی باجے کی دمک - شہنائیون کی سریلی آواز - بجلی کی روشنی کی چمک - اسپان صبا رفتار کی قطار در قطار - گاڑیان بگھیان اور چوکڑیان بیشمار - آتشبازیون کا چھوٹنا - مشتاقون کا دل لوٹنا - قلب جلوس مین جہان حکام عالیشان و روسا رو الا مکان خندہ کنان جمع تھے دو طاؤس صبا دم پری چھم برق رفتار شعلہ کردار پر دو یوسف کنعان دو ماہ درخشان دو سپہر خوبی کے آفتاب دو فلک محبوبی کے ماہتاب نہایت زرق برق لباس شاہانہ زیب بر کئے کلاہ ملوکانہ بر سر رکھے نہایت شان و جلال سے متمکن تھے اور اپنے اپنے گھوڑے کدا رہے تھے -

ان دونون کے سرون پر دو چتر مرصع جن مین ہوا پیچ کھا کر صدا ے تہنیت و مبارکباد دیتی تھی نہایت حسن کے ساتھ سایہ افگن تھے - آٹھ بجے برات گشت کو نکلی تھی - قریب ایک بجے کے نواب محتشم الدولہ کے مکان فرحت توامان مین پہونچی -

یہان نواب محتشم الدولہ نے بھی خوب مکان سجایا تھا۔ برات کا پہونچنا تھا کہ
غل ہوگیا برات آلگی۔ چونکہ نواب محتشم الدولہ کو چھوٹی بیگم
کی خاطر منظور تھی اور سن مین مشتری بیگم خورشید بیگم سے بڑی بھی
تھین اسلئے پہلے نواب تقی خان محلسرا مین بلوائے گئے۔ بیگمات
عصمت مآب جوق جوق اپنی اپنی طرز اپنی اپنی خوبی کی بہار دکھارہی
تھین۔ یہ تو ایک چھٹے لچے تھے۔ آنکھین پھاڑ پھاڑ کر چارونطرف دیکھنا
شروع کیا۔ ایک ہلچل سی مچ گئی۔ سبھون نے متفق ہوکر کہا کہ بڑا
شوخ دولھا ہے۔ چارونطرف کیسا گھور رہا ہے۔ اب رسمین شروع
ہوئین۔ انھون نے ایک بھی نکی۔ ہرچند انکی مان بہنون نے سمجھایا انھون
نے کچھ خیال نہ کیا۔ دولھن کی طرف کے لوگون نے ہانک لگائی کہ کیسا بدمزاج
دولھا ہے۔ کسی کی کچھ سنتا ہی نہین۔

شمس النہار۔ جی ہان مفت کی لڑکی پائی ہے۔ ذرا رسم کرنے مین
کیا عزت جاتی تھی؟

روح افزا۔ اب دیکھون دوسرے صاحب کیا رنگ لاتے ہین۔

مہ لقا۔ اے نہین وہ بڑے ہنس مکھ ہوشیار ہین اور ایسی صورت پائی ہے کہ دیکھوگی تو پھڑک جاؤگی۔

نواب تقی خان صرف آرسی مصحف کی رسم ادا کر دولھن کو گود مین اوٹھا خلوت مین لے گئے۔ اب ادھر کا ذکر سنئے کہ نواب آسمان جاہ کو اتنی دیر بھی پہاڑ معلوم ہوئی کبھی آنکھین ملتے کہ نیند کا خمار ٹوٹے کبھی جمائیون پر جمائیان لیتے۔ کبھی دروازے کی طرف دیکھتے۔ ہر چند کہ ایک پریرو ماہ وش نہایت سریلی آواز سے داغ دہلوی کی ایک غزل گا رہی تھی اور چارون طرف سے واہ واہ کی صدا بلند تھی۔ مگر یہ کچھ اور ہی دھن مین تھے۔

نواب انتظام الدولہ۔ کیا مطلع ہے اُہو ہو ہو ؎

بتان ماہرو اُجڑی ہوئی منزل مین رہتے ہین
کہ جسکی جان جاتی ہے اوسی کے دل مین رہتے ہین

(مخاطب بہ نواب آسمان جاہ) آپنے سُنا؟۔

نواب آسمان جاہ۔ ہان کیا اچھی ٹھمری ہے۔

انتظام الدولہ۔ (ہنسکے) کیا خوب۔ یہ آپ ہین کہان؟۔

اتنے مین شور وغل کی آواز آئی کہ دولھا کو محلسرا مین بلوایا ہے۔

یہ حضرت سلامت تو اسی انتظار مین بیٹھے تھے ہی ہڑبڑا کر اوٹھ کھڑے ہوئے۔ باچھین کھل گئین۔ محلسرا مین جو پہونچے تو شہزادی بیگم نے آنچل ڈالا اور دولھا کو دولھن کے مقابل مسند پر جا بٹھایا۔ پہلے آرسی مصحف کی رسم ادا ہوئی۔ مصحف و آئینہ لا کر رکھا اور سر پر شال اوڑھا دی۔

مہ لقا۔ ہاتھ جوڑو آرزو منت کرو تو آنکھین کھولینگی۔ کہو بیوی مین تمھارا غلام۔

نواب آسمان جاہ۔ (ہنسکے) اے صاحب غلام نہین غلام در غلام۔ نواب آنکھین کھولو۔

مہ لقا۔ ہاتھ جوڑ کر کہو۔

نواب آسمان جاہ۔ یہان پانون تک پڑنے پر آمادہ ہین آپ ہاتھ جوڑنیکو کہتی ہین۔

مہ لقا۔ بڑے شریر ہو جی۔ اللہ آپ بھی چل نکلے۔

نواب آسمان جاہ۔ آپ سے کم ہی ہونگے۔

ایک میراثن شوخ وشنگ نے آخر دولھن سے کہا کہ لیجیے اب آنکھین کھولڈالئے بڑی دیر سے غلام بنے بیٹھے ہین۔

مہ لقا۔ تو ہاتھ بھی تو جوڑین۔

نواب آسمان جاہ۔ لو بی بی ہاتھ جوڑتا ہون اب آنکھین تو کھولو۔

حسینی۔ لے اب آپ آنکھین کھولڈالئے۔ بیچارے ہاتھ جوڑتے ہین۔

خورشیدی بیگم نے ذری سی آنکھین کھولین اور نواب آسمان جاہ کو دیکھتی ہی شرماکر سر نیچے کرلیا۔

نواب آسمان جاہ بہادر باغ باغ ہوئے جاتے تھے اور اب جو دولھن کا عروسانہ مکھڑا دیکھا اور محو ہوگئے۔ کچھ دولھن کی خاطر سے کچھ شہزادی بیگم کے اصرار سے انھون نے ساری رسمین اداکین سبھون نے انکی خوبصورتی اور خوش مزاجی کی تعریف کی۔

روح افزا۔ اللہ جانتا ہے کیا حسین دولھا پایا ہے۔

مہ لقا۔ دولھن بھی تو ویسی ہی ہے۔

شمس النہار۔ ہان چاند سورج کی جوڑی معلوم ہوتی ہے۔

روشن آرا - اور کیسے خلیق ہنسوڑ خوش مزاج ہین - رسمین ادا کرنے مین پہلے انکار کیا تھا - جب ہم سبھون نے اصرار کیا تو کہا کہ اگر آپ لوگون کا اس مین جی بہل جاے تو مجھے کیا عذر ہے - آپلوگون کی خاطر مجھکو بہت منظور ہے - میرا کیا ہوگا - اللہ جانتا ہے بس ایسا دولھا اچھا معلوم ہوتا ہے - نہ کہ مشتری بیگم کا دولھا لوگ سر پٹک پٹک کر رہگئے لیکن کوئی رسم ادا کی -

روح افزا - وہ نہ ادا کی ہو لیکن صورت اونکی بھی کیسی دلچسپ ہے اللہ جانتا ہے یہ دونون شہر بھر کی ناک ہین -

جب رسمین ادا ہو چکین خلوت ہوئی سب لوگ باہر چلے آئے سواے دولھا دولھن کے کوئی نہ رہا تو نواب آسمان جاہ اوٹھے - کمرے کے دروازے بند کئے - پردے برابر کھینچ دے کہ اکثر بیحیا عورتین جنکو شرم وحیا چھو نہین گئی ہے تاکتی جھانکتی ہین - ان سب کامون سے فراغت کر دولھن کے پاس آکر بیٹھے - دولھن ذری کھسکی تو انھون نے ہاتھ تھام کر کہا کہ اب کون شرم کا موقع ہے - ذری باتین تو

کر و اسی گھڑی کی تمنا مین تو گھل گھل کر پانی ہو گیا تھا۔

ایک تو خورشید ی بیگم کا حسن یون ہی جادو فریب تھا۔ دوسرے مشاطگان چابک دست نے اور جوبن دوبالا کر دکھایا تھا۔ وہ کاکل شکین کے پیچ وخم۔ وہ سہاگ کے عطر کی بو باس۔ وہ سوہا لباس۔ معشوقانہ ادا۔ عروسانہ شرم نے نواب آسمان جاہ کے عشق کو شعلۂ جنون پر پہونچایا۔ نواب آسمان جاہ کبھی اپنے کو دیکھتے۔ کبھی اوس ماہ سیما پر نظر ڈالتے اور اپنے طالع فرخ پر ناز کرتے۔ انتہاے خوشی سے انکی آنکھون مین آنسو بھر آئے۔ دست نازنین کا بوسہ لیا اور کہا جانمن کسکو امید تھی کہ یہ دن آنکھون سے دیکھون گا۔ خدا ہمپر بہت مہربان ہے۔ آؤ ہم تم دونون صدق دل سے اوسکی درگاہ مین دعا مانگین کہ جامع المتفرقین ہم سبکو خوش و خرم رکھے۔

یہ کہکر نواب آسمان جاہ نے دونون ہاتھ اوٹھا کر صدق دلسے دعا مانگنی شروع کی کہ خداوندا جب تو نے اس بندۂ عاجز حقیر سراپا تقصیر کی سوکھی ہوئی کشت امید کو اپنی بحر رحمت سے یون سیراب و شاداب کیا۔ جب تو نے اس

دل ناتوان کو اپنے امعان لطف و کرم سے یون خندان کیا ہے تو پروردگار
با دحوادث سے بچا۔ نکہ وہات زمانہ سے الگ رکھہ۔ قلبی محبت کو ایک
دوسرے کے ہمیشہ قائم رکھہ۔ ہم سبھون کے آئینۂ دل مین غبار نفاق
نہ لگنے دے۔ ہم سب آپس مین مثل شیر و شکر بسر کرین۔ ایک
دوسرے پر فدا۔ ایک دوسرے پر شیدا۔ خداوند عمر جاودان بخش کہ ہم
سب ساتھہ لطف و آرام کے زندگی بسر کرین۔ اگر کسی کا رشتۂ حیات
ایک دوسرے سے کم ہو تو پروردگار صدقہ اپنے حبیب کا مجھی کو پہلے اوٹھا لینا۔

خورشیدی بیگم دل ہی دل مین آمین کہتی جاتی تھین لیکن اس اخیر
کے جملہ کو سنکر بیتاب ہوگئین۔ نواب آسمان جاہ کے کاندھے پر ہاتھہ رکھا
اور کہا اللہ جانتا ہے بس اب مین نہ ساتھہ دونگی۔ واہ کیا اچھا معلوم ہوتا ہے

نواب آسمان جاہ۔ ہان خدا جانتا ہے یہی آرزو ہے کہ تمھارے
سامنے مین پہلے اس دنیا سے رحلت کرون۔ نہین تو خدا کی قسم مجھہ سے
جدائی کا صدمہ برداشت نہین کیا جاے گا۔

خورشیدی بیگم۔ اگر آپ کو مجھہ سے محبت ہوگی تو پھر کبھی ایسی

باتین کیجئے گا وہ عورت نہایت خوش نصیب ہے جو شوہر کی زندگی مین مرجاے - میری تو دلی آرزو ہے کہ مین آپ کے قدمون کے نیچے فدا ہون -

نواب آسمان جاہ - توبہ یہ کیا ذکر ہے - آج کی شب ایسی باتین نہ کرو - ہنسی خوشی کی باتین کرو -

خورشیدی بیگم - اماجان بلا کی ضعیف الاعتقاد ہین - اگر سُن پائین کہ ہم سبھون مین یہ ذکر ہو رہا ہے تو نیم مُردہ ہو جائین -

نواب آسمان جاہ - (بات ٹالنے کو) لیجئے صاحب اپنی انگوٹھی دیکھئے کہئے مین امتحان مین پورا نکلا نا؟ -

خورشیدی بیگم - سچ کہنا - کسی اَور کو دی تو نہ تھی -

نواب آسمان جاہ - خیر - یہ بدگمانی - اللہ اللہ -

خورشیدی بیگم - جواب دیجئے - آنکھین تو چار کیجئے - مِس ہربرٹ کو کس نے دی تھی -

نواب آسمان جاہ عذر کرنے کو تھے ہی کہ خورشیدی بیگم نے سارا

قصہ بیان کیا اور کہا کہ مجھے سخت رنج ہوا تھا جو اونکے پاس انگوٹھی دیکھی تھی - اللہ جانے کیا کیا نہ توہمات دلمین پیدا ہوے تھے - اور مین تو خط لکھکر تمکو بھیجنے کو تیار بیٹھی تھی کہ خدا اوستانی جی کا بھلا کرے - آپ ہی آپ آکر سارا قصہ بیان کر دیا -

نواب آسمان جاہ نے پوچھا کہ خط کا مضمون کیا تھا؟

لیکن خورشیدی بیگم نے بات ٹال دی اور کہا کہ اب جانے دو اوسکا تذکرہ بھی نکرو - مجھے رنج پہونچتا ہے -

کوئی گھنٹہ آدھہ گھنٹہ تک ادھر اودھر کی باتین ہوا کین - رات زیادہ آگئی تھی - ایک طرف نیند کا خمار - دوسری طرف وصل کا انتظار - آپس مین رمز و کنایہ کی باتین ہونے لگین - ؎

بلبل و گل مین اشارے ہو گئے ✽ باغبان سمجھے کنارے ہو گئے ✽

اب آگے اور کیا لکھون اسکا حال دولھا دولھن ہی خوب جانین -

صبح کو رخصتی کی تیاریان ہونے لگین - ہر شخص کے مُنہ پر ہوائیان چھوٹنے لگین - ہر طرف پژمردگی - ہر جا افسردگی - شبکو مکان تھا کہ جگمگا رہا

تھا۔ لوگ تھے کہ جامے مین نہ سماتے تھے! ورابدیکھو تو مکان سنسان معلوم ہوتا ہے۔ ہر شخص ملول وافسردہ بیٹھا ہے۔ کہین جابجا چھوٹے ہوئے انارونکے ڈھیر پڑے ہین۔ کسی جگہ آرایش نوچی کھسوٹی رکھی ہوی ہے۔ لوگ ہین کہ کچھہ شب بیداری سے کچھہ رخصتی کی افسردگی سے آنکھین مل رہے ہین۔ ایک طرف جہیزون کی فہرست لکھی جارہی ہے محلسرا سے مغلانیان پیشخدمتین مسی نقری وطلائی وجڑاو اشیار لالاکر انبار کر رہی ہین۔ لیکن جو جو آتی ہین سبھون کی آنکھونسے آنسو مثل دریا جاری۔

براتیون مین الگ ایک ہلڑ مچا ہوا ہے۔ کوی اپنا اسباب دیکھہ رہا ہے۔ کوی کہتا ہے کہ دیکھنا وہ حقہ چھوٹ نجاے۔ سائیس ہین کہ اپنے اپنے گھوڑون کو تھان پر کس رہے ہین۔ کہار پالکی ومحافہ درست کر رہے ہین محلسرا مین بڑی بیگم وچھوٹی بیگم اورانکی طرف کی بیگمات مع مغلانیان ددا اورآتون سب کی آنکھونسے آنسو جاری ہین۔ گو بڑی بیگم بہت ضبط کر رہی ہین اور ادہر اودھر کامون کے واسطے دوڑ بھی جاتی ہین

لیکن رومال آنکھوں سے الگ نہین ہوسکتا۔ آنسو ہر گھڑی روان ہین۔
اتنے مین شہزادی بیگم نے پکار کر کہا کہ لو بُوا اب دیر ہوتی ہے۔ جلد رخصتی ہونی چاہیے۔

روشن آرا بیگم۔ (نواب تقی خان کی بہن) محافے بھی تو کہار رون سے لا کر لگا دئے ہین اب دیر کیسی؟۔

چھوٹی بیگم۔ (روکر) اتنی جلدی کیا ہے۔ لڑکیان تو اب تمھاری ہو ہی چکین۔ خواہ گھنٹہ بھر آگے لیجاؤ خواہ پیچھے۔

بڑی بیگم۔ (ایک مہری کی طرف رومال سے آنسو پونچھکر) دیکھ جا کے سکھپال لگا دئے گئے ہین یا نہین۔

مہری۔ (آنچل سے آنسو پونچھکر) جی ہان بڑی دیر سے رکھے ہوئے ہین۔
بڑی بیگم و چھوٹی بیگم وغیرہ اوٹھین۔ پہلے مشتری بیگم کے پاس آئین۔ بڑی بیگم گلے لگا کر خوب روئین۔ اوسکے بعد مان بیٹی خوب پھوٹ پھوٹ کر روئین۔

بڑی بیگم۔ مشتری۔ تجھکو میری قسم۔ اسقدر تباہ حال نکر۔ لے

بعد کچھ کلمات تشفی کے کہہ سُن انکو رخصت کر خورشیدی بیگم کے یہان جو پہونچین تو دیکھا کہ عجب حال ہے۔ مثل ابر نوبہار آنسوؤن کا تار بندھا ہے اور بچھونے کے علاوہ آنسوؤن نے پلنگ سے ٹپک ٹپک کر چاندنی کو بھی تر بتر کر دیا ہے۔ بڑی بیگم سے رہا نہ گیا دوڑ کر اپنی بیٹی کو گلے لگا لیا۔ خورشیدی بیگم کی گھگی بندھ گئی۔ ہر کس و ناکس کی آنکھون سے آنسو جاری۔ یہانتک کہ سمدھنون نے بھی رو رو دیا۔

بڑی بیگم۔ بیٹا مین واری۔ اسقدر رنج نکر۔ نہین تو مجھکو اور مار ڈالیگی بیٹی آجتک کسی باپ مان کے گھر نہین رہی ہے۔ بلکہ زیادہ عمر کی بیٹی بیٹھا رکھنا بدنامی کی بات ہے۔ ہم سب تو بڑے فرض سے ادا ہوئے ہائین ہائین اسقدر کیون روتی ہو۔ کہین دور جانا ہے تھوڑا ہی۔ اور پھر کل پرسون تک بلوا لیتی ہون۔ لو اب چپ ہو تجھکو میری قسم۔

خورشیدی بیگم بڑی بیگم سے اور چمٹ کر رونے لگین۔

بڑی بیگم سے بھی ضبط نہو سکا۔ بے اختیار گلے لگا کر رونے لگین۔

چھوٹی بیگم۔ (آنسو پونچھکر) باجی تم خود تو پریشان ہو رہی ہو جب خود

تمھارا یہ حال ہے تو سمجھاؤ گی کیسے۔

بڑی بیگم۔ مجھہ سے ضبط نہین ہو سکتا ہے۔ تمھین سمجھاؤ۔

چھوٹی بیگم نے خورشیدی بیگم کو بہت سمجھایا اور کہا کہ خدا نکرے یہ کوئی رخصتی عمر بھر کی نہین ہے جو اسقدر پریشان ہو رہی ہو اور پھر جدائی بھی ہے تو ایک دن کی۔ اگلے روز منگوا لونگی زیادہ نروؤ تمھارے رونے سے باجی نہایت پریشان ہو رہی ہین۔ ہے ہے مُنہ تو دیکھو کیسا لال ہو گیا ہے۔ آنکھین سرخ انگارے کی طرح ہو گئی ہین۔ ناک رومال سے پوچھتے پوچھتے چھل چھل گئی ہے۔

الغرض تھوڑی دیر بعد جب کچھہ آنسو تھمے تو دولھا نے دولھن کو گود مین اوٹھا کر سکھپال پر بٹھا دیا۔ برات رخصت ہوئی۔ دولھا اور اوسکے ہمراہی خوش خوش بشاش اپنے گھر سدھارے۔ جسوقت سکھپال اوٹھایا گیا اور سمدھنین سب رخصت ہوئین۔ بڑی بیگم چنگھاڑ مار کر فرش زمین پر گر پڑین۔ لوگون نے اوٹھا کر کمرے مین لا لٹایا۔ تھوڑی دیر بعد بڑی بیگم نے ایک آہ سرد بھر کر کہا۔

بڑی بیگم - سچ ہے آباد ہے وہ گھر اور خوش نصیب ہین وہ مان باپ جنکی اولادین زیادہ ہون - فرزند نرینہ ہو - ایک کو بیاہ دیا تو دوسرے سے جی بہلالیا - اگر بیٹی بدا کی تو بہو گھر مین لے آئے -

چھوٹی بیگم - (روکر) اللہ جانتا ہے کیسا گھر سنسان معلوم ہورہا ہے یہ دونون آنکھون کی پتلیان مکان کی روشنی تھین - ان دونون کے دم سے ساری چہل پہل تھی - اب مکان کاٹے کھاتا ہے -

ادھر جیسی افسردگی تھی ویسی ہی ادھر خوشی تھی - چونکہ نواب آسمان جاہ اور نواب تقی خان ایک ہی مکان مین رہتے تھے - برات ایک ہی جگہ آپہونچی - یہان بھی رسمین اداکین اور دونون اپنی اپنی دولھن کو خلوتگاہ مین لے گئے - عیش و عشرت سے شب بھر بسر کی - اگلے روز یہ لوگ تقریب چوتھی مین چھوٹی بیگم صاحب کے یہان گئے -

چھوٹی بیگم صاحب نے بھی خوب جی کا حوصلہ نکالا - دونون دامادونکو نہایت بیش بہا خلعت ہیرے کا مالا اور انگوٹھی دی - جب نو دن گذر گئے تو ایک دن خورشیدی بیگم اور مشتری بیگم مین یون باتین ہونے لگین

خورشیدی بیگم۔ بہن ہم سب کی تمنا تو اللہ کے حکم سے برآئی۔ جو چاہا تھا سو پایا۔ لیکن اماجان اور خالہ جان کا بھی کچھ خیال ہے؟ کچھ تمنے تمیز کیا؟۔

مشتری بیگم۔ پوچھنے کی بات ہے۔ رخصتی کی فکر مین ملول بیٹھی رہتی ہین۔ اللہ جانتا ہے آدھا بدن کسیکا نہین رہا ہے۔ کوفت کرتے کرتے گھل گئی ہین۔ لیکن یہ سب رنج بیکار ہے۔ مین جانتی ہون کہ یہ لوگ یہین بود و باش اختیار کرینگے۔

خورشیدی بیگم۔ اے نہین۔ کبھی اس خیال مین نہ بیٹھی رہنا۔ آج گل بہار نے مجھسے کہا کہ بھائی بہن مین گفتگو ہو رہی تھی شہزادی بیگم اوس ہفتے مجھے لکھنؤ لیجانا چاہتی ہین۔ اماجان و خالہ جان سے تو جدائی ہو ہی گئی۔ لیکن تمسے الگ ہوئی۔ یہ تو جانی ہوئی بات ہے کہ روشن آرا بیگم اپنے یہان تمکو لیجائینگی۔

مشتری بیگم۔ ہونھہ کہ [illegible] نہ گئی ہون۔ کسکی مجال ہے کہ مجھکو یہان سے لیجاے۔ جو مین کہونگی وہی [illegible] کرینگے۔ کیا طاقت کہ میرا حکم ٹالین۔

خورشیدی بیگم- (ہنسکر) اُفوہ- اسقدر اپنی حکومت جمائی-

مشتری بیگم- تم اگر چاہو تو شہزادہ دولھا بھی تمھارے حکم کے خلاف نہ کرین- اللہ جانتا ہے وہ تو پا مرید غلام ہو رہے ہین- جو تم کہوگی وہی کرینگے- ایک کام کرو آج ہم اونسے اس بات کو کہینگے تم بھی شہزادہ دولھا کو منالو- کیا اچھا ہو ہم سب ایک ہی جگہ مِل جُل کر رہین -

خورشیدی بیگم- خیر تقدیر آزمائی تو کرتی ہون- شہزادی بیگم اسکے بہت درپے ہین اسلئے جی کچھ ڈرتا ہے -

اِن سبھون مین یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ نواب آسمان جاہ و نواب تقی خان ہاتھہ مین ہاتھہ ڈالے پہونچے-

نواب آسمان جاہ- (مشتری بیگم سے) اُہو ہو آج تو آپ پر جوبن ٹپکا پڑتا ہے کس مشاطۂ چابکدست نے آپ کی چوٹی گوندھی ہے؟

مشتری بیگم- بی نرگس نے-

اسپر ایک فرمایشی قہقہہ پڑا اور نواب آسمان جاہ جھینپ گئے.

مشتری بیگم- ہان صاحب یہ بات پوچھنی تو بھول ہی گئی تھی- یہ کون

بھلمنساہت تھی جی؟

نواب آسمان جاہ - آپ کا اشتیاق کھینچ لایا تھا۔

مشتری بیگم - اللہ جانتا ہے بڑے بیحیا ہو - میرا بس چلے تو اوس ڈھٹھائی کی وہ سزا دون کہ تم بھی یاد کرو۔

نواب تقی خان - کیا ہوا تھا؟

خورشیدی بیگم - اللہ اللہ ایسے انجان ہین کچھہ جانتے ہی نہین بیچارے اور آپ کیا کم ہین یہ ڈھیلہ بازی کیسی - کہین سر مین لگ جاتا تو کیسا ہوتا

نواب تقی خان - کیا خوب - مجھہ سے قسم لو جو ڈھیلہ پھینکا بھی ہو۔

خورشیدی بیگم - آپ دونون مین سے کسی نے تو پھینکا ہی ہوگا - یکے دز دباشد دگر پردہ دار۔

مشتری بیگم - ہان اللہ جانتا ہے ان دونون کی حرکتین مجھکو ایک آنکھ نہین بھاتی تھین - وہ تو خیریت ہوئی کہ کسی پر راز افشا نہین ہوا اور...

نواب آسمان جاہ - (ہنسکے) اور کیا - وصال ہوا۔

مشتری بیگم - بس زبان کو لگام دو - بہت بڑھہ چلے۔

خورشیدی بیگم - بہن چلو آج باغ چلین ایک جگہ بیٹھے بیٹھے دم گھبرا اوٹھا -

نواب آسمان جاہ - میرے دلکی بات کہی - چلو ہوا آئین - آخر اب چار پانچ روز مین تو لکھنؤ جانا ہے ہی -

خورشیدی بیگم نے مشتری بیگم کی طرف نظر حسرت سے دیکھا اور چپ ہو رہین - جب باغ مین پہونچین تو خورشیدی بیگم نے کہا کہ آؤ بہن ذری بوٹ پر ہوا کھائین - چلو اسکی بھی سیر کر لین -

مشتری بیگم - جی معاف کیجئے - بندی پانی سے بہت ڈرتی ہے - اللہ جانتا ہے ادھر بوٹ پر چڑھی اودھر کلیجہ نکلا پڑتا ہے -

خورشیدی بیگم - تم نہ جاؤ مین تو جاؤنگی -

نواب آسمان جاہ - اسمین خوف کیا - کچھہ زیادہ پانی تو ہے نہین - اور نہر بھی کچھہ ایسی چوڑی نہین - کسی بات کا اندیشہ نہین -

نواب تقی خان - ہان چلو - میرا بھی جی بہت چاہتا ہے -

مشتری بیگم - (ناز سے) اے تو تم جانا - تمکو مین روکتی ہون تھوڑے



خورشیدی بیگم نواب آسمان جاہ

مشتری بیگم نواب تقی خان

مین نچاؤنگی -

نواب آسمان جاہ - بغیر آپ کے انکو آرام کہان -

قصہ مختصر خورشیدی بیگم و نواب آسمان جاہ بوٹ پر روانہ ہوئے اور نواب تقی خان و مشتری بیگم روشون پر ٹہلنے لگے -

نواب آسمان جاہ بوٹ کو آہستہ آہستہ چلارہے تھے اور خورشیدی بیگم پانی کی ٹھنڈھی ٹھنڈھی ہوا کھارہی تھین - ایک چھوٹی سی چھتری سر پر دھوپ کے روک کے واسطے لگائے ہوئے تھین - کہین دست نازنین سے پانی اوچھالتین کبھی کنول گٹے جو آس پاس آجاتے اوسکو توڑتین -

خورشیدی بیگم - بہن مشتری بیگم بڑی ڈرپوک ہین - بھلا اس سے بڑھکر لطف مل سکتا ہے؟

نواب آسمان جاہ - اسمین کیا شک - مجھے بھی بوٹ کا بڑا شوق ہے جب - مین اسکول مین پڑھتا تھا تو برس چھ مہینے مین بوٹ کی دوڑ ہوتی تھی - بڑا میلہ ہوتا تھا - ایک ایک بوٹ پر دس دس لڑکے سوار ہوتے - جسکا بوٹ سب بوٹون سے آگے نکل جاتا اوسکو اسکول کیطرف سے انعام ملتا -

مجھکو تو کئی بار انعام ملا ہے - دو چار تمغے ابھی تک رکھے ہوئے ہونگے -
تمکو دکھلا دونگا -

خورشیدی بیگم - تو یہ دوڑ کہان ہوتی ہے؟ -

نواب آسمان جاہ :- اسی دریا مین -

خورشیدی بیگم :- اوئی اللہ - دریا مین تو مجھے بھی خوف معلوم ہوتا ہے
ہزارون جہاز لاکھون کشتیان آتی جاتی ہین - کہین ٹکر لگی تو چلتے پھر خدا ہی حافظ ہے

نواب آسمان جاہ - اگر پتوار ہوشیاری سے گھمایا جائے تو کیون ٹکر لگے -

خورشیدی بیگم - (بھولے پن کے ساتھ) عورتین تیر سکتی ہین یا نہین؟

نواب آسمان جاہ - کیون نہین -

خورشیدی بیگم - (شرماکر) لیکن عورتون کا پانی مین تیرتے رہنا
اچھا نہین معلوم ہوتا ہے اور معیوب بھی ہے -

نواب آسمان جاہ - وہ کچھ ہو لیکن نفع دیکھنا چاہئے - تھوڑا بہت جاننا
اسکا آرے وقت کام ہی آجاتا ہے - دیکھو لکھنؤ چلکے تمکو سکھا دونگا - باغ میرا
بہت وسیع ہے لیکن نہر نہین ہے - خیر برسات قریب ہے - جاتے ہی

برابر ہاتھ لگواؤنگا۔ دو تین مہینے میں تیار ہو جائیگی۔

نواب آسمان جاہ تو نہر کی تیاری کی فکر مین غوطہ زن ہوئے اور خورشیدی بیگم کو الم مفارقت نے نہایت بیقرار کیا۔ خیال کیا کہ اب جانا وہان ضرور ہوا۔ مان باپ چھوٹی۔ اتنے اتنے دنونکی ملاقاتیون سے الگ ہوئی۔ چھوٹی بیگم ہونگی نہ مشتری بیگم۔ جسقدر سوچتی تھین آتش وحشت شعلہ زن ہوتی تھی۔ یہانتک کہ بے اختیار ہو کر آنسو نکل ہی پڑے۔

نواب آسمان جاہ نے جو سر اوٹھا کر دیکھا تو کیا دیکھتے ہین کہ رخسارہ جانان مثل گل دُرِ شبنم سے تر ہے۔ نہایت حیران ہوئے کہ الٰہی اس کا کیا سبب ہے۔ ابھی ہنستے ہنستے رونے کیون لگین۔ مثل برق بیقرار ہوگئے۔ دست نازنین کا بوسہ لیا اور کہا جان من للہ بتاؤ یہ اشک فشانی کیون؟۔ رونا کس لئے؟۔

خورشیدی بیگم۔ ؎ دل ہی تو ہے نہ سنگ وخشت درد سے بھر نہ آئے کیون

نواب آسمان جاہ۔ جان من بات نہ ٹالو۔ للہ بتاؤ۔ مجھ سے تمھاری

اشک ریزی نہین دیکھی جاتی ہے - تم نہین جانتی ہو کہ تمھارا ذرا سا
ملال بھی جی کا وبال ہوتا ہے - اگر تمھاری خوشی کے واسطے جان بھی جاے
تو دریغ نکرون - کس خیال نے یہ آٹھ آٹھ آنسو رولایا ہے - اگر میری
قدرت مین اسکی تلافی ہے تب تو کوئی بات نہین - اور اگر حد امکان سے
باہر ہے تو مجبور ہون - لیکن اسپر بھی جان لڑا دونگا -

خورشیدی بیگم - (مسکرا کر) کچھہ نہین یون ہی آنسو نکل پڑے -

نواب آسمان جاہ - ظاہرا کتنا ہی مسکراو لیکن آنکھون مین آنسو ڈبڈبائے
ہوئے ہین - خدا گواہ ہے میرا جی چاہتا ہے کہ جس کسی نے یہ رنج پہونچایا ہے
اوسکو

خورشیدی بیگم - اللہ جانتا ہے اگر اور کچھہ کہا تو اسی نہر مین کود پڑونگی

نواب آسمان جاہ - تو زیادہ نہ ستاو کہہ ڈالو - لو تمکو میرے سر کی قسم
چھپاو نہین -

خورشیدی بیگم - (کاندھے پر ہاتھہ رکھکر) کہون - بُرا تو نہ مانوگے -
والدین کی جدائی جان کھاتی ہے - لکھنؤ اگر میرا رہنا ہوا تو یہ مکان اوجاڑ

ہوجائیگا۔ مجھے تو رنج ہو ہی گا لیکن ہماری جدائی سے ابا جان

کا کیا حال ہوگا۔

نواب آسمان جاہ۔ (ہنسکے) بس اسی خیال نے اس نازک کلیجہ کو

دکھایا اور اسی کے سبب یہ نرگسی آنکھون مین آنسو بھر آئے تھے۔

(بوسہ آنکھون کا لیکر) لو اس بوسہ کی قسم ہے مجھے کوئی عذر نہوگا

جہان چاہو رہو۔ دونون اپنا مکان ہے۔ جانِ من تم اگر مجھکو اپنے

ساتھہ ایک جھوپڑے مین رہنے کہو تو ساری عمارت اور شہزادگی پر

لعنت۔ اور یہ تو محل عالیشان ہے۔ اور شہر بھی بہترین ہندوستان

ہے۔ کیون نہین پہلے ہی مجھہ سے کہا تھا۔ اتنے دنون تک جو ناحق اپنے

دلکو کڑھایا اسکی یہی سزا ہے (ایک بوسہ لیکر)

خورشید سی بیگم۔ (ہنسکر) اللہ جانتا ہے مین ڈرتی تھی کہ کہین سنکر

بددماغ نہو جاؤ۔ ادھر مفارقت والدین جان کھاتی تھی اودھر تمکو

رنج دینا گوارا نہ تھا۔ میرے دل کا کچھہ عجب حال تھا۔

نواب آسمان جاہ۔ یہ تمہارا دل نہین ہے میرا ہے۔ اگر اسکو

ناحق پھر ستایا تو مجھ سے نبیگی نہین۔

خورشیدی بیگم۔ شہزادی بیگم تو نہایت متعجب ہونگی۔

نواب آسمان جاہ۔ (ہنسکے) ہان وہ تو ساری چیزون کا سامان کئے بیٹھی ہین۔

ادھران سبھون مین یہ گفتگو ہو رہی تھی اودھر مشتری بیگم نے بھی اپنا کام نکال لیا۔ مشتری بیگم ٹہلتے ٹہلتے تھک گئی تھین۔ لب نہر ایک لوہے کی بینچ رکھی ہوئی تھی او سپر بیٹھ گئین۔

نواب تقی خان نے ایک گلاب کا پھول توڑ کر دیا اور خود بھی آ کر بیٹھ گئے۔

مشتری بیگم۔ دیکھو اس بہار کو چھوڑ کر کشتی پر سیر کرنے گئے ہین۔ یہان خشکی تری دونون کا لطف ہے (گلاب سونگھکر) اہاہا کیا بو باس ہے اور کیا تری ہے۔ جی چاہتا ہے اسکا ایک بوسہ لے لون۔

نواب تقی خان۔ مجھکو تو یہ (گال چھوکر) کہین اس سے زیادہ نرم و خوشنما معلوم ہوتا ہے۔ ایک بوسۂ جان بخش اسوقت دے ڈالو

توجی اوٹھون۔

مشتری بیگم۔ (ہنسکے) تمھارے دشمن مدعی مرنے کب لگے تھے۔

نواب تقی خان۔ خدا گواہ ہے ایک بوسہ دو نہین تو جنون ہو جائیگا۔

مشتری بیگم۔ مُنہ دھو آؤ۔ ایسا سستا نہین پایا ہے۔

نواب تقی خان۔ مُنہ دھونا کیا۔ کہو تو اسکی خاطر نہر مین غوطہ لگا آؤن

مشتری بیگم۔ ایک قول دو تو ایک کیا دو بوسے دون۔

نواب تقی خان۔ (اوچھل کر) منظور واللہ منظور۔

مشتری بیگم۔ تو سوچ سمجھ بھی تو لو۔ ایسا نہین پیچھے ٹکر جاؤ۔

نواب تقی خان۔ مین نے تو کہہ ہی دیا منظور۔ منظور۔ منظور۔ ایسا نہین کہ اب تم مکر جاؤ۔

مشتری بیگم۔ (بوسہ دیکر) قسم کھاؤ کہ تم اپنی بود باش اسی شہر مین اختیار کروگے۔ اسی مکان مین اپنا قیام رکھوگے۔ مجھکو میرے لوگون سے جدا نکروگے۔

نواب تقی خان۔ منظور۔ کسکی قسم کھاؤن (آنکھہ کا بوسہ لیکر) اس

آنکھ کی یا اس گال کی یا اس ہاتھ کی۔

مشتری بیگم۔ (ہاتھ جھٹک کر) جاؤ بس تمکو تو برابر دلگی و خوش طبعی سوجھتی ہے۔ اللہ جانتا ہے کبھی تم نے کوئی بات سوچکر نہین کہی۔ جو بات ہوئی ہنسی تفریح مین اوڑا دی۔

نواب تقی خان۔ اچھا لو۔ (مُنہ پھلا کر اور گردن جُھکا کر) منظور منظور منظور۔

مشتری بیگم۔ اُفوہ پیٹ مین بل پڑ گیا۔ جو نقل اوتارتے ہو پوری۔ دیکھو چپ سے بیٹھو۔ وہ بوٹ پر سب چلے آرہے ہین۔ خورشید ی بیگم کے چہرہ سے کیسی مسرت ٹپکی پڑتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ شہزادہ دولھا نے بھی منظور کیا۔

نواب تقی خان۔ یہ کہئے آپ لوگون مین کہی بدی تھی۔

مشتری بیگم۔ ہان بات تو یہی تھی۔ پھر کیا قول سے پھرنے کا ارادہ ہے؟

نواب تقی خان۔ (ہنسکے) ارادہ تو ایسا ہی ہے۔

مشتری بیگم۔ اللہ جانتا ہے۔ پھر ہمسے بنے گی نہین۔

اتنے مین جالی بوٹ کنارہ پر آلگا۔ خورشیدی بیگم نے پکار کر کہا لو بہن

اب آتی ہو؟۔

مشتری بیگم۔ جی معاف کیجئے۔ لے اب اوترو بھی۔ اندھیرا ہوتا آتا ہے گھر چلو۔

نواب تقی خان نے خورشیدی بیگم کا ہاتھ پکڑکے اوتارا۔

خورشیدی بیگم نے مشتری بیگم کے کان مین کہا کہ مین نے تو اپنا کام نکال لیا۔ اپنی تو کہو؟

مشتری بیگم۔ مین نے تو پہلے ہی کہدیا تھا۔ وہ میرے حکم سے سرتابی کرسکتے ہین۔ لے دیکھو ان دونون مین سرگوشی کیا ہورہی ہے (نواب آسمان جاہ سے) یہ تم لوگون مین کیا بات ہورہی ہے۔

نواب آسمان جاہ۔ (ہنسکے) تقی خان مین اور مجھہ مین معاہدہ ہوا ہے کہ ایک رات کے واسطے اپنی اپنی بی بی بدل ڈالین۔

مشتری بیگم۔ چلو پہلے ہمایون جاہ (شہزادی بیگم کے شوہر) سے یہ شرط کرآؤ تو باتین کرنا۔

آفتاب غروب ہوچکا تھا کہ یہ سب مکان مین پہونچے۔ شہزادی بیگم بڑی بیگم کی ملاقات کو آئی تھین۔ نواب آسمان جاہ بہادر کو دیکھکر ان کے

پاس آئین۔

شہزادی بیگم۔ لو بھئی مین نے تو اپنا کام کرلیا۔ ساری چیزین تیار ہین۔ اب تم ریل کا تو انتظام کرلو۔ ایک گاڑی خاص کرنا۔

مشتری بیگم اور نواب آسمان جاہ مسکرانے لگے اور خورشید بیگم بھی سر نیچے کرکے مسکرانے لگین۔

شہزادی بیگم۔ یہ تم لوگ مسکرا کیا رہے ہو؟۔

نواب آسمان جاہ۔ کچھ نہین۔ یون ہی۔ باجی تم سے ایک بات پوچھتا ہون سچ سچ کہنا۔ تمکو مجھ سے محبت ہے یا نہین۔ تمکو میری خاطر منظور ہے؟

شہزادی بیگم۔ لڑکے اپنا ساجی ہر کسیکا سمجھتا ہے۔

نواب آسمان جاہ۔ یہ تو نہ کہو مین تو تمکو اپنی مان کے برابر جانتا ہون۔

شہزادی بیگم۔ پھر تو اس سے مطلب کیا؟۔

نواب آسمان جاہ۔ مطلب یہ ہے کہ میرا جی اس شہر مین ایسا لگ گیا ہے کہ اب یہین رہنے کو جی چاہتا ہے۔ تم خوشی دل سے اجازت دو کہ مین یہین رہون۔

شہزادی بیگم- وہان کا مکان کیسا بے رونق ہو جائیگا-

نواب آسمان جاہ- کیون آخر تم ہو یا نہین؟-

شہزادی بیگم- (تھوڑی دیر بعد سوچکر) اگر میرے دلسے پوچھو تو میری تو یہی خواہش ہے کہ اپنے باپ مان کی ڈیوڑھی آباد کرو- دولھن کو لیچلو- لیکن جب تم اسقدر اصرار کرتے ہو تو مجبور- مگر اتنا پھر کہونگی کہ اگر زیادہ نہین تو پندرہ بیس دن کے واسطے بھی دولھن کو لیچلنا مناسب ہے آخر وہان سارے کنبہ کا کنبہ لو لگاے بیٹھا ہوا ہے- دولھن کی رونمائی کرانی ضرور ہے-

نواب آسمان جاہ- آج شب کو سوچ لون تو کل جواب دون-

شہزادی بیگم- (ہنسکے) یہ کیون نہین کہتا کہ جورو سے پوچھ لون تو جواب دون-

نواب آسمان جاہ- (شرماکے) اب جو سمجھو-

شہزادی بیگم- مین بہت خوش ہوئی کہ تم دونون مین اسقدر محبت ہوگئی ہے- اللہ کرے ہمیشہ ایسی ہی قایم رہے-

یہ کہکے شہزادی بیگم بڑی بیگم پاس چلی آئین۔ نواب آسمان جاہ نے خورشیدی بیگم سے کہا کہ اب بتاؤ تمھاری کیا راے ہے؟۔ مین نے سب تمھاری راے پر چھوڑ دیا۔ جو کہو تمھاری خاطر منظور کرونگا۔

خورشیدی بیگم۔ ایک مہینے کے واسطے جاؤنگی۔ شہزادی بیگم کے کہنے کے خلاف نکرونگی۔

نواب آسمان جاہ۔ خدا تمکو سلامت رکھے۔ اسوقت تم نے مجھکو نہایت خوش کیا۔

نواب آسمان جاہ نے شہزادی بیگم کو کہلا بھیجا کہ تمنے جو کہا تھا وہ مین نے منظور کیا۔ جب تمھاری خواہش ہو رخصتی کراؤ۔

جب نواب آسمان جاہ باہر چلے گئے تو مشتری بیگم نے کہا۔

مشتری بیگم۔ یہ کیا کیا؟ جب منہ تک میوہ آچکا تو کھانے سے انکار

خورشیدی بیگم۔ بہن مین جانتی تھی کہ اگر مین جانے سے انکار کرتی تو وہ کبھی مجھکو لیجانے پر آمادہ نہوتے۔ لیکن خیال تو کرو کہ انھون نے کسقدر میری وجہ سے جفاکشی اختیار کی۔ ایک طرح سے گویا جلاوطنی اختیار کی

دوسرے شہزادی بیگم اپنے دل مین یہی کہتین کہ ابھی ایک مہینہ بھی نہین ہوا کہ بی بی نے بھائی بہن مین اختلاف ڈال دیا۔ مین تو یہ بھی نہین چاہتی کہ میری وجہ سے اونپر کسیطرح کی بدنامی ہو۔ اور پھر ایک مہینے کی بات کیا۔ بات کی بات مین کٹ جاتا ہے۔

چار پانچ روز کے بعد شہزادی بیگم مع نواب آسمان جاہ اور خورشیدی بیگم ایک فرسٹ کلاس کی گاڑی مین بیٹھ کر لکھنئو روانہ ہوئے۔ گھر پہونچ کے شہزادی بیگم نے موافق اپنے نام ونشان کے خوب دھوم دھام کی دعوتین کین۔ جب مہینا ختم پر آیا تو شہزادی بیگم نے خورشیدی بیگم کو گلے سے لگا کر رخصت کیا۔ امام ضامن کی اشرفی باندھ دی اور نواب آسمان جاہ سے کہا کہ چھٹے چھ ماہے تو ملاقات کو آیا کرنا۔

نواب آسمان جاہ ۔ یہ تمھارے کہنے کی بات ہے۔ میرا جی بغیر تمھارے دیکھے رہ سکتا ہے۔ لیکن باجی! تم بھی کبھی وہان آیا کرنا۔ نہین مجھسے وعدہ کرو کب آؤگی۔

شہزادی بیگم۔ اللہ کرے آجکے نوین مہینے تمھارے گھر لڑکا پیدا ہو تو اوس مین کھچڑی لیکر آؤنگی۔ لڑکا نہین لڑکی پیدا ہو۔

نواب آسمان جاہ۔ یہ کیون؟-

شہزادی بیگم۔ لڑکی اگر پیدا ہوئی تو میری بہو ہوئی۔ سعید بخت (شہزادی بیگم کا اکلوتا بیٹا) کی دولھن۔ اب دیکھنا ایسا نہین کہ اوسوقت مکر جاؤ اور وہین کسی سے نسبت ناتا کر دو۔

نواب آسمان جاہ۔ ایسا ہوسکتا ہے۔ کبھی نہین۔ دیکھہ لینا کہین تم ہی مکر جاؤ تو تعجب نہین۔

شہزادی بیگم۔ اچھا دیکھنا۔

قصہ مختصر یہ لوگ شہزادی بیگم سے رخصت ہو کر بڑی بیگم کے یہان پہونچے اور ہنسی خوشی بسر کرنے لگے۔ خدا کی قدرت خورشیدی بیگم و مشتری بیگم دونون کو حمل رہا اور کچھہ دن آگے پیچھے خورشیدی بیگم کے بیٹا اور مشتری بیگم کے بیٹی پیدا ہوئی۔ ابھی چلہ بھی پورا نہین ہوا تھا کہ دونون کی نسبت ایک دوسرے سے

قرارپائی۔

اب اس ناول کو مین ختم کرتا ہون انشاء اللہ تعالے اگر حیات باقی ہے اور زمانہ نے فرصت دی تو ان لوگون کی طرز معاشرت و تعلیم اطفال کے بیان مین ایک دوسری کتاب تیار کر کے نذر شائقین کرون گا۔

قلم شکستم و مضمون مختصر کردم
کہ نیست طرز ادب گفتگوے طولانی

تمت

ترانہ سنجی عندلیب قلم۔ رنگین رقم۔ ناظم بیمثال۔ شاعر باکمال
مجموعہ دانش وکمال۔ متکی اریکۂ عظمت واجلال۔ نازک خیال
قبلۂ معظم وکعبۂ مکرم۔ جناب اخوی شرافت الدولہ مولوی
سید اشرف الدین احمد خان بہادر متولی امام باڑہ محسنیہ ہوگلی
دام ظلہ العالی

حمد خداوندیست کہ کارنامۂ لیاقت اردوے معلی را بجلوہ گاہ طبع رسانید
ومدح مصطفی است کہ باوجود ہجوم افکار وکثرت کاروبار اندرین روزگار از لطف
خالق جبار قصۂ عجیب وفسانۂ غریب بزبان خوش وطرز دلکش گفتہ
نثرش سلاست قرین ست ونظمش ملاحت آگین مضامینش فراوان شیرین
ونکاتش از حد نمکین تمہید واقعات را چون تمہید واقعات عالم پرداختہ و
تحریر سوانحات را مثل تحریر سوانحات بنی آدم ساختہ راقم آثم درین باب
چہ گوید وچہ تحریر سازد الحق کلامش آبداری سلک لآلی است وبصفائی
چون آب زلال۔

قطعہ

افسانۂ دلچسپ چو شد طبع درین عصر | وصفش نتوان کرد کہ معیار کمال است

هر سانحۂ آن مجمع حالات دل انگیز — هر واقعۂ آن موقع اسرار و صالات
هر مطلب آن مطلب ارباب محبت — هر مقصد آن مقصد خوبی و جمال است
افسانۂ بے مثل رقم گشت باُردو — از افضل دین آنکہ کلامش چو کمال است
نثرش ہمہ جا غیرت افسانۂ آزاد — با سلسلۂ نظم کہ مفتاح خیال است
ہر نکتہ او نکتۂ اصحاب معانی — فضلش بہ وقاریست کہ طغرائے ہلال است
در خلق و مروت و تحمل بزمانہ — چون باب بزرگش ہمہ جا نیک مآل است
ماند بجہان تا کہ جہانست جہاندار — از حکم خداوند کہ دارائے جلال است

ولہ قطعۂ تاریخ طبع

رنگین بیان ملیح قصص عین اختراع — پر لطف در سوانح و سرچشمۂ نفاع
از فکر تیز افضل دین در سن مسیح — مجموعۂ ریاض سخن گشت انطباع
۱۹۰۵ء

از نتائج فکر بلند و طبع آسمان پیوند۔ بلاغت مآب۔ سخن گوئے لاجواب۔ فضیلت دستگاہ۔ معلّے جائیگاہ۔ اخی معظم مولوی سید عبداللہ خانصاحب۔ آہ

پلا ساقی شراب ارغوانی — کہ سر سے تازہ ہو لطف جوانی
ٹپک دے جام جم کو گو جسم پر — مرا چلّوئے احمر سے دے بھر
خم و خمخانہ با جوش و خروش است — بدہ ساقی کہ وقت نا و نوش است
دبا دم دے شراب پرتگالی — مرا چلّو ہونے پائے خالی
برین ہوئے مو سپید من خنابند — بہ ابکار مضامین ساز پابند

سماں سحر پر کا چھایا ہوا ہے | قلم رقص پری دکھلا رہا ہے
عجب انداز کی شوخی بھری ہے | قلم ہے ہاتھ مین گویا پری ہے
روش مین روکش کبک دری ہے | مگر از شہپر بال پری ہے
بیان جودت طبع سے منظور | قلم تھمتا نہین ہے چشم بد دور
کسی پرکار کی مدحت ہے درپیش | قلم کا حوصلہ ہے بیش از بیش
ثنا کس شوخ کی ورد زبان ہے | دماغ کلک پا بر آسمان ہے
عزیز از جان و ابن عم ذی جاہ | بحسن شرف ذاتی افضل اللہ
عجب دلچسپ لکھا ہے فسانہ | کہ جسکا مشتری ہے یک زمانہ
بلاغت اوسکی دقت سے بری ہے | فصاحت کوٹ کوٹ اسمین بھری ہے
مضامین جواہر سے بھری ہے | کتاب ہے یا دکان جوہری ہے
ہر اک صفحہ ہے گلزار معانی | نضارت بخش باغ زندگانی
اگر اوسکے گلشن رنگین کو دیکھین | خطائی پھر نہ باغ چین کو دیکھین
جب اوس گلدستۂ چینی کو دیکھا | زبان سے بے خطا یہ قطعہ نکلا

قطعہ

عزیز و زور بازو راحت جان | سعادتمند ابن عم ذیشان
ملک سیرت منوچہر آسمان جاہ | ہے جسکا مشتری خورشید دوران
جوان بخت و جوان دولت جوان سال | جوان مرد و جوان ہمت آحسان
حکیم و حاکم ملک معانی | سخن فہم و سخن سنج و سخندان

طبیعت مین ہے وہ زور خداداد — کہ اقلیم سخن ہے زیر فرمان
ہزارون تختے پھولونکے جمائے — کہین گر آگیا ذکر گلستان
کہین ہے بلبل و گل کا تماشا — کہین بادِ بہاری ہے خرامان
کہین پھولا ہے گلشن مین نیا گل — ہوئی ہے سیر مین کچھہ سیر بستان
کسی کے دلمین ہے دھڑکن سی پیدا — کوئی پھاندا ہے دیوار گلستان
کسی پر شوخ چشمی کا ہے الزام — کوئی انگشت حیرت ہے بدندان
کہین معشوق و عاشق کو ملایا — مگر دونون کو رکھا پاکدامان
کہین ہے شورشِ سوداگا ندکور — کہین ہے ذکر خوے نیکبختان
کہین بات آپڑی ہے عالمانہ — تو غزالی ہے اک طفل دبستان
کہین تشبیہ قومی مین لکھی ہین — دلیلین کافی و پر زور برہان
ہر اک فقرہ نپہ لوٹا جاتا ہے جی — کھچا جاتا ہے از خود دلکا دامان
یہ قصہ ہے کہ ہے اک کارنامہ — مفید خاص و عام از جنس انسان
کہانتک لکھتا جاؤن مدح ممدوح — رہون تحریر کا کب تک ثناخوان
کہ ہے تحریر اوسکی جوہر فرد — وہ خود ہے افتخارِ نکتہ سنجان
مگر لازم ہے فکر سال تصنیف — پسندِ خاطرِ نازک خیالان
تو با تعمیم و بے تعمیم و تخریج — لکھا کچھہ از خیالاتِ پریشان
برآمد از لبِ بام "اختر صبح" — سن ہجری بہ تعمیم اے سخندان
۱۳۰۳ھ
لکھا پھر مصرعۂ کامل بتاریخ — "ہہین گلدستۂ تعلیم نسوان"
سنہ ۱۳۰۳ھ

قطعۂ دیگر بہ تعمیہ بائے پند و الف اکثر

ابن عم نے لکھا یہ قصہ خوب — نثر بھی خوب نظم بھی مرغوب
سن ہجری کہا یہ ہاتف نے — کر کے اعداد تعمیہ محسوب
از سر پند و ہم سر اکثر — "ہے سعادت کی کیمیا کیا خوب"

سنہ ۱۳۰۳ھ

فضل فرمائے خدائے دو جہان — اے انیس و غمگسار بیکسان
سر سے ظل سرپرستان اٹھ گیا — رحم کر بر حال باقی ماندگان
سیما ابن عم جنت مکان — افضل الدین افتخار خاندان
راحت جان مایۂ عیش و سرور — زور بازو و عصائے ناتوان
نکتہ بین و نکتہ چین و نکتہ رس — نکتہ فہم و نکتہ سنج و نکتہ دان
لکھ چکا قصہ کو جب تمت بخیر — ہاتف غیبی نے فرمایا کہ ہان
ہے مئے مضمون سے پر خم کتاب — طالبو لو مے بساغر نوشجان

سنہ ۱۸۸۶ع

قطعۂ دیگر لفظی و معنوی سنہ ۱۸۸۶ع

الٰہی دودمان ابن عم پر — کر اپنے فضل سے رحمت کی بارش
خصوصاً ابن عم افضل الدین — کہ جسنے کی ہے مجھپر یہ نوازش
کہ مین بھی اپنی کچھہ کالیوگی سے — کرون اعداد کے حرفونکی بندش
نظر آیا سواد ملک معنے — جو دیکھا قصہ کا طرز نگارش
فصاحت اور بلاغت اور متانت — ہر اک فقرے سے کرتی ہے تراوش

یہ نسخہ ہے کہ ہے کان معانی
نکلتے جاوین پر جوہر مضامین
عجب دلچسپ قصہ ہے سراپا
کتابت سے ہوئی فارغ جو تصنیف
لکھا لفظاً و معناً عیسوی مین

زر مضمون سے بھر ہین بے غل و غش
جہان تک کرتی جاوے طبع کاوش
کہ خود سے جودت طبع کو نازش
تو فکر سال کی کی دل نے کوشش
سنہ ہجدہ و آت ہشتاد باشش
۱۸۸۶ء

قطعہ دیگر در سمت بکرمی

کیا لکھا ہے ابن عم نے یہ کتاب
لطف مضمون پر جو کی مین نے نظر
شوخی کلک ایسی یہ نازک خیال
درج مضمون ہے کہ برج آفتاب
ہے سواد حرف گویا شام وصل
فکر کی سن کی تو ہاتف نے کہا

نکتہ سنجون کے یہ قابل دید ہے
خوب دیکھا دید ہے نہ شنید ہے
ملہم غیبی کی بس تائید ہے
ولیے جسکا مشتری ناہید ہے
اور بیاض صفحہ صبح عید ہے
بکرمی سن "خاور خورشید" ہے
سنہ ۱۹۴۲

دیگر در سنہ فصلی بہ تعمیم الف

ابن عم خوش سیر حشمت مآب
از پئے تعلیم ابناے زمان
ارمغان فصلی مین ہاتف نے کہا

دفتر عالم کا فرد انتخاب
پر دہ قصہ مین لکھی یہ کتاب
از سر آرایش سال کتاب
۱۲۹۳ فصلی

قطعہ تاریخ از نتیجہ افکار دُربار شمع محفل سخندانی سراج بزم خوش بیانی
رشک فطرت و فائق جناب مولوی علی بخش صاحب شائق

کسی جائی سی ساقیا جلد آ کہ دور دخت رز آیا — بہار آئی فضل کے دن ہین کیا اچھا زمانہ ہے
نہ شیخ پر دغل ہے جسکو غمازی کا لپکا تھا — نہ ہے اب محتسب جسکا طریقہ جابرانہ ہے
کہان ہے واعظ خود سر کی اب وہ گرم بازاری — پریشان سر بسر تسبیح کا زاہد کے دانہ ہے
دکان زہد سرد اور گرم ہے بھٹی کلالونکی — در دار الشریعت بند ہے وا بادہ خانہ ہے
ہے جام بادۂ گلگون کسی دست حنائی مین — کسیکے لب پہ ذکر بلبل و گل کا فسانہ ہے
ہرا سر سبز ہے جس سمت دیکھو دامن صحرا — ہوا بھی معتدل ہے ابر رحمت شامیانہ ہے
اوگے ہین دشت مین لالے تو گلشن مین ہین گل خندان — فراز شاخ گل پھر بلبلونکا آشیانہ ہے
ہین دست شاخ گل مین طفل غنچہ مائل خندہ — ہوا خواہان گل مین تہنیت کا شادیانہ ہے
ہوائے نکہت گل سے مشام جان معطر ہے — نشاط دل نوا سنجان گلشن کا ترانہ ہے
مزا ہے ساقیا اسوقت دور ساغر مے کا — یہ دن ہے مغتنم اور زندگی کا کیا ٹھکانا ہے
پلا جلدی کہین نام خدا وہ بادۂ گلگون — کہ جسکی سرخوشی لطف حیات جاودانہ ہے
وہ مے دے جو مرے ذہن رسا کو تازگی بخشے — کہ مجکو خواہش تصنیف تاریخ فسانہ ہے
فسانہ ایسا افسانہ کہ کل دنیا کا افسانہ — حقیقت مین مقابل اوسکے اک دفتر پرانا ہے
لکھی ہے اپنی دل افضل الدین خان احمد نے — کہ جسکا دل سے طالب جی سے راغب اک زمانہ ہے
نہین ہی نام صرف افضل کہ ہر فضل و شرافت مین — جو افضل ہین اونھون نے خود سے افضل انکو مانا ہے
فسانہ انتخاب دہر ہے اور یہ مصنف بھی — خدا کے فضل سے افراد عالم مین یگانہ ہے

یے تاریخ افسانۂ دل پر ذوق شائق نے
کہا مطبع ہے مطبوع اور بہت پیارا افسانہ ہے
سنہ

تحریر پُر تنویر نکاشتہ قلم سعادت توام ہمرنگ اقف و واصف
شاہ نور الحسن صاحب منصف

کہاں ہیں شاعران نکتہ پرور ۔ کدھر ہیں ناقدان عیسوی دم
سخن کا ہے سراسر گرم بازار ۔ پکاریں آتی ہیں کانون مین پیہم
کوئی کہتا ہے گلدستہ کھلا ہے ۔ کوئی کہتا ہے جادو کا ہے عالم
بجا ہے ۔ ہے غضب ہی کا یہ ناول ۔ رولائے گہ کرے دل شاد و خرم
کبھی بتلائے بزم ناز کا حال ۔ کبھی دکھلائے حال بزم ماتم
کبھی تعلیم نسوان پر ہو مائل ۔ کبھی لے بیٹھے جھٹ سے قصۂ غم
سنائے گاہ عشق پاک کا راز ۔ دکھائے گاہ لطفِ وصل باہم
نمایش کا کبھی نقشہ جمائے ۔ کبھی انعام دلوائے دمادم
بڑھائے گاہ دل اہل فنون کے ۔ ارادے کسب کے ہون تا مصمم
گھٹائے گہ خوشی ذکر الم سے ۔ کھُلین تا انقلابِ حالِ عالم
نہین ناول ۔ ہے مجموعہ خرد کا ۔ خرد پر رقص کا جس سے ہے عالم
مصنف افضل الدین احمد اسکے ۔ ہین اسرار سخن دانی سے محرم
علوم مغربی مین ہین وہ یکتا ۔ سدا عقل فرنگ اونکی ہے ہمدم
فنون مشرقی مین ہین وہ ماہر ۔ غضب اشراق کا دلبر ہے عالم
کہا مجھ سے کہ لکھ تاریخ منصف ۔ کہا مین نے ۔ نہین مین اس سے محرم
کہا لکھ بھی کہین ۔ ناچار لکھا ۔ چھپا اب ناول خورشیدی بیگم
۱۳۰۳ھ

ولہ

منتظر ہون مین ساقیا جلد آ　　بھر کے جام شراب مجھکو پلا

گلشنون مین بہار آئی ہے　　موسم طبع آزمائی ہے

آ خبر میری جلد لے ساقی　　صبر مجھکو نہین ہے اب باقی

فصل گل مین جو ہے خمار مجھے　　جام مے کا ہے انتظار مجھے

دے مجھے ساغر مئے گلنار　　آج جوبن پہ ہے عروس بہار

اک مصنف کا وصف کچھ مین لکھون　　نشہ مین طبع ہو مری موزون

واقعی ہے جو حال - لکھون مین　　ناول نو کا سال لکھون مین

واقعہ یہ کیا ہے جس نے بیان　　نام ہے اونکا افضل الدین خان

باڑھ مین بحر افتخار کے ہین　　فخر وہ صوبہ بہار کے ہین

ناول اردو لکھا ہے اک نایاب　　عالم ہر علوم ہین وہ جناب

ہے اثر خیز جو عبارت ہے　　روزمرہ مین کیا فصاحت ہے

اوسکے فقرون کا ہے دلون پر اثر　　اک مرقع ہے گویا پیش نظر

طرز ہر اک سے ہے جداگانہ　　ہے عجب دلفریب افسانہ

جسکا شائق تمام عالم ہے　　وصف اوسکا جو کچھ ہو وہ کم ہے

اوسکے چھپنے کا آج سنکر ذکر　　قطعہ تاریخ کی مجھے ہوئی فکر

پھر مصمم جو یہ ارادہ ہوا　　طبع موزون کا یہ تقاضا ہوا

لکھنا منظور ہجو ہجری سال　　کہدو منصف - "نوادرات خیال"

١٣٠٣ھ

بلند پروازی عنقاے خیال۔ عندلیب رنگین مقال۔ ہماے اوج دانش وکمال۔ طوطی شکرستان شیرین بیانی۔ قمری شاخسار ہمہ دانی۔ ہمزبان بلبل شیراز۔ جناب مولوی عبدالغفور صاحب شہباز

واقع مین دو چیزین موضوع سخن وری ہین۔ ایک تو عالم اس حیثیت سے کہ وہ اپنی مختلف کیفیات اور انواع حوادث و انقلابات سے انسانی طبیعت پر کون کون سے اثر ڈالتا ہے۔ دوسری طبیعتِ انسانی اس حیثیت سے کہ وہ اون مختلف کیفیات اور انواعِ حوادث و انقلابات سے کون کون سے اثر قبول کرتی ہے۔ غرض علاقۂ تاثیر و تاثر اور رابطۂ فعل و انفعال جو عالم اور انسانی طبیعت کے درمیان ہے۔ بس وہی اصل اصول سخن وری ہے۔ اوسی کی رعایت ہر اہل سخن کا کام ہے۔ جتنے ماہرین سخن ہین وہ پہلے اوسی علاقے اور رابطے کے دریافت کرنے مین عرق ریزی اور کوشش وسعی کرتے ہین بعد اسکے جن کیفیات اور حوادث و انقلابات کو تاثیر مین زیادہ پاتے ہین اون کو گوشۂ خاطر مین خاص جگہ دیتے اور بوقتِ مناسب اون کے ہی ذکر سے اثر مطلوب پیدا کرتے ہین۔

ایشیا کے سخنورون مین ایک غلط خیال یہ عام ہو رہا ہے کہ اصل اصول سخن وری وزن ہے۔ حال آنکہ یہ محض غلط ہے۔ اسلئے کہ وزن تو منجملۂ عوارض آواز ہے۔ اور یہ معلوم ہے کہ آواز ایک خاص تغیر و انقلاب کا نام ہے جو اجسام کی موجی حرکت سے پیدا ہو کر کسی لچک دار واسطے کے ذریعے سے کانون سے

ایک خاص علاقۂ احساس بہم پہونچاے۔ مناسبت وعدم مناسبت تو اس خاص تغیر و انقلاب کے عوارض مین داخل ہے۔ یعنی جب وہ کوئی خاص وزن رکھتا ہو اور کانون پر ایک خاص ترتیب کے ساتھ اثر ڈالے تو اوسکو موزون مناسب تقطیع دار ذو بحر کہین گے ورنہ ناموزون۔ نامناسب۔ تقطیع سے گرا ہوا۔ بحر سے خارج۔ تال سے باہر۔ اگر وزن کو اصل اصولِ سخن وری ٹھہرایا جاے تو خوش آوازی اور سُریلے پن نے کونسا قصور کیا ہے کہ اوسے بھی اوس مین شریک نہ کرلین باوجودیکہ اصلِ اصول موسیقی ہے خلاصہ یہ کہ وزن اور اعتدال موضوع سخن وری نہین بلکہ داخل موضوع ہین۔ چونکہ وزن اور اعتدالِ آواز کا انسانی طبیعت پر بڑا ہی قوی طلسماتی اثر ہوتا ہے اس لئے قدمانے اِن کو سخن وری کا جزء لاینفک سمجھ رکھا تھا۔ اولاً تو نثر مین کبھی وہ کوئی خیال ظاہر ہی نہ کرتے اور جو شاذونادر کبھی کرتے تو وہان بھی رعایتِ سجع و قافیہ و ترصیع و تجنیس و دیگر صنائع و بدائع لفظی سے باز نہ آتے۔ اس سے اظہار مطالب مین انواع قسم کی دقتین پیدا ہوتی تھین اور نتیجہ یہ ہوتا تھا کہ مصنفین کی تعداد بہت کم ہوتی تھی اور تصانیف کے سمجھنے والے بہ دقت ہاتھ آتے تھے۔

یہ خیال ابتدا مین عرب والون کا تھا۔ اونسے وسط ایشیا والون نے لیا۔ اور وسط ایشیا والون سے اردو کے سخن ورون نے۔ ولی۔ میر۔ سودا۔ ناسخ۔ آتش۔ مصحفی۔ درد۔ ذوق۔ مومن۔ وغیرہ نے جو کچھہ کہا پابندی وزن کہا۔ نثر کو اپنے

کسر شان اور خلافِ رتبۂ سخن وری سمجھے۔ انگریزون کی حاجتون اور کوششون نے باغ و بہار۔ آرائش محفل قصہ گل بکاولی۔ اخلاق ہندی وغیرہ کتابین تصنیف کرا کے نثر مین سخن وری کی ہدایت کی۔ چنانچہ میرزا رجب علی بیگ سرور نے فسانۂ عجائب۔ فسانۂ عبرت۔ گلزار سرور وغیرہ کتابین لکھ کر نثر اردو مین سخن وری یعنی نثاری کی بنیاد مستحکم طور پر قائم کر دی۔ مگر ساتھ ہی اون کی طرز عبارت کی دقت اور مطالب کی پیچیدگی نے بالطبع لوگون کو یہ سبق بھی دیا کہ نثر مین صنائع و بدائع کی قید سخت اصل مطلب مین بڑا فتور ڈالتی ہے عین اوسوقت جبکہ صاحب فسانہ کی تصانیف فن قافیہ سنجی اور رعایت لفظی مین اپنے جوہر دکھا رہی تھین اور لوگون کو اسی قسم کی جوہر نمائی کی ترغیب دے دے کر جادۂ تسخیر طلسم حیرت۔ سروش سخن وغیرہ کتابین تصنیف کرا رہی تھین غالب کی اردوے معلی نے شاہجہان آباد مین جلوہ گر ہو کر سہل ممتنع قافیہ پیمائی کا رستہ بتایا اور بے تکلف بامحاورہ سیدھی سادی نثر لکھنے کا ڈھنگ سکھایا۔ پھر اسکے بعد تو مرآۃ العروس۔ بنات النعش۔ توبۃ النصوح۔ فسانۂ مبتلا قصہ سینڈفورڈ و مرٹن۔ واقعات رابنسن کروسو۔ قصہ گلاب و چمیلی۔ مجالس النسا۔ فسانۂ آزاد۔ چتر بہیلی۔ سگھڑ سہیلی۔ فسانۂ فیروز و گلنار اور نہین معلوم کون کون کتابین دیکھتے ہی دیکھتے تصنیف ہو گئین۔ انھین تصانیف کا فیض اثر ہے کہ اس صوبۂ بہار مین بھی بعض اولو العزم نے قصد کیا اور کسیقدر کامیاب ہوے۔

عربی و فارسی و اُردو ان تین زبانون کی سخن وری زیادہ تر حسن و عشق سے بحث کرتی رہی ہے۔ اور حق یہ ہے کہ حسن کیفیاتِ عالم مین گویا سب سے زیادہ قوی کیفیت فاعلی ہے اور عشق کیفیاتِ طبیعتِ انسانی مین سب سے بڑھ کر کیفیتِ انفعالی ہے۔ وہ علاقہ جو درمیان شے حسین اور طبیعت انسانی کے ہے واقع مین بڑا ہی سحر آگین علاقہ ہے۔ اس سے چشم پوشی کرنی کسی سخنور کو جائز نہین۔ باغ و بہار۔ کیفیتِ دریا۔ لطف صحرا۔ حسنِ شب ماہ وغیرہ باتین جو ضمناً بیان کی جاتی ہین زیادہ تر اسی علاقہ کے فروغ دینے کو ہوتی ہین۔ لیکن پہلے زیادہ تر اس حسن و عشق کا چرچا نظم مین تھا اور اب نثر مین بھی پھیلا جاتا ہے اور یہ ایک عمدہ بات ہے۔

حسن و عشق کی جتنی قدیم تصنیفین ہین اون مین غالباً کوئی بھی ناپاک خیالات اور دور از عقل منصوبون سے خالی نہین۔ اگرچہ بذاتِ خود انسانی قلوب پر بہت اثر ڈالتی ہون مگر اُونسے عالم انسانی کو سوا ضرر کے کوئی بڑا فائدہ حاصل نہین ہوتا۔ حال آنکہ اس قسم کے مصنفات مین جہان اور امور کا لحاظ ضرور ہے وہان اسکا خیال بھی لابد ہے کہ اونسے نوع انسانی کو کوئی نقصان نہ پہونچے۔ قرینے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حسن و عشق کی قدیم تصنیفین زیادہ تر امرا اور ملوک کے دیوانہ بنائے رکھنے کو ہوا کرتی تھین تاکہ اون کے ملازمین کو دست برد کا کافی موقع ملے۔ مگر تہذیب یافتہ ملکون مین اس غرض سے یہ تصنیفین ہرگز نہین ہوتین بلکہ اس مطلب سے ہوتی ہین کہ جب

لوگون کو اپنے اہم مشاغل زندگی سے کسی قدر تکان پیدا ہوا اور طبیعت ملول ہو جاے
تو تکان کے رفع کرنے اور طبیعت کو قابل کار بنانے اور ہشاش بشاش
رکھنے کے لئے بیٹھکر گھڑی دو گھڑی ان کا مطالعہ کرین اور جی بہلا کر کچھہ دیر
مین تازہ دم ہو جائین - ایسے وقت مین ہم فسانۂ خورشیدی کو جس قدر و وقعت
کی نگاہ سے دیکھین کم ہے -
اس فسانے مین جسکا محل وقوع کلکتہ ہے حسن وعشق سے بحث کی ہے مگر بہ پیرایۂ
جدید دلربائی و دلدادگی کو بیان کیا ہے لیکن بطرز نو - خورشیدی کی حسن صورت کو
حسن تعلیم - حسن عادات حسن اخلاق وغیرہ خوبیون سے مرصع کر کے آسمان جاہ
کے لئے دلربائی کا ایک بیساختہ عبادت طلب - خواہ مخواہ پرستش رُبا پتلا بنایا ہے
آسمان جاہ کو باہمہ علم و دانش و فکر بلند و خیال عالی اتفاق ناگہانی کے پنجے
مین ڈال کے جوش جوانی کے ہاتھون کوچۂ عشق مین حیران و سرگردان پہونچایا
اور ہمہ تن دلدادگی کر دکھایا ہے - خورشیدی کے جہان گرد پدر بزرگوار
کی دوراندیشی کو بیچ مین حائل کر کے آتش شوق کو خوب ہی بھڑکایا ہے - عین
اوس وقت جب کہ آتش شوق بیطور بھڑک رہی ہے حسن کے دل مین سیر باغ
کی اومنگ پیدا کی ہے اور دیوار پھاندنے مین عشق کی مشق دکھائی ہے -
سبحان اللہ کیا مقام ہے کہ ادھر حسن تو سواد اسے عصمت
عفت - حیا - غیرت کے تقاضے سے منہ پھیرے بدن چرائے
سمٹا سکڑا چپ دم بخود گھڑا زمین مین گڑا جاتا ہے - کچھہ منہ سے نہین پھوٹتا -

اور وہ عشق حوصلہ پرداز دیوانہ وار ہزار زبان سے اپنی دلی آرزوؤن اور عشقی ولولون کو بیان کرتا اور خودکشی کی دھمکی دے کر حسن کی ہمدردی کو جوش مین لاتا اور خلاف امید تسلّی کی دلفریب باتین سُن سُن کر پھولا نہین سماتا ہے باغ کی اتفاقی ملاقات سے پہلے عاشق جانباز کا مضطرب ہونا اور مالن کا بھیس بدل بدلکر بار بار جانا اور معشوقہ طناز سے دھوکے مین مطلب کی بات دریافت کرنا اور پوری طرح حسن و قبح سے واقف ہونا اور پھر براہ شوخی یا بدحواسی عشق راز کو افشا کر دینا اور محلسرا کی خاص مالن کو جھڑکیان کھلوانی اور کہین کا نہ رکھنا وغیرہ باتین اہل مذاق کو کمال مزہ دینگی-

فقط آسمان جاہ اور خورشیدی ہی کا اس فسانے مین ذکر نہین بلکہ نواب تقی خان اور مشتری کا بھی مذکور ہے - نواب تقی خان آسمان جاہ کے یار غار ہین اور مشتری خورشیدی کی پیاری بہن - پس ان چارون کے معاملات عشق دیکھا بھالی - وصال وغیرہ امور مین قریب قریب یکسان اور باہم دست و گریبان ہین - فرق صرف اسقدر ہے کہ نواب آسمان جاہ اور خورشیدی کے معاملے مین ایک عجیب طریقے سے مالن کے بھیس مین عشق کی جرأت دکھلائی ہے اور نواب تقی خان اور مشتری کے معاملے سے نکاح ثانی کی ترغیب دلائی ہے - مشتری کی بیوگی کے ضمن مین انکی والدہ کی بیوگی کا ذکر بھی آگیا ہے جو کثرت مصائب کے سبب واقع مین نہایت دردناک اشک طلب اور ماتم خیز ہے اور اوس سے رقتِ قلب کا بہت ضروری فائدہ حاصل ہو سکتا ہے -

کسی مقام پر ایک علامۂ وقت مولنا عبد الستار صاحب سے طرز لباس اور

وضع اکل وشرب پر بحث آپڑی ہے - حضرت علامہ نے سخت مُنہ کی کھائی اور قائل ہوکر بھاگ کھڑے ہوے - اس بیان سے جس مین شوخی طبع کوٹ کوٹ کر بھری ہے مقصود یہ ہے کہ آج کل ہمارے بعض مولویون کے خیالات کسقدر پست ہین اور اون کی طرز استدلال کو واقعات نفس الامری سے کسقدر دوری ہے - ممکن ہے کہ جس پہلو کو مولٰنا نے اس فسانے مین اختیار کیا ہے اوس کی خوبی اور حقانیت کے ثبوت مین بعض قوی دلیلین بھی دی جائین اور ایسی کہ جنکو سب لوگ تسلیم کرین مگر اون دلیلون کا اگر ذکر کیا جاتا تو حال کے کٹھ ملاؤن کی طرز استدلال کی پوری تصویر ہماری نگاہ کے سامنے نہ ہوتی - جہان تک میرا ذاتی تجربہ ہے مین نے اکثر ایسے ایسے مولویون کو اسی قسم کی باتین کرتے دیکھا ہے -

مس ٹامسن صاحب جن کا فیض تعلیم چارون عاشق ومعشوق کو اپنے کنار تربیت مین لئے ہوے ہے اور جن کی حسن سعی سے چارون کا باہم وصال ہوا خاص توجہ کی مستحق ہین - انکی قوت تعلیمی جیساکہ بیان کیا گیا ہے بہت بڑھی ہوئی ہے - مگر افسوس چونکہ حسن وعشق اس کتاب کا اصل موضوع ہے اس لئے عملی طور پر اوسکا پورا پورا اظہار اس مین نہ ہوسکا - غالبًا اسکی کسر اس کے دوسرے حصہ مین نکال دیجاے گی -

ایک بات اس کتاب مین بہت بڑی خوبی کی یہ ہے کہ جابجا ظرافت خوش طبعی اور مذاق کی باتین اس خوبی اور مزے کے ساتھہ بیان ہوئی ہین کہ باوجودیکہ

کتاب کسی قدر طولانی ہوگئی ہے مگر پھر بھی آدمی اوسکے پڑھنے مین گھبراتا نہین
کہین بی مغلانی کی حماقت بھری باتین دل مین گدگدی پیدا کرتی ہین - کہین
دربان باغ اپنی اکھڑ تقریر سے پیٹ مین بل ڈال رہا ہے - کہین مالی کا لونڈا
سہم سہم کر ہنسانے کی کوشش کر رہا ہے - کہین بڈھی مالن نخرے بگھار بگھا
کر خوشی کا سامان کر رہی ہے - غرض ایک نہ ایک تفریح و مذاق کی بات
ہر جگہ موجود ہے -

اخیر مین مین اس کتاب کے لئے قبولیت عام اور قدردانی جمہور کی دعا کرتا ہون
خدا کرے یہ کتاب مقبول عام ہوکر خوب طرح پھلے پھولے اور اپنی تابڑ توڑ
طعنون سے قوم اور ملک کو پورا پورا فائدہ پہونچائے - آمین -

باڑہ محلہ قاضی معین الدین چک — محمد عبد الغفور شہباز

تاریخ ۱۸ - جولائی ۱۹۰۰ء روز شنبہ

نقاشی مصور رنگین - سزاوار ہزار وصف و تحسین - نادرۂ زمن -
جناب مولوی سید الطاف حسن المعروف بدھومن صاحب متخلص
بسحر سلمہ اللہ الاکبر

لوحش اللہ ای قلم صورت نگار	خوب کھینچی تو نے تصویر گر
تھا تصور مجکو جس خورشید کا	تو نے کس پر تو مین وہ دکھلا دیا
کیا کرون مین وصف اس ایجاد کا	مٹ گیا نقشہ غلط بہزاد کا

حق قلم صورت رقم اوس مصور کی تعریف مین صفحۂ قرطاس پر خوش رقم

ہے کہ جسکے نام نامی کے لکھنے مین سیکڑون نازہزارون افتخار ہے - کاغذ کی سفیدی
عارض جانان کی صفائی دکھارہی ہے بیاض صبح کی رونق مٹارہی ہے -
دوات کی سیاہی زلف خوبان کی چمک بتارہی ہے سواد اللّیل کو شرمارہی
ہے - وہ کون عالی جناب معلی القاب شرافت مآب نجابت انتساب -
آسمان جاہ خورشید کلاہ مشتری خدم انجم سپاہ - مہر سپہر جاہ و جلال
ماہ منیر عظمت و اجلال - اورنگ زیب - اورنگ ریاست - زیب اورنگ رشادت
وشہامت - عنوان کتاب فراست منتخب دیوان کیاست - طغرائے منشور منشور
نور پیشانی عقل وشعور - صفحہ آرائے صحیفۂ فضل وکمال - نازک خیال
رنگین مقال - جوہر آئینۂ فطرت - گوہر خزینۂ مروت - مظہر عنایات گوناگون
مصدر تفضلات بوقلمون - متکی مسند سخنوری - رونق بزم معنی پروری شیوا
زبان - نمکین بیان - کلیم طور روشن بیانی - فروغ محفل نثر خوانی - ناثر
بیعدیل ونظیر - عطارد رقم والا توقیر - یکتائے زمانہ - انتخاب روزگار -
رحیمد العصر ستودہ شعار - صورت گری مین اوستاد - رشک مانی و بہزاد
رنگ طبیعت خداداد - ذی علم وذی استعداد - زبدۂ ارباب دانش وفرہنگ
عمدۂ دانشوران چین وفرنگ - جواہر زواہر - لیاقت اور فضیلت سے پُر
دریاے لطافت اور صداقت کے بے بہا دُر - مولوی سید افضل الدین احمد
خان بہادر موصوف باوصاف حمیدہ ممدوح بالطاف پسندیدہ - رفیع
الشان - بلند ارادہ مخاطب بنواب تفضل الدولہ ادام اللہ افضالہ واقبالہ

ابیات

علم اور فضل مین وہ ہے یکتا — حق نے بخشے ہین مرتبے کیا کیا
عقل کو ناز سر برا اوس سے — فضل سرور خوش ہنر اوس سے
کیا طبیعت خدا نے بخشی ہے — دانش و فہم وہ عطا کی ہے
وصف اوسکا بیان سے افزون ہے — خلق سے اوسکے خلق ممنون ہے
اشرف الناس افضل العالم — احسن الخلق اکمل العالم
چشمۂ جود و معدن اعطاف — منبع فیض و مجمع اوصاف
آفتاب سپہر فضل و کمال — نیّر اوج حشمت و اقبال
نام مشہور ہے بلاغت مین — فرد ہے دفتر فصاحت مین
طرز تحریر سے ہویدا ہے — کہ ہر اک علم مین سلیقا ہے
حلم مین کوہ علم مین دریا — شان و شوکت مین چرخ سے بالا
خوبرو خوش مزاج و خوش تقریر — خوش ادا خوش زبان و خوش تحریر
کیا فراست ہے کیا فطانت ہے — کیا ذکاوت ہے کیا ذہانت ہے
بات مین اسقدر متانت ہے — گویا ہر بات عین حکمت ہے
فلسفہ مین یہ درک حاصل ہے — لارڈ بیکن کا قول باطل ہے
لٹریچر مین بھی وہ مہارت ہے — شکسپیئر کی کیا حقیقت ہے
جس نے حضرت کی دیکھ لی اسپیچ — بس وہ ڈموس کو جانتا ہے ہیچ
کم ہین اشخاص اس لیاقت کے — ہو تا ملٹن تو سیکھتا ان سے

تیز رو ہے یہ عقل کا توسن | جسکو پہونچے نہ اشہب نیوٹن
ہے یہ منطق کے سلسلہ سے خبر | بحث مین چلتی ہے زبان فر فر
جب کبھی طائر خیال اوڑا | رنگ باغ ارم اوڑا لا یا
بلبل دل ہوا جو نغمہ سرا | طائر قدس زمزمہ بھولا
طبع اقدس ہے اسقدر چالاک | ہے ابھی یان ابھی سوئے افلاک
نور چہرہ سے یہ ہویدا ہے | لوگ کہتے ہین یہ فرشتہ ہے
ہے تقاضا یہی طبیعت کا | نثر مین لطف ہو سلاست کا
نثر ایسی کہ نظم سے بہتر | راحت افزاے خاطر مضطر
راست گوئی سے یہ محبت ہے | کہ صداقت کو ان سے الفت ہے
اسطرح کی ہے علم کی تحصیل | جسمین پوچھو اوسی مین ہی تکمیل
یہ محاسب کہ ریگ صحرا کا | اک منٹ مین حساب کر ڈالا
ہے طبیعت مین اسقدر جودت | خاک مین برق کی ملی حدت
ہندسہ مین ہے شہرۂ آفاق | علم تکسیر مین بھی ہے مشاق
ہے یہ معلوم علم اصطرلاب | کہ ارسطو کو بھی ہے استعجاب
عجز اتنا ہے اس لیاقت مین | خاکساری بھری ہے طینت مین
مین نے اس علم اس لیاقت کا | آدمی ابتلک نہین دیکھا
جس بشر مین یہ علم و حکمت ہو | کیون نہ اوسکی جہانمین شہرت ہو

فی الحقیقت خالق عالم مصور بنی آدم نے ذات بابرکات کو رنگ برنگ کے

جوہر فطرتی سے زیب وزینت بخشی ہے اصناف علوم اور آلاف فنون مین رنگ آمیزی کی قدرت دی ہے - علاوہ اور زبانون کے زبان اردو مین بھی حضرت کو کمال ہے جسکی توضیح اور تلویح مین زبان ناطقہ لال ہے سبحان اللہ ان دنون اوسی مصور صور خیال کے پرکار ریز کار نے ایک ایسا نقشۂ بے مثل و نظیر ایجاد کیا ہے - اعنی ایک ایسا مرقع رشک نگارستان چھپوایا ہے - کس کس رنگ سے بھرا ہے کیا کیا رنگ طبیعت دکھایا ہے کہ بے زیب و رنگ نگارخانۂ ارزنگ بیرنگ ہوگیا ہے - نئے رنگ سے حسن وعشق کی حکایت مرقوم ہوئی ہے - نئے انداز سے ایک خورشید وش کی داستان مرسوم ہوئی ہے - کیا کھون کس طرز سے کسی زہرہ شمائل کا نقشہ کھینچا ہے کہ چرخ مشتری بنکر زر انجم نثار کر رہا ہے - ۵

تصویر کھچی ہے اوس پری کی
خورشید جمال ہے وہ خورشید
پائی ہے یہ لاجواب صورت
کیا حسن خدا نے اوسکو بخشا
قامت سے قیامت اوسکا
ہر بات مین اوسکی سو لطافت
ہے جسم لطیف روح آسا

سرتاج جو ہے بکاؤلی کی
بے مثل ومثال ہے وہ خورشید
لاکھون مین ہے انتخاب صورت
شہرون مین ہے اوس قمر کا شہرا
چتون سے شرارت آشکارا
ہرناز مین اوسکے سو نزاکت
دیکھا نہ سنا یہ جسم زیبا

حقیقت مین کیا حسن اور کیا صورت ہے ایک عالم نقطۂ دائرۂ حیرت ہے قیامت

کی زیبائی ہے غضب کی دلربائی ہے ٥

	دیکھو تو کہو کہ یہ ف نہ ﭘ مانی کے قلم نے ایسا نقشا کیا خوب چھپا ہے یہ مرقع		کیا خوب بنا نگار خانہ دلچسپ کبھی نہ کھینچا ہوگا کیا خوب بنا ہے یہ مرقع

کیون نہو۔ جب مین نے اس ناول دلچسپ اور خیال قوی کی باریکیون اور اثر خیز باتون پر نظر غور ڈالا تو بلا تامل یہی کہنا پڑا کہ بے شک یہ کتاب فصاحت وبلاغت انتساب بے مثل ولاجواب ہے۔ بے شبہ یہ مرآت العروس صفائی اور جلا مین رشک آئینہ آفتاب ہے۔ بلکہ مصقلۂ مہر جہانتاب ہے۔ ہر نقطہ اس بنات النعش کا غیرت پروین ہے۔ ہر سطر کہکشان سے ہمقرین قابل ہزار تحسین ہے۔ ہر قصہ نورٌ علےٰ نور۔ ہر مضمون پھڑکتا ہوا شوخی سے معمور۔ حسن وعشق کا نہایت شد ومد سے مذکور۔ واہ ری عالی دماغی واہ ری پختہ کاری کیا ہی کتاب لکھی بندش کو ترکیب پہ ناز ترکیب کو بندش پر افتخار۔ صاف صاف بول چال۔ پسند خاطر دبیران حق شناس۔ سریع الفہم۔ قریب القیاس۔ فصاحت کو بلاغت سے ارتباط معنی کو بیان سے انضباط۔ محاورات کو درستگی سے اتفاق۔ اشارہ کا لطف کنایہ کا مذاق۔ ہر سخن مطبوع خاص وعام۔ نالائم کلام سے تبرا تام۔ **ابیات**

	الفاظ لطیف ونثر خوشتر مضمون مین بھری ہے یون نزاکت یہ باغ عجیب دلکش ہے		ترکیب درست وروح پرور ہوتی ہے سمن مین جیسی نکہت گلزار سرو بھی فدا ہے

قصہ ہے نیا خیال تازہ — ہے باغ نیا نہال تازہ
کہتے ہین سخنوران دوران — بے مثل چھپا ہے یہ گلستان
کیا اچھی لکھی کتاب رنگین — کرتا ہے زمانہ وصف وتحسین

اس تصنیف لطیف مین ایک تو بڑی خوبی یہ ہے کہ اسکا قصہ نہ کسی انگریزی کتاب کا ترجمہ ہے نہ کسی ناول کے طرز تحریر کی تقلید ہے۔ جو داستان ہے خاص مصنف کی ایجاد ہے نہ توارد ہے نہ ایراد ہے۔ اس سے بھی زیادہ عمدگی یہ ہے کہ عاشق ومعشوق کی باہم چھیڑ چھاڑ وصل کی لذت ہجر کی تلخی۔ وطن کی راحت غربت کی سختی۔ سنسان بیابان کی اوداسی۔ ہو کا عالم۔ رنج تنہائی۔ کہین ٹاپو کہین ترائی۔ ستارون کی گردش زمانہ کا انقلاب۔ گلگشت گلزار۔ گنجان جنگلون کی سیر۔ خودرو درختون کی بہار۔ دریا کی موج خیزی۔ چشمون کا انفجار۔ نور کا ٹر کا۔ جانورون کا بولنا۔ عقدے دلکے کھولنا۔ آرایش محفل۔ شراب کی کیفیت۔ ساقی کی عنایت۔ آسمان جاہ کا ولولہ۔ خورشیدی کا حوصلہ۔ مشتری کی حیا اور عفت وعصمت کا تقاضا۔ نواب تقی خان کی بیتابی اور پھر شاد بمقصود سے کامیابی۔ بی مغلانی کی کاٹ چھانٹ۔ نئے انداز نئے حرکات۔ مس ٹامسن کی فیض تعلیم کا اثر۔ باعث سرور ہر فرد بشر۔ **ابیات**۔

ہے عشق ومحبت اس مین تحریر — ہے حسن کی اسمین بحث وتقریر
وہ حسن کا سوے باغ جانا — اور عشق کا بھی وہان پہونچنا
دونون سے بہم ہوا جو دیدار — اوسوقت کا حال کیا ہو اظہار

کس لطف سے دونونکی حقیقت — تحریر ہوئی بحسن صورت
اس نثر مین ہے عجب حلاوت — بندش سے ٹپکتی ہے متانت
اسوقت اگر سرور ہوتا — یک لخت لکھے کو اپنے دھوتا

غرضکہ کچھہ عجب عجب باتین ظرافت آمیز۔ مسرت انگیز۔ رقت طلب۔ حسرت افزا عبرت فزا۔ جا بجا اپنے اپنے موقع پر کس کس لطف و کیفیت سے مسطور ہین۔ کن کن حسرتون سے مذکور ہین کہ کبھی ہنسی آجاتی ہے۔ دل پھڑک جاتا ہے اور کبھی آنکھون مین اشک بھر آتا ہے۔ لیکن ساتھہ ہی یہ خیال بھی عکس پذیر ضمیر مرأت نظیر ہے کہ کوئی امر برعکس تہذیب موجب تخریب واقع نہو۔ کوئی بات فہم سے دور عقل سے بعید شائع نہو۔ چنانچہ ایسا ہی ہر بیان اس داستان کا محل استحسان پایا جاتا ہے۔ دونون روشنی والے اس شمع انجمن کو خورشید ساطع کہتے ہین۔ جن لوگون کے انگریزی خیالات ہین۔ اور یورپ کی نازک خیالیان پسند ہین اونکو وہی مذاق حاصل ہے۔ جن لوگون کو فارسی عربی اردو کا مزہ ہے بے ساختہ واہ واہ کہہ اوٹھتے ہین۔

الغرض اس کتاب کی تعریف — دل سے کرتے ہین صاحبان ظریف
مجھہ سے ممکن نہین ثنا اسکی — دلربا ہے ہراک ادا اسکی
واہ کیا شوخ و چست مضمون ہے — دیکھئے جسکو اسکا مفتون ہے
ہے یہ محبوب غیرت عذرا — اسکے وامق جہان مین ہین صدہا
اوس مصنف کی کیجئے تعریف — جس نے ایسی کتاب کی تصنیف

الٰہی ہمیشہ وہ کام بخش اور کامگار رہے۔ دولت اوسکی کنیز اقبال فرمان بردار رہے اور اس کتاب سعادت نصاب کے مطالعہ سے ہر ذکور و اناث کامیاب ہو آفاق مین اسکا نام اور روشنی اس نورالانوار کی غیرت آفتاب ہو ٥

یارب بطفیل شاہ بطحا
مسرور رہے مصنف اسکا

تا دور فلک بجاہ و اقبال
روشن رہے آفتاب اقبال

تا بزم جہان مین ذکر اسفار
ہو بہرسرور اہل ابصار

تا نظم سے نثر کی ہو زینت
تا نثر سے نظم کی ہو وقعت

یہ نسخۂ بیعدیل و معقول
یہ قصۂ بے نظیر و مقبول

عالم مین فروغ خوب پائے
خورشید سے بڑھکے ضو دکھائے

گلزار نسیم سے بھی بڑھکر
پھولے پھلے یہ کتاب بہتر

نام اسکا رہے جہان مین مشہور
کرتی رہے یہ دلون کو مسرور

قطعۂ تاریخ ترتیب فسانہ خورشیدی

للہ الحمد فرحت دلہا
شد مرتب بیان خورشیدی

ذکر حسنش فروغ عالم شد
اے خوشا عزّ و شان خورشیدی

عقد پروینست یا بنات النعش
یا کہ این داستان خورشیدی

نیست این آفتاب عالمتاب
در صباحت بسان خورشیدی

می سزد در جمال و حسن شمیم
ہر چہ گویم بشان خورشیدی

قدسیان را فگند در حسرت | صورتِ دلستانِ خورشیدی
چہ شمارد دبیر گردون را | آنکہ شد مدح خوانِ خورشیدی
پست داند سپہر اعلیٰ را | ہر کہ بیند مکانِ خورشیدی
ننگ تشویر بر جنان شکند | ہر گل بوستانِ خورشیدی
چون قشون بہار جلوہ نمود | در چمن کاروانِ خورشیدی
دمِ تقریر دُر ہمی ریزد | لب گوہرفشانِ خورشیدی
در جہان ست این چنین عفت | شاہدِ دودمانِ خورشیدی
آسمان جاہ مثل سعد کبیر | وہ چہ شد ہمقرانِ خورشیدی
وہ چہ خوش ناشرِ وحید و فرید | وہ چہ حرفِ زبانِ خورشیدی
سال ترتیب خواستم ز فلک | گفت "احسن بیانِ خورشیدی"

قطعۂ تاریخ طبع فسانہ خورشیدی سنہ ۱۳۰۲ ہجری

نام افضل ہے نثرِ افضل ہے | واہ کیا بے نظیر نثر لکھی
زور دکھلا رہی ہے طبع جوان | کیون نہو ہین خیال و فہم قوی
کیا عبارت ہے کیا متانت ہے | کس لطافت کی یہ کتاب چھپی
جسنے دیکھا وہ بول اوٹھا اکبار | مین نے دیکھی نہین کتاب ایسی
کیا کیا تاریخ ہاے برجستہ | نکتہ سنجون نے حسب حال کہی
جی مین آیا کہ اے سحر لکھون | مین بھی تاریخ اک مسیحی کی
دفعتہً یہ صدا ہوئی پیدا | "نثرِ افضل پسند سبکو ہوئی"
سنہ ۱۸۸۴ع

چکیدۂ خامۂ فصاحت ختامہ شاعر شیرین گفتار محرر جادو نگار
حبیب مطلق رشک فضل و ناطق شارح رموز کلام مغلق جناب
مولوی حافظ سید فضل حق صاحب سلمہ اللہ الواہب

بیا اے بلبل رنگین ترانہ — بیا اے خامۂ زیبا فسانہ
بیا اے خامۂ مستانہ انداز — بیا اے خامۂ سرچشمۂ راز
بیا اے خامۂ رندان بدست — صراحی در بغل پیمانہ در دست
بیا اے خامۂ صد غمزہ آہو — بیا اے خامۂ صد عشوہ جادو
بیا اے خامۂ صد نکتہ برلب — بیا اے خامۂ پاکیزہ مطلب
بیا اے خامۂ گیسو شمائل — بیا اے خامۂ آہو قبائل
بیا اے خامہ اے رند سبک گام — سبوہا در کش و مستانہ بخرام
بمستی نزہت باغ ارم بین — جہان را سرگذشت از جام جم بین
تماشائے خوشست آہا نگہ کن — تماشا بر تماشا ہا نگہ کن
نگہ کن حسن خوبان معانی — باین شوخی و طرز خوش بیانی
سخنہائے نہانی را عیان بین — عیان بے پردہ اسرار نہان بین
نہان و آشکارا جملہ روشن — چو خورشیدش سراپا جملہ روشن
سراپائے ز سر تا پا بہارے — بہارے ہر خیابانش نگارے
نگارے دلکش و دلبر سراپا — سراپا شوخ و خوش منظر سراپا
قدش شمشاد بستان خیالی — رخش خورشید بزم خوشمقالی

لبش گلبرگ گلهاے تصوّر — نماند اینک مرا جاے تصور
فراز طاق دانش ابروانش — کمند صید معنے گیسوانش
بگلزار تخیل نرگسین چشم — بدین شوخی ندیدستم چنین چشم
دو گوشش غنچه هاے گلشن راز — کند بر شمع بینش بینشش ناز
میانش مرکز عشوه فروشی — دهانش مصدر نطق خموشی
یکے پیرایهٔ حسن خدا داد — کز آرایش جمالش آمد آزاد
چه گویم حسن او باشد چه گویم — چو میگویم یکے از ده چه گویم
چو خورشید است نامش در زمانه — ز هر افسانه ها برتر فسانه
زہے افسانه و افسانه پرداز — شد از کلکش زبان ناطقه باز
زبان را برگ و سامان از بیانش — بیان را لفظ و معنی از زبانش
فصاحت را نمود از گلبن او — بلاغت را کشود از ناخن او
سخن دیوانهٔ طرز بیانش — سخن پروانهٔ شمع زبانش
سخن سرمایه دار از قدرت اوست — سخن آئینه دار جودت اوست
سخن مستانه خیزد از زبانش — سخن برجسته می بوسد دهانش
خیالش همچو دریا در روانیست — مقالش گلشن آرای معانیست
به نظم و نثر و افسون و فسانه — جوابش می نبینم در زمانه
سخن دان و سخن ران و سخنور — بو الائی یکے از زنده گوهر
بگیتی از سرافرازی جهانے — جهان مردمی را آسمانے

فروغ بزم عالی خاندانی — بهار باغ والا دودمانی
بدارائی بدارایان همایون — بدانائی بدانایان فلاطون
بدلداران بدلداری نشانه — بغمخواران بغمخواری فسانه
به نیرو زور اقبال سکندر — ببازو بازوی سلطان خیبر
سیادت راجبین روشن زرویش — شرافت رازمین گلشن زخویش
دل وجان تمنا فرش راهش — نظرگاه تماشا جلوه گاهش
زدیدارش دل یکعالمی جمع — نظر پروانه و حسنش یکی شمع
نگاهش عازم بردل دویدن — دلش را شوق بار دل کشیدن
هم از همت یکی بارنده ابری — هم از سطوت جگرخون کن هزبری
گلستان وفا را بوی اخلاص — حریم دوستی را محرم خاص
حدیث عاشقی ها برملا گو — وفاکار و وفادار و وفاجو
ملیحی یاسمن روئی چه گویم — عجائب دلنشین خوئی چه گویم
کجا آید زچون من هیچ نشناس — ثنای افضل الدین افضل الناس
در اقلیم سخن گیتی پناهی — بدل درویش مانا بادشاهی
بهمت زیب اورنگ فریدون — بدانش پیر تعلیم فلاطون
بمیدان دیو را آرنده درقید — ببزم اندر سریر آرای جمشید
بوقت عزم شبدیزش یکی برق — بوقت حزم چون جیحون بجود غرق
بگاه مهر شمعی عالم افروز — بگاه خشم برقی خانمان سوز

بود پہلو نشین ناز تیرش ‌‌ ‌ اثر دارد کلام دلپذیرش
شناسائے مزاج نازنینان ‌ ‌ مسیحا کشتۂ ناز حسینان
بتیغ عشوۂ جانانہ دارش ‌ ‌ دلے آزاد میدارد چو درویش
بدرویشیش از فضل الٰہی ‌ ‌ بود حاصل نشاط بادشاہی
لبش را یاد حق در دل خریدن ‌ ‌ دلش را ذکر حق در آرمیدن
دل او بسکہ می دارد سر دل ‌ ‌ بدل زد سکّہ ہا بر کشور دل
باین حسن و باین خوبی باین خو ‌ ‌ باقبال سکندر دست و بازو
تعالے اللہ حریفے نکتہ سنجے ‌ ‌ کہ دارد از سخن بکشادہ گنجے
ز کلکش ماندہ ستم کہ دیدم ‌ ‌ چنینش کے شنیدستم کہ دیدم
چنین افسانہ کے آید بدیدن؟ ‌ ‌ کجا آمد ہمانا در شنیدن؟
کہ بشنید و کہ دیدہست و کہ بر گفت؟ ‌ ‌ کہ می یارد بگو زین خوبتر گفت؟
بسا اے نکتہ سنجان سخن کوش ‌ ‌ بسا اے بادہ پیمایان می نوش
ز گیتی قصہ ہا آرند و گویند ‌ ‌ ز گردون کینہ ہا دارند و جویند
بسے باشد ز جا بر کندہ جایش ‌ ‌ کہ بر دیو و پری باشد بنایش
نہ از ناممکن و ممنوع شان باک ‌ ‌ ہمین بر فرق دنیا بیختن خاک
خرد وا ماندہ حیران درمیانہ ‌ ‌ سخن بے راہ از ہر در روانہ
چنین افسانہ کے عبرت فزاید ‌ ‌ کے از چاہ خموشش آب بر آید
بحمد اللہ کہ این افسانۂ درد ‌ ‌ چو آن افسانہ ہا خود را نہ آورد

چه افسانه فسون دلربائی | سزد گر جان دهم در رونمائی
نه افسون لیک دلکش داستانی | نه جادو لیک هوش افزا بیانی
یکے فوارهٔ زخم دل تنگ | یکے اعجوبهٔ اعجاز نیرنگ
نسیم گلستانها عطر بیزش | بهار بوستانها پیش خیزش
تماشائے طلسم رنگ و بوها | گل نیرنگ بزم گفتگوها
نظر بر مه‌جبینان جلوه گاهش | اثر در آستینها گرد راهش
تعالی الله کتابے لاجوابے | جهان افروز دانش آفتابے
زہے حسن و جمال بے مثالش | پری پروانهٔ شمع جمالش
خطش دیباچهٔ مردم فریبے | نمک پاش خراش ناشکیبے
بیاضش غازه بر رخسارهٔ بدر | سوادش سرمهٔ چشم شب قدر
ورقها دیدهٔ حیران بینش | رقمها مردم چشمان بینش
تو گوئی بر عذار یاسمن پوش | بهم زد حلقه هائے موے سرخوش
سحرگاه امید ناشکیبان | در آغوشش دو صد شام غریبان
بطبل و بوق استاده پے جنگ | قطار سرکشان رومی و زنگ
چه برگویم که وصفش بس محالست | مگو افسانه این سحر حلالست
گهرها بر گهر گنجینه بر گنج | بکن اندازه و در دل یکے سنج
که در هنگامهٔ وصفش سخن سان | منم فا-قاف-فضل حق بایجان
منم آن ذرهٔ خورشید تابان | که می رخشم بیابان در بیابان

منم آن درّة التاج فصاحت ‌‌‌‌‌‌ که می نازد بران شخص بلاغت
بلاغت تا قبا پوشش سخن شد ‌‌‌‌‌‌ سخن را روی این نازش ز من شد
سخن را نبود ابر من چسان ناز ‌‌‌‌‌‌ سخن پرورمنم ایزد سخن ساز
سخن را رنگ بو کاین پایه پیداست ‌‌‌‌‌‌ سخن را نسبتی پاکیزه با ماست
اگر مجنون سخن لیلایم آمد ‌‌‌‌‌‌ وگر وامق سخن عذرایم آمد
سخن آمد بهار گلشن من ‌‌‌‌‌‌ سخن جانی بود اندر تن من
سخن را پایه بر گردون رسانم ‌‌‌‌‌‌ سخن را روح در قالب دمانم
مدامی که ساقی داده در دست ‌‌‌‌‌‌ ازان جامی که جامی زو شد مست
بدان مستی سراپا جان فشاندم ‌‌‌‌‌‌ ولی در وصف این نامه بماندم
بلی چندانکه جستم کم برآمد ‌‌‌‌‌‌ سخن شایان شانش کمتر آمد
ستودم لیک وصفش نامده راست ‌‌‌‌‌‌ ببین گر رشحهٔ کلکی چها خاست
کجا مانی کجا این دلنشین نقش؟ ‌‌‌‌‌‌ که یارد تا برانگیزد چنین نقش؟
نه یاد آری حسینان جهان را ‌‌‌‌‌‌ چو بینی این بهار بیخزان را
برآید سال اتمامش چو خوانی ‌‌‌‌‌‌ گل خورشید بزم جاودانی
۱۲۹۴ فصلی
نمی بینم چو وصفش را سرانجام ‌‌‌‌‌‌ همان بهتر که دیگر ره زنم گام
سخن از صدق دولت خیز گویم ‌‌‌‌‌‌ ثنا گفتم دعایش نیز گویم
مصنف را حیات جاودان باد ‌‌‌‌‌‌ بهارستان گلگشن بیخزان باد

تمت

صحتنامہ اغلاط فسانۂ خورشیدی جلد اول

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۱۲	پرکیا	پڑگیا
۷	۵	پچھاڑ	بچھاڑ
۱۰	۵	منوز	منور
۱۳	۵	سگین	سکین
۲۳	۱۴	روز	زور
۳۰	۱۴	ماس	پاس
۳۷	۱۴	بہشت	بہشت نصیب
۳۸	۱۰	اجارہ	کیا اجارہ
۳۸	۱۳	کیا صدمہ	کیا کم صدمہ
۳۹	۵	جونہین	جون ہین
۵۰	۱۱	تمکو	ہمکو
۵۰	۱۴	مجبت	محنت
۵۱	۱۰	شفقت	مشقت
۵۴	۱	رنیدھکی	رنیدھیگی
۹۷	۲	کزتی	کرتی
۹۹	۲	گھنیچ	کھنیچ
〃	۶	ن	ن
〃	〃	کسدر	کسقدر
۱۰۲	۱۰	کھبراکر	گھبراکر
۱۰۷	۵	اپ	آپ
۱۱۲	۱۴	جانونگی	جانون گی
۱۱۳	۶	امان	امان جان
۱۳۴	۵	محتشم	محتشم الدولہ
۱۵۱	۱۱	لڑکین	لڑکپین
۱۵۹	۹	محتشم الدو	محتشم الدولہ
۱۶۹	۳	ہاٹھہ	ہاتھہ
۱۷۶	۱۲	تھوڑی ہی	تھوڑی
۱۸۴	۸	تور	نور
۲۳۳	۱۲	دلگی	دل لگی
۲۳۷	۷	قاتل	قایل
۲۳۸	۱۲	پڑھتے	بڑھتے
۲۴۰	۱۲	تول	تون
〃	۱۳	ہوی	ہوین
۲۴۶	۱۴	گی	کے
۲۵۹	〃	حور	چور
۲۶۴	۹	دلگی	دل لگی
۲۷۶	۷	آنکھہ	آنکھون
۲۸۳	۵	غوض	عرض
۲۹۴	۵	دفع ہو	دفع کرنا
۳۰۸	۱۱	پشیمالی	پشیمانی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۱۰	۱۱	تواب	نواب
۳۱۵	۸	کھانیکے وقت کا	کھانیکا وقت
۳۲۲	۱۱	بین	ہین
۳۳۵	۱۴	تانی	ثانی
۳۳۶	۱۲	تمہ	تتمہ
ایضاً جلد دوم			
۱	۷	دور	دو
۲	۱۲	جنگی	چنگی
۹	۶	جانتیں	جانتی
۱۰	۱۲	نہائی	نہاتی
۱۳	۸	کھینچ ہی دو	کھینچ دو
۲۱	۱	گورا	گوارا
۳۳	۱۳	پرسے	برسی
۳۷	۱۲	پرسے	برسی
۷۳	۴	حال	دل
۸۳	۱	ففروا	ففرو
۱۳۳	۵	کہ	کیا
۱۳۴	۱۳	مبارکبادینی	مبارکباددینی
۱۴۷	۱۲	اب	آپ
۱۸۲	۸	نیک ابد	نیک وبد
۲۰۹	۱۱	تجھسے الگ	تجھسے بھی الگ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۱۲	۳	کسی	کہی
۲۱۵	۵	ہوئی	ہوئی تا

صحتنامہ تقریظات

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵	۴	اکثر	اکثیر
۱۵	۱۶	ماتم خبر	ماتم خیز
۱۶	۱۵	عملی	علمی

اطلاع

جسکو جتنی جلدین درکار ہون زر قیمت مقررہ بھیجکر
خود حضرت مصنف یا مطبع الپنچ سے طلب کرلے۔

المشتہر

سید رحیم الدین عفا عنہ مالک و اڈیٹر الپنچ بانکی پور